Raz e mhobbat

Tania tahir novel

complete

وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو کئی لوگوں کی نظروں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا وہ ایک عام سی نظر سب پر ڈال کر کلاس میں داخل ہوئی کلاس میں ایک ادھم مچا تھا اسنے اس سارے منظر کو نظر انداز کر دیا کیونکہ لوگوں کی ان نظروں سے اسکا

سامنہ دن رات کا تھا یہ گھیری نظریں لو دیتی انکھیں پیغام دیتے لب

سب عام تھا زندگی میں خاص تھا تھی کیا ناگواری سے

پہلو بدل کر وہ کتابیں دیکھنے لگی

کسی کی اواز پر سر اٹھا کر اسنے دیکھا وہ ایک خوش "ہیلو

شکل لڑکی تھی اسکی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی

جبکہ پریھان کے چھرے پر زرا بھی اچھا تاثر نہیں تھا سامنے

کھڑی لڑکی خفیف سی ہو گئ

کوئ کام ھے اسنے سرد مہری سے پوچھا

نہیں ایکچلی میں بھی فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ

"ھوں کیا میں آپکے پاس بیٹھ سکتی ھوں

وہ بے مروتی سے "نو تھینکس میں تنہائی ئ چاہتی ھوں

بولی

لڑکی کا منہ اتر گیا

وہ سر ہلا کر ایک طرف بیٹھ گئی پریھان نے اسکے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ لیے تھے مگر اس بارے میں وہ کچھ

نہیں کر سکتی تھی ایک تو اسے مروت نبھانا آتا ہی نہیں تھا دوسرا اسے کسی بھی لڑکی سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی اپنی وجہ سے کسی کو بھی وہ مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی

وہ اب آرام سے اپنی بکس دیکھ رہی تھی کے اچانک پروفیسر کے آنے کا شور اٹھا وہ سیدھی ہو گئی

سر کلاس میں آتو یہ حقیقت تھی اب تک ہزاروں مردوں سے اسکا واسطہ پڑا تھا مگر اسنے اتنا خوبصورت

مرد نہیں دیکھا تھا کہ پل بھر کے لیے تو اسنے سانس روک کر سامنے والے کو دیکھا تھا اسکی مسکراتی

نظروں نے سب پر نگاہ گھمائی تھی اور وہ نظر پریھان پر بھی ٹھہری تھی اسنے سب سے بات چیت کی مسکراتے لہجے میں اچانک اسکا نام پوچھا تو وہ ہوش میں آئی یہ وہ کیا کر رہی تھی کیا بھول گئی تھی وہ سب وہ سنجیدگی سے اٹھی اور اسنے اپنا نام بتایا سب سٹوڈنٹس کی نظروں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا سامنے کھڑے پروفیسر کی نظروں کا ٹھراؤ محسوس کر کے اسنے سرد سانس کھینچا تھا

مرد در حقیقت ہوتے ہی سب ایک جیسے ہیں

وہ بیٹھ گئی تو لوگوں کی نظریں ہٹیں

کلاس میں لیکچر شروع ہو گیا یہ بائیولوجی کا لیکچر تھا اسنے سب بچوں کو سمجھایا حقیقت تھی لیکچر کب ختم ہوا پتہ ہی نہیں چلا گھنٹی کی آواز پر سب اٹھ کر جانے لگے جن میں پریھان بھی شامل تھی

سارے لیکچرز لے کر جب گھر جانے کی باری آئی تو اسکا دل کیا کوئی اسے روک لے جانے نہ دے مگر ایسا کچھ نہیں تھا خوابوں کا جہاں بسانے کی ویسے بھی اسے عادت نہیں تھی تبھی گاڑی آئی اور وہ گاڑی میں سوار ہو گئ

.....

تانیہ طاہر ناولز

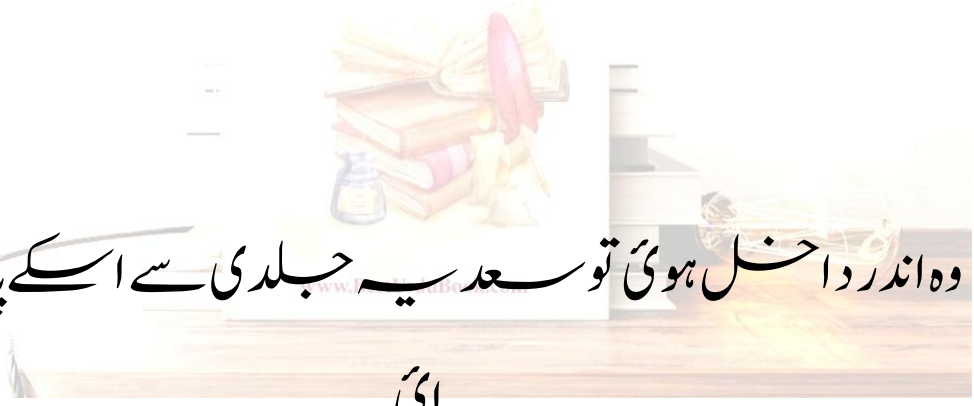

وہ اندر داخل ہوئ تو سعدیہ جلدی سے اسکے پاس ائ

ہائے میری بانو دن کیسا تھا تیرا وہ کھلکھلاتی ہوی پوچھنے لگی

وہ بے زاریت سے بولتی کمرے میں "ہٹ جاو چلی گئ

اف اس کا نکھرا اوپر سے حسن سب کو ایسے ھی اپنے

"پیچھے لگائے نھیں گھومتی

اری سن تجھے مالکن بلا رھی تھیں جب تو آئے تو تجھے انکے

"پاس بھیج دوں

وہ چلائی تو پریھان نے سر ہلا دیا وہاں تو حاضری لگانی ضروری

تھی

وہ فریش ہو کر شنکے پاس آ گئ جن کا سیروں خون اسے

دیکھ کر بڑھتا تھا

سلام

اسنے کہا اور پاس بیٹھ گئ انھوں نے سر ہلایا

ٹھیک رہا سب

وہ بولیں

جی اسنے کہا

آج تجھے ڈانس کرنا ہے تیاری ہے تیری

وہ بولی لہجہ ہمیشہ سپاٹ ہوتا تھا / جی ہے

اچھی بات ہے

جاوں اب اسنے سوال کیا

ہاں جا

اور رات تیرے نکھرے بہانے کوئ نہیں چلیں گے

اسنے انکی طرف دیکھا کر سر ہلا کر باہر نکل گئ

یہ کوٹھا بے حد مشہور تھا اور اسکو مشہور کرنے والی پریھان

کتنوں کی خواہش تھی اسکو چھو لینے کی اسکا قرب

حاصل کرنے کی مگر پریھان نے کبھی کسی کو دیکھنے نہیں

دیا

اور اسکی یہ شرط بگین بائ نے بمشکل برداشت کی تھی

اسکی خوبصورتی کے آگے ہار کر

وہ اپنا جسم بیچ بنا ہی اتنا کماتی تھی کہ پورے کوٹھے پر کوئی اتنا نہیں کماتا تھا

اور اسی بنا پر بگین بائی کی چونچ بند تھی وہ اپنے کمرے میں آگئی اپنا عکس آئینے میں دیکھا اور نظر ہٹا موش رہ گئی خود سے ہی گھن آنے لگی اور اسکی آنکھیں بھر آئی اتنی سی عمر میں اسکے دل کو داغا گیا تھا

آج سے سال پہلے وہ پیچھے چلی گئی جب دنیا اور دنیا کے رنگوں سے آشناء نہیں تھی وہ بھی ایک عام سی لڑکی تھی جس کے چھوٹے چھوٹے خواب تھے

اور ان خوابوں کا ایک وارث شجاع وہ اسکا کزن تھا امریکہ میں رہتا تھا انکی بچپن سے منگنی تھی سب کزنیں شجاع کے نام سے

اسے چھیڑتی تھیں اور وہ خود بھی اس چھیڑ چھاڑ سے محظوظ ہوتی تھی اور اس طرح شجاع اسکے

دل میں اترتا چلا گیا اور یہ اسکی زندگی کا پہلا نقصان تھا

شجاع کے آنے کی خبر گھر میں سنی تو دل کی دھڑکنوں کے شور سے پریشان ہو گئ کوئ باہر کا شخص یہ وہ خود بھی سن لیتا تو کتنی شرم آتی اسے

مگر جب اسے دیکھا تو کچھ عجیب سا لگا جیسے نظریں پریھان کے وجود میں اتار ہی دے گا پریھان فطرتاً

ایک شرمیلی سی لڑکی تھی زیادہ دیر وہاں رکے بنا آ گئ

نہ جانے دل کو کیا ہوا سب کو لگ نہیں رہا تھا پریھان اسے روگی

مگر پریھان کے رونے سے سب خوشی کے موقع پر رنجیدہ ہو گئے

رخصتی ہو گئ اور دل کی کیفیت کو ڈپٹتے وہ اسکے ساتھ اگئ

اسنے خواب سجانا شروع کر دیے مگر کانوں میں

آواز پڑی

اتنی خبصورت ہے کہ تمہیں کم لگیں گے وہ پیسے جو تم مجھے

دے رہے ہو

ہاں نکاح میں ہے میرے

ہاہاہا پیسے سے بڑی دنیا میں کوئ شے نہیں

ہاں فکر نہ کرو تمھارے سے پہلے اسے نھیں چھوگا

ہاں آجاو

وہ سمجھ نہیں سکی یہ سب کیا ہے کس کے

متعلق یہ بات ہو رہی ہے

مگر دل گھبرانے لگا اسنے تھوڑا سا دروازہ کھولا اسکے ہاتھ

میں شراب دیکھ کر دل تھام گئ پہلی بار جو دیکھا تھا

اتنی خوبصورتی کو افسوس میں پہلے نہیں چھو سکتا

وہ یہ سب سن کر پتے کی طرح لرز اٹھی "اوہ پریھان تھی

انکھوں سے لاتعداد آنسو نکل پڑے وقت کم تھا رونے میں وقت ضائع کر کے وہ اپنی عزت نیلام نہیں کر سکتی تھی اور پھر تگ و دو کرنے کے بعد اسے محسوس ہوا کوئی گھر میں داخل ہوا ہے اسنے اپنی ٹانگوں کے ٹوٹنے کی پرواہ کیے بنا کمرے سے باہر بلکنی سے کھڑکی سے چھلانگ لگا دی

وہ نہیں جانتی تھی انہیں پتہ چلا کہ نہیں مگر وہ کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بنا بھاگ گئی بہت دور نکل آئی تھی راستے انجان تھے وہ دوسرے شہر لے آیا تھا اسے اسنے بمشکل وہ رات کاٹی تھی اگلی صبح آنکھوں سے ہوتی دیکھی تھی اسنے پی سی او سے ابا کا نمبر ڈائل کیا تو فون کٹ

گیا بے تاب ہوتے روتے ہوئے سب بتایا مگر انکی بات سن کر قدموں تلے زمین نکل گئ وہ اسکے بھاگ جانے پر لعنت ملامت کر رہے تھے اور کہہ دیا مر گئ تم ہمارے لیے

فون بند بھی نہیں ہوا تھا کہ کسی نے اسکی گردن دبوچ لی شجاع تھا لگتا تھا بہت پیٹا ہے چوٹوں کے نشان واضح تھے

تانیہ طاہر ناولز

وہ اسے گلیاں دیتا مارتا پیٹتا اپنے ساتھ لے آیا اور تب اس کو طلاق دے کر بیچ دیا

www.BestUrduBook.com

اس حادثے کو سال گزر گیا تھا روز بھاگنے کا سوچتی تھی اور روز زندگی اسپر تنگ ہو جاتی تھی بائیس سال کی عمر تھی اسکی جبکہ زخم سو سالہ

.....

وہ ڈانس کے لیے سٹیج پر آئی یہ بگین بائی کا کلب تھا روز ہزاروں مرد آتے تھے اسے دیکھنے ہاں بس دیکھنے اور اتنا پیسہ لوٹا جاتے اسے نفرت تھی سخت مردوں سے

ڈانس شروع کیا تو بیزاری کی انتہا ہو گئی وہ سلو ڈانس کرتی رہی مرد اسکی بیزاری سے سنہ تھکے دو گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ نیچے اتری لوگ اسکے پاس آنے کی کوشش کرنے لگے مگر وہ سب سے بچتی اس سے پہلے اندر جاتی اچانک نظر رک گئی

طوفان سا آسمایا تھا اندر

پروفیسر سامنے چیئر پر بیٹھے تھے اس کیطرف دیکھ رہے تھے چہرہ سنجیدہ جبکہ ماتھے پر ہاتھ رکھے چہرہ بے تاثر تھا پل بھر کے لیے سانس رک گیا یوں ہی اسے دیکھتی رہی

اور پھر نظر پھیر لی وہ بلکل آرام سے نکل گئی پروفیسر کی شرافت کا انداز اہو گیا تھا خوبصورتی میٹر نہیں کرتی جب کردار ہی سنہ ہو

.....

.....

وہ واپس لوٹ آئی دماغ اب بھی اسے کے بارے میں سوچ رہا تھا

کس شعبے سے جوڑا شخص کیا حرکات تھیں کس جگہ پر بیٹھا تھا وہ اسے اپنی ایک لمحے کے لیے بھی فکر نہیں تھی اسکی زندگی میں آج تک کچھ اچھا ہوا بھی نہیں تھا زیادہ سے زیادہ کیا ہو تا لوگ اسکا مزاق بناتے اس سے نفرت کرتے ٹھیک ہے اسے فرق نہیں پڑتا یونیورسٹی جانے کی اجازت بھی اس لیے لی تھی کہ وہ سکون سے کچھ لمحے اپنے لیے نکال لے

۔۔۔اگر اس سے یہ لمحے بھی چھن جاتے تو اسے . مگر غم زیادہ نہیں تھا وہ بس اتنا ہی سوچ کر بستر پر لیٹ گی روز کی طرح آج بھی اسکے ضمیر نے اسپر لعنت دی تھی اور وہ یہ لعنت سن کر آرام سے لیٹ گی تھی وہ عادی تھی ان سب چیزوں کی

تانیہ طاہر ناولز

بھیا آپ آ گئے بابا آپکا ہی پوچھ رہے تھے کیا ہوا چپ اسنے پوچھا۔۔۔ "چپ کیوں ہیں

تو مقابل کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں تھا

اسنے "بابا سے کل ملوں گا ابھی ریسٹ کرنا چاہتا ہوں کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ عدیل ۔۔وہ اتنا ہی کھڑوس تھا . پیچھے منہ بنا گیا

۔۔شانے اچکا کر وہ روم میں آ گیا جہاں اسکی شادی کی بات ہو رہی تھی

انشا سکندر سے جو اسکی پھوپھو کی بیٹی تھی بچپن کی منگ تھی۔۔اور اسی کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔۔۔۔

اسے انشا سے شادی پر اعتراض بھی کوئی نہیں تھا۔۔ اور وہ جانتا تھا بابا یہ ہی بات کریں گے اس لیے اسنے جانا ضروری نہیں سمجھا اور وہ روم میں آ گیا آنکھیں بند کرتے ہی تھرکتا وجود آنکھوں میں آ سمایا

www.BestUrduBook.com

اسنے سر جھٹکا۔۔۔مگر دوبارہ آنکھیں بند کرتے ہی سیاہ فراق میں گھیرے گلے والی وہ لڑکی پھر سے آ گئی

اسنے کہا اور چھت کو گھورنے لگا پھر "بیچ سر جھٹک کر نیچے جانے کا سوچا جہاں اسکے ماں باپ اسکے لیے۔۔۔۔زبردست پلین بنا رہے تھے۔۔۔

انشا فرسٹ ائیر میں تھی وہ اسکے مقابلے میں کچھ نہیں تھی خوبصورت بھی نہیں

پھر بھی اسے اعتراض نہیں تھا مگر حیرت تھی وہ بار بار اسی کے مطلق کیوں سوچ رہا تھا وہ آرام سے نیچے آ گیا۔۔۔۔

تاکہ زہن بٹ جائے اسکی توقع کے عین مطابق اسی کی شادی کی تیاریاں ہو رہیں تھیں۔۔۔

وہ بھی ان میں شامل ہو گیا مگر دماغ سے وہ حسن کا مجسمہ نہ ہٹا جس کا چہرہ صبح دیکھنے کو وہ بے تاب سا محسوس کر رہا تھا

اگلی صبح وہ کلاس میں داخل ہوئی تو دیر ہو گئی تھی اسنے افسوس سے۔۔۔ بھری ہوئی کلاس کو دیکھا پروفیسر شہروز کلاس پڑھا رہے تھے۔۔وہ

دروازہ بجا کر اندر داخل ہوئی تو

کلاس پھر سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

شہروز "مس پریھان۔۔گٹ اوٹ افف دا کلاس

نے کہا

اسکا چہرہ اتر سا گیا اسنے شہروز کی جانب دیکھا

میں نے کہا نکل جائیں کلاس سے

شہروز پھر سے بولا پریھان وہاں سے نکل گئ

اسے حیرت ہوئی اسنے آگے سے جواب کیوں نہیں دیا

پریھان کی سوچ میں لکچر گزر گیا وہ باہر آیا نظروں نے بلاوجہ اسے تلاش کیا جو درخت کے نیچے بیٹھی کسی لڑکی سے اسکی کلاس کے نوٹس مانگ رہی تھی

شہروز اس کے پاس آگیا پریھان نے اسکو ایک نظر دیکھا اور جانے لگی کہ شہروز نے ہاتھ تھام لیا

پریھان نے نفرت سے اسکی طرف دیکھا

کیوں تمھارے لیے تو عام بات ہے

وہ بولا پریھان نے اپنا ہاتھ بنا کچھ بولے چھڑانا چاہا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا

پریہان بولی۔۔لہجہ مظبوط تھا "سر میرا ہاتھ چھوڑیں یہ وہ ہی جانتی تھی ایک نظر میں۔۔۔اتنا

دلکش دیکھنا والا شخص بھی عام مردوں کی طرح تھا

اور اسکو ایسے دیکھ کر عجیب سی کیفیت تھی پریہان کی

جبکہ شہروز کو اسکے ہاتھوں میں لرزش صاف

محسوس ہوئی اسنے۔۔طنزیہ نظروں سے اسکو

دیکھا

تم پر ہزاروں مردوں کے ہاتھ صبح شام لگتے ہیں

پریہان نے اسکی "اور میرے ہاتھ سے کوئی پروبلم ہے

جانب تڑپ کر دیکھا تھا۔۔۔

اس طرح لہو ہوتا ہے کسی کے دل کے کردار کا۔۔۔۔

پریہان نے۔۔اس سے "اسکی عزت کا۔۔۔۔۔

اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔

ایک جھٹکے سے نہ جانے اتنی طاقت کہاں

سے آگئی تھی شہروز نے ایکدم اسکی اس حرکت کو

نوٹ کیا تھا۔۔۔

ہاں ہزاروں مردوں کے ساتھ روز سوتی ہوں۔۔ تم نے بھی آنسو کو حلق "اپنے ساتھ سلانا ہے اسی لیے پیچھے پڑے ہو میں اتار کر وہ آنکھیں نکالتی۔۔۔۔ غرائی

شہروز تو وہیں تھم گیا۔۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔ پریہان نے سرخ آنکھوں سے اسکو دیکھا۔۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی۔۔ اس قابل ہو تم گھٹیا لڑکی کہ تم شہروز نے حقارت "شہروز خان کے ساتھ سو سے کہا

شہروز خان کی شرافت تو دیکھ لی۔۔ خیر کس پریہان نے "قابل ہے۔۔۔۔ وہ بھی پتہ چل گیا کہا اور اسکے پاس سے جانے لگی۔۔۔

شہروز کے تو سر پر بجھی تھی۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ کھینچ کر دور جھٹکتا بولا "کیا مطلب ہے تمھارا

جب میں بات نہیں کرنا چاہتی آپ سے تو کیا

پریہان اب کے چلائی وہ زرا "پرو بلم ہے آپکے ساتھ

بھیڑ سے دور تھے۔۔

شہروز کا بس نہیں چلا اسکو۔۔یہاں سے نکلوا دے

تمھاری جیسی نیچ عورت کا۔۔یہاں کوئی کام نہیں میں

"نکلوا دوں گا تمھیں یہاں سے

اسنے دھمکی دی

۔۔پریہان یوں ہی اسے دیکھتی رہی اسکی آنکھوں میں

سرخی کے ساتھ پانی بھرنے لگا تھا۔۔۔چہرے پر

آہستہ آہستہ۔۔سرخی پھیلنے لگی تھی۔۔

شہروز ساکت سا اسے دیکھتا گیا۔۔۔

پر یہاں بنا جواب دیے اسکے پاس سے گزر گئی۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ شہروز نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔

مجھے کیا فرق پڑتا ہے

بھلے وہ کچھ بھی کرے۔۔۔وہ۔۔۔نفرت سے سوچتا

وہاں سے خود بھی چلا گیا جبکہ۔۔۔۔وہاں کھڑے

ایک سٹوڈنٹ۔۔۔

وسیم نے ان دونوں کے بیچ ہوئی یہ گفتگو سن لی تھی وہ

۔۔پہلے تو حیران ہی رہ گیا اور اسکے بعد خباثت

سے مسکرا دیا۔۔۔۔

صبح جو کچھ بھی ہوا اسکے بعد سے شہروز سامنے نہیں

آیا تھا خیر انکا۔۔ایک ہی لیکچر تھا شہروز کا۔۔۔وہ

اب پڑھائی پر توجہ دے رہی۔۔ سکون سا مل رہا تھا۔۔۔۔

جب اسکے ارد گرد کوئی نہیں تھا۔۔ نہ گھنگڑوں کا شور۔۔ نہ مردوں کی واہ واہ۔۔

وہ تھی خاموشی تھی اور خاموش کتابوں کی مدھم آواز

۔۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھی اپنے نوٹس بناتی رہی اسکا بس چلتا تو یہ وقت۔۔ یہ چھ گھنٹے کبھی ختم نہ ہوتے۔۔۔

وہ مسکرا کر کتاب کی جانب دیکھنے لگی۔۔ اور چانک اسے خیال آیا کہ اسے لائبریری جانا چاہیے۔۔۔

آج وہ واپسی پر۔۔۔ لائبریری جائے گی۔۔ وہ سوچ کر مسکرائی کچھ ایکسائٹیڈ بھی ہوئی۔۔ جیسے کوئی چھوٹی بچی ہو۔۔ جلدی

سے۔۔۔اسنے اپنا سامان سمیٹا۔۔اور وہ وہاں۔۔۔سے

جاتی کہ اچانک اسکو آواز آئی۔۔۔اور اسنے پلٹ

کر دیکھا۔۔وہ بہت خوبصورت تھی وہ جانتی تھی۔۔۔

مگر اسکے لیے یہ ساری خوبصورتی کسی بھی بدصورتی سے

کم نہیں تھی۔۔

وسیم بولا تو۔۔۔پریہان نے۔۔اسکو الجھ "کیسی ہیں آپ

کر دیکھا۔۔

ایکچلی آپ نوٹس بنا رہی تھی تو سوچا آپ سے

حالانکہ وہ لاسٹ ائیر کا "ہیلپ لے لوں

سٹوڈنٹ تھا۔۔مگر اسنے یہ واضح کیا کہ وہ

فرسٹ ائیر کا سٹوڈنٹ ہے۔

پریہان ایکدم مسکرائی

اوہ کیوں "اسے اچھا لگا کوئی تو اچھا ہے کام کی بات کر رہا ہے

نہیں مگر مجھے نہیں لگتا میرے نوٹس کچھ کام کے

وہ زرا خفیف سی ہوئی شرماتی ہوئی وہ "ہوں گے آپکے لیے اور بھی خوبصورت دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہیں مجھے لگتا ہے میرے کام آئیں گے۔۔کیا ہم کسی مناسب جگہ پر بیٹھیں یہاں زرا کافی تنہائی ہے۔۔اور یونیورسٹی میں تو روز سکینڈل بن جاتے ہیں تو اچھا وہ بولا۔۔پریہان نے حیرت سے اسکو "نہیں لگتا دیکھا آج تک ایسے کسی مرد سے اسکا واسطہ نہیں پڑا تھا۔۔۔وسیم نے مسکرا کر اسکی آنکھوں میں اپنے لیے عزت دیکھی تھی۔۔۔

اور دل ہی دل میں قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

وہ مسکرا کر "جی جی کنٹین پر چل لیتے ہیں وہاں شئیر کر لیں گے بولی

تو وسیم نے سر ہلایا۔۔اور وہ ہنسا تھا جیسے ہی پریہان آگے گئی تھی اسکے دوست اسکی اس حرکت پر

اش اش کر اٹھے۔جبکہ اسنے ان سب دوستوں کو پریہان کے بارے میں بتا دیا تھا اور ان سب کا پلین تھا پریہان کو ہراس کرنے کا۔۔۔اور اسکے لیے وسیم نے ٹھیڑا طریقہ نکالا تھا۔۔۔

پریہان اور وسیم کافی دیر تک۔۔۔کنٹین میں بیٹھے رہے شہروز کا ٹائم آف ہوا تو۔۔۔وہ گھر کے لیے نکلا اسنے گاڑی کیطرف قدم بڑھائے

تو نظر کنٹین پر پڑی تو۔۔۔پریہان کو وسیم کے ساتھ دیکھ کر اچانک اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔وہ جانتا تھا وسیم کس قسم کا لڑکا ہے اور اسنے اپنی کلاس سے اسے سٹک آف کیا ہوا تھا وہ فائنل ائیر میں ہونے کے باوجود اور بہت سفارشوں کے باوجود بھی اسے۔۔۔پڑھانے پر راضی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اور اب اسے پریہان کے ساتھ دیکھ کر اسے اندازا ہو گیا

کہ وسیم پریہان کے بارے میں سب جان گیا

ہے۔۔۔۔۔

مگر اسے کیا فرق پڑتا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی کون سا اچھی تھی

دو نمبر کے ساتھ دو نمبر ہی جچتا ہے۔۔وہ سوچ کر گاڑی

میں بیٹھا اور وہاں سے۔۔۔جانے لگا مگر آخری

نظر بھی پریہان کے چہرے پر ڈالی تھی جس پر

معصومیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی کہیں سے بھی

یہ نہیں لگتا تھا کہ۔۔۔۔

وہ کس شعبے سے وابستہ ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا تھا وسیم کی شرافت اسکا رویہ اسکا کردار دیکھ کر پریہان کو محسوس ہوا کہ اسکی سوچ مردوں کے لیے ٹھیک نہیں دنیا میں اگر چند ہیں تو چند ہی سہی مرد اچھے بھی ہیں جیسے ہی وہ وسیم کی شرافت کو سوچتی اسکا دل خوش ہو جاتا۔۔۔۔

ہفتہ بھر سے وہ اس سے پڑھائی کے موضوع پر بات کر رہا تھا اور اب زرا ادھر ادھر کی بھی بات ہو جاتی۔۔

مگر پریہان نے اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا بتاتی بھی کیا ایسا کیا قابل ذکر تھا اسکے پاس۔۔

تبھی انکی ملاقاتیں یوں ہی جاری رہیں اور اسطرح دوسرا ہفتہ بھی گزر گیا۔۔۔پریہان بے حد خوش اور

اپنے آپ کو وسیم کے ساتھ ہلکا پھلکا سا محفوظ کرتی

اس دوران اسنے شہروز کو خود کو گھورتے پایا تھا۔۔

مگر انکی آپس میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔۔

پر یہاں اسکی جانب دیکھتی تک نہیں تھی۔۔

وہ کلاس میں لیکچر بھی نظر جھکا کر لیتی تھی۔۔۔

اور باہر نکل آتی۔۔ شہروز پوری کلاس سے سوال کرتا اٹھا

سوائے اسکے۔۔۔

ساری کلاس کی اسائمنٹ چیک ہو کر وہاں مل

جاتی تھی سوائے اسکے۔۔۔۔

وہ اب اسے یہ بات بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی

۔۔

اسنے خود سے شہروز سے بات کرنے کا سوچا کہ وہ

اسکے ساتھ استاد کیطرح کیوں نہیں رہ رہا۔۔۔

--

جبکہ دوسری طرف وسیم اکتا چکا تھا اس

سب سے

یہ اسکا سٹائل نہیں تھا پر یہان کو پھنسانے کے لیے

وہ اسکے نزدیک ہوا تھا۔۔۔اور وہ اس قدر بوریت

برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

اسکے دوست ہنسے۔۔ "یار میں تو پھنس گیا

وہ طوائف زادی

۔۔عجیب ڈرامے بازی کر رہی ہے

وہ سر شہروز کو تو ایک منٹ میں کہہ دیا۔۔

تھا کہ ہاں سوتی ہوں مردوں کے ساتھ تمھیں بھی سلانا

ہے۔۔۔

اور مجھے اتنی شرافت دیکھانے کے باوجود اپنے اصل

وسیم نے چیڑ کر کہا"روپ میں نہیں آرہی

توتجھے کس نے کہا ہے شریف بن۔۔۔۔بیبا

اسکے دوستوں نے قہقہے لگائے جبکہ وہ۔۔گھور کر "بچہ

دیکھنے لگا انھیں۔۔۔۔

چل ایسا کرتے ہیں آج رات۔۔اسکا ڈانس دیکھنے

جاتے ہیں۔۔پھر اسکے کوٹھے پر ہی ملاقات کریں

ایک دوست" گے۔۔ہاں بس پیسہ پھینکنا پڑے گا

نے مشورہ دیا تو

۔۔وسیم کو بھی وہ مشورہ مناسب لگا

چل ٹھیک ہے

وہ سب سوچ میں پڑ گئے "مگر پیسے کہاں سے آئیں گے

--

وسیم نے سب کو "چوری کریں گے۔۔۔ گھر میں

دیکھا تو سب ہنسنے لگے اور پلین فائنل ہو گیا۔۔۔۔

آج رات۔۔۔ یہ ڈرامے باز شکل سے معصوم دیکھنے والی

وہ سوچ "طوائف زادی اپنے اصل روپ میں دیکھے گی

کر رہ گئے

بہت ہمت کر کے وہ "کیا میں اندر آ سکتی ہوں

یہاں تک پہنچی تھی اتنی محنت سے وہ۔۔۔ اسائمنٹ

بناتی تھی مگر اسے کوئی ریسپوں س نہیں ملتا تھا۔۔

شہروز کا الگ آفس تھا۔۔وہ اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا اسکو دیکھ کر بھی اسکی پوزیشن میں فرق نہیں آیا۔۔۔

اور سر ہلا دیا

۔

پریہان اندر داخل ہوئی۔۔۔

دروازہ اسنے خود سے کھولا چھوڑ دیا۔۔

اٹس اوکے پریہان دروازے تو ویسے بھی بند کرتی ہی رہتی شہروز نے "ہو۔۔یہاں کا بھی کر دو کیا فرق پڑتا ہے طنزیہ مسکراہٹ سے اسکو دیکھا وہ باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ کتنا سوفٹ اور پولائٹ تھا جبکہ اس سے۔۔۔ایسے بات کرتا جیسے وہ اسکی

عمر کی ہو جبکہ ان دونوں کی عمروں میں واضح فرق

"تھا۔۔۔۔چھ سال کا

پریہان نے کچھ نہیں کہا وہ اس آدمی کی پنچ ذہانت

سے مقابلہ کرنے نہیں آئی تھی

سر آپ نے میری ہفتے دو ہفتوں کی اسائمنٹ

چیک کر کے نہیں دی جبکہ باقی سب کو تو مل گئی ہے

وہ پوچھنے لگی۔۔"

شہروز پیپر ویٹ گھومتا۔۔ کنفیوز کر دینے والی

نظروں سے۔۔۔اسے گھورتا رہا جبکہ۔۔۔لبوں پر مسکان

طنزیہ تھی۔۔۔

تمھیں کیا ضرورت ہے اس کی۔۔۔یہاں بھی لڑکے

پھنسانے آئی ہو تو اپنے کام پر فوکس کرو یہاں اسائمنٹ

وہ ہاتھ اٹھا کر "وسیمنٹ کا ناٹک کسی اور کے ساتھ کرو

بولا۔۔۔

وہ بے بسی سے "کیوں آپ کر رہے ہیں میرے ساتھ

اسکو دیکھنے لگی

اووووبی بی اتنی معصوم نہ بنو۔۔ان صورتوں پر میرا بلکل دل نہیں آتا۔۔۔تو نکلو یہاں سے۔۔۔۔اور دوبارہ نظر نہ

وہ نفرت سے بولا "آنا

پریہان اسکو دیکھتی رہ گئ۔۔۔۔

شہروز سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو

گیا۔۔وہ واپس پلٹ گئ۔۔۔

دل بجھ گیا تھا

وہ اپنے آنسو پیتی باہر نکل گئ۔۔۔اور پیچھے سے شہروز نے اسکی پشت دیکھی تھی۔۔۔اسکو دیکھ کر وہ ایسے تلخ ہو جاتا تھا پتہ نہیں کیوں۔۔۔اسنے سیگریٹ نکال کر لبوں میں دبالیا اور لائٹر سے سیگریٹ کو شعلہ دیا

۔۔حالانکہ وہ یونیورسٹی میں سیگریٹ نہیں پیتا

تھا۔۔۔

گھر جا کر اسکے دماغ پر صرف پریہان سوار رہتی تھی

جبکہ گھر میں اسکی شادی کی تیاریاں جاری

تھیں

وہ چیڑنے لگا تھا وہ اتنا بھی لو سٹینڈرڈ نہیں تھا کہ

ایک طوائف کو سوچے۔۔اور سوچتا ہی رہے۔۔۔۔

اسنے

۔۔دھواں فضا میں چھوڑا۔۔۔

اور۔۔اپنی آنکھیں بند کر لیں اسکی بھیگی بھیگی

آنکھیں اسکی

آنکھوں میں آگئیں

وہ خوبصورت تھی بے حد خوبصورت وہ جو اسے اتنا سوچ رہا ہے شاید اسکی قرب کی طلب اسے بے چین کر رہی ہے۔۔

ہاں یہ اسکے وجود کی اٹریکشن ہے جو وہ اسے سوچنے پر مجبور ہے

اسکے دماغ نے سوچنے کی وجہ بتا دی تھی

ہاں کیا فرق پڑتا ہے اسکا کام تھا یہ اور وہ۔۔۔

چند لمحے اسکے ساتھ گزار کر اپنے دماغ سے یہ بھوت اتار سکتا تھا

ایش ٹرے میں سیگریٹ بجھا کر۔۔وہ اٹھ گیا۔۔

وہ گھر آیا۔۔تو اسے پتہ چلا کہ شادی کی ڈیٹ فیکس کر دی گئی ہے۔۔اسے۔۔۔۔کچھ الجھن سی ہوئی حالانکہ

یہ الجھن ہونا نہیں چاہیے تھی نہ ہی اسے پہلے کبھی الجھن ہوئی تھی۔۔اور اب جو ہوئی تو عجیب ہی کنڈیشن تھی۔۔

"بھیا آپکی شادی ہے یار اور آپ ہی غیر حاضر ہیں عدیل بولا تو اسنے عدیل کو گھورا

مجھ سے یہ فضول چونچلے نہیں اٹھتے تم کرلو شادی اگر وہ بھڑک کر بولا۔۔سب نے "تمھیں اتنی خوشی ہے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

یہاں تک کے منشا نے بھی۔۔جو شادی کی تیاریوں کی وجہ سے ایک بار کالج جا کر دوبارہ نہیں گئی تھی اور اب اسکا رویہ دیکھ کر اسکا دل دکھ گیا۔۔

یہ کیا ہوا تھا اسکو۔۔۔اسنے بہر حال اسکے مزاج پر بات ڈال دی وہ اکثر اسی طرح رہتا تھا

جب اس سے اسکی شادی ہو گی تو وہ خود ہی ٹھیک کر
لے گی فلحال شادی انجوائے کرنی تھی اسنے

۔۔عدیل کا منہ سا اتر گیا جبکہ شہروز نے
گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

اور بنا کسی کیطرف دیکھے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔شام
تو ہو ہی رہی تھی۔۔۔کچھ دیر سو کر اٹھا تو اپنے رویے پر
شرمندگی سی ہوئی۔

تبھی وہ فریش ہو کر باہر آیا اور اسنے ویڈیو گیم
کھیلتے عدیل کے گلے میں بازو ڈالا

اسنے کہا تو عدیل نے ناراضگی سے اسکا "سوری یار

بازو

جھٹکا

اوکے سنہ تم مجھے اگنور کر دیا کرو۔۔جب غصے میں ہوں

وہ اسے کہنے لگا "

جب آپکی شادی ہو جائے گی تب بھی آپ

میرے ساتھ یہ ہی کریں گے میری کوئ

"عزت ہی نہیں

شہروز ہنسا اور عدیل بھی "تم تو میرے بھائ ہو

ہنس دیا

آپکو پتہ۔۔۔ہم نے ڈانس ڈسائیڈ کیا ہے۔۔اسکی

پریکٹیس کے لیے سب آئیں گے گھر

پڑھائ پر بھی توجہ دے دیا کرو تمھارا۔۔۔سیکنڈ ائیر کا

وہ اس کے سر پر ہاتھ مار کر بولا "ریزلٹ آنے والا ہے

۔۔

عدیل سر "بندہ کچھ بھی بن جائے ٹیچر نہ بنے

سہلاتا بولا جبکہ شہروز اٹھ کر ماں کے پاس آ گیا۔۔

غصہ کم کیا کرو شہروز وہ چھوٹا ہے تم سے۔۔۔بہت

انھوں نے کہا تو اسنے سر "جلدی محسوس کرتا ہے

ہلا دیا

کچھ دیر وہ یوں ہی بیٹھا رہا اور جب سب گھر والے اکٹھے

ہوئے تو شہروز اٹھ گیا

نو بج گئے تھے

یعنی اسکا ڈانس شو شروع ہو گیا ہو گا

بہت بار کوشش کی کہ اس پر سے دماغ ہٹا لے مگر

دماغ نہ ہٹا سکا اور مجبور سا ہو تا وہ تیار وہ کر۔۔

بلیک قمیض شلوار میں

گھر سے نکل گیا

گاڑی میں بیٹھا اور سیدھا۔۔۔اس راستے پر

چل نکلا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈانس فلور پر بلیک فراک میں وہ۔۔اپنے وجود

کو خوبصورتی سے ڈانس موز میں ڈھال رہی تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر میکپ بہت ڈارک تھا کہ۔۔وہ دو

آتشاں لگ رہی تھی۔۔گویا نظر ہی نہ ہٹے۔۔۔

ایک پل کو بھی کوئ پلک نہ جھپکے۔۔۔

وہ لہراتی رہی۔۔۔ڈانس کے دوران وہ کسی کو نہیں دیکھتی

تھی

صرف اپنے ہاتھوں کو۔۔یہ اس گھنگروں کی آواز کو

سنتی تھی جو۔۔۔اس میں بج رہی ہوتی تھی

یہ اپنے دل کے شور کو سنتی تھی جو کراہ رہے ہوتے تھے

یہ ان زخموں پر اٹھنے والی اپنی دبی دبی چیخوں کو سنتی تھی

یہ اپنی ہی بے بس آپ وبکا کو سنتی تھی

اور اس میں وہ اتنا مست رہتی تھی کہ۔۔۔۔اسے

دنیا کی عیش نہیں رہتا تھا۔۔اور اسطرح۔۔۔

لوگ اسپر فدا ہوتے تھے کہ وہ کس طرح مجنوں

سی لگتی تھی۔۔ڈانس کرتے ہوئے

دو گھنٹے۔۔۔سے تین گھنٹے ہو گئے۔۔ آج اسنے خود کو نہیں روکا

۔۔اسکا دل نہیں کیا روکے۔۔۔

یہاں تک کہ ایک گھنگڑوں ٹوٹ کر اسکے پاؤں

کے نیچے آگیا جس سے۔۔اسکے پاوں چھپنے لگے مگر اسے

غرض نہیں تھی

وہ اس سے زیادہ اذیت دیتی خود کو۔۔کم تھی۔۔۔۔

اور تقریبا تین گھنٹے بعد وہ رو کی تو ایکدم نیچے بیٹھ گئ۔۔

وہاں موجود کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا اسکے پاؤں سے خون

نکل رہا ہے یہ نہیں۔۔۔

اسے خود کو بھی نہیں پڑتا تھا۔۔۔

جبکہ ان سب میں موجود کوئی وجود۔۔۔۔

اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔جیسے کڑے ضبط میں ہو۔۔۔

اپنی کیفیت سے خود ہی بے پرواہ

وہ اٹھی اسکے ارد گرد لوگوں نے مردوں نے بڑھنے کی

کوشش کی

اسکی سانس اکھڑنے لگی تھی پسینے سے۔۔۔وہ بھیگ

کر وہ تباہی لگ رہی تھی۔۔

وہ اٹھی اور۔۔۔بگین نے اسکو دیکھا

"یہ پاؤں

بس اتنا بول کر۔۔وہ سیٹ سے اتری "کچھ نہیں ہوتا

وہی روز کے کمنٹ مردوں کی سرد آہیں اسے دیکھ کر وہ

سن رہی تھی اسکی نگاہ اٹھی اور ایکدم جیسے وہ چکرا سی گئ

وسیم اور اسکا پورا گروپ سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

وسیم کی نگاہ اس سے جا ملی اور اسنے چیپ

حرکتیں اور اشارے شروع کر دیے

پریہان کی آنکھیں جیسے پھٹنے کو تھیں

مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ شاکڈ تھی کہ وسیم جیسا

سلجھا ہوا لڑکا یہاں ہے اور اس کو کیسے اشارے کر رہا

ہے۔۔

شاکڈ وہ اس بات پر تھی کہ اسنے زرا سی بھی اپنی رائے

مردوں کے بارے میں بدلی کیسے۔۔۔

آنکھیں سرخ ہو کر چھلکنے کو تھیں۔۔

جی کرتا تھا دھاڑے مار مار کر روئے۔

مگر ایسا نہیں ہوا۔۔۔رونا آتا تھا مگر آنسو آنکھ سے کبھی باہر نہیں نکلے تھے۔۔۔۔

رونا چھوڑ دیا تھا اسنے وہ۔۔۔یوں ہی اندر چلی گئ۔۔

جبکہ شہروز بھی یہ سارے منظر دیکھ چکا تھا اسکے جاتے ہی بگین کے ارد گرد مردوں کا جھمگٹا لگ گیا

تانیہ طاہر ناولز

۔۔

لوگ اسپر ایک رات کے لیے پیسہ خرچ کرنے کو تیار تھے مگر بگین نہیں مانی

دس لاکھ پر "جا بے۔۔میری لڑکی اتنی سستی نہیں ۔۔۔اسنے زرا غصے سے کہا۔۔۔

اور وسیم اور انکا گروپ حیران رہ گیا۔۔

وہ تو بس پانچ لاکھ روپے چوری کر کے لائے تھے مگر ٹرائے کرنے کی کوشش کی

بگین نے انھیں سختی سے جھڑک دیا

وہ مجھے جانتی ہے۔۔۔اور پانچ لاکھ صرف میرے اکیلے

وسیم نے کونفیڈینس سے کہا۔۔جبکہ "کے ہیں

بگین نے سر نفی میں ہلایا۔۔

"نہیں بلکل نہیں چلو ہٹو یہاں سے

بگین ناگواری سے بولی۔۔اور شہروز ایکدم اسکے سامنے آیا

بگین اسکو دیکھنے لگی لالچی نظروں سے۔۔

بیس لاکھ مگر مجھے رات نہیں گزارنی بس چند باتیں

وہ بولا۔۔۔تو بگین حیران ہوئی۔۔۔ "کرنی ہیں

پھر پریہان کی بات یاد آئی تو اسے۔۔اتنی بڑی رقم

پر انکار کرنا پڑا۔۔۔

وہ رقم بڑھانے لگا "تیس لاکھ

بگین کو تو اچھا لگ گیا۔۔۔

باؤ تیرا پیسہ اور تو قیمتی ہے مگر میری لڑکی نہیں مانتی

وہ افسوس سے بولی۔۔ "

اسنے واضح "اس سے کہو شہروز ملنا چاہتا ہے

لفظوں میں کہا تو۔۔ بگین نے کچھ تردد کے بعد پریہان

کے پاس پیغام پہنچایا۔۔

اسے بلکل غرض نہیں تھی اسکے سٹوڈنٹس بھی وہاں

کھڑے ہیں۔۔ اس وقت بے چینی اور اضطرابی

کیفیت کا شکار تھا وہ۔۔۔

اندر سے حیران کن پیغام آیا۔۔ اور۔۔۔۔ پچاس لاکھ

میں یہ ملاقات پریہان کی جانب سے

منظور دی گئ۔۔

شہروز نے تردود کیے بنا خیال لکھ دیا

آج بگین کے لیے پریہان مزید قیمتی ہو گئی تھی۔

شہروز کو اسکے کمرے تک پہنچا دیا گیا

وہ دروازے کے باہر کھڑا سوچ رہا تھا اسنے پچاس لاکھ

---ایک ملاقات پر کیسے اڑا دیا

اور کیسی ملاقات

اور کیوں کرے گا وہ اس عورت سے ملاقاتیں

کیا وجہ ہے کون سی ایسی چیز اسے یہاں کھینچ لائی تھی

وہ سوچتا رہ گیا

ضمیر نے واپس لوٹ جانے کیطرف اشارہ کیا۔۔ مگر اسنے غصے سے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ہینڈل کھولا۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کا دماغ ٹھکانے لگانا چاہتا تھا جو وہ کام کرتی تھی اس کام پر اسے زلیل کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔

اور اندر کا نظارہ دیکھ کر۔۔ ایک پل کو ٹھٹک گیا۔۔۔۔

وہ بستر پر لیٹی تھی۔۔۔۔

جبکہ اسکے بیڈ کے پاس دو لڑکیاں بیٹھیں تھیں جو کہ اسکے پاؤں کی ڈریسنگ کر رہیں تھیں اور وہ خود بستر پر لیٹی تھی۔۔۔۔ بنا کسی جھجھک کے جبکہ اسکے فراق کی دوریاں جو پولشت پر بندھی تھیں۔۔ وہ کھلی

ہوئی تھیں اور۔۔۔۔اسکے جسم کی کافی سے زیادہ نمائش ہو رہی تھی۔۔

پریہان نے شہروز کو دیکھ کر بھی اپنی پوزیشن نہیں بدلی

بہت گھیرہ زخم ہے پریہان دھیان کیوں نہیں دیتی کہ گھنگڑوں ٹوٹ گئے ہیں تورک جائے نہیں ایک سے دو گھنٹے پھر۔۔دو سے تین گھنٹے۔۔کیوں ترس ان میں سے ایک لڑکی بولی تھی "نہیں کھاتی خود پر شہروز اسکی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔۔پریہان اٹھی۔۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

تو شہروز نے اپنی نگاہوں کا رخ تبدیل کر لیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید وہ بھی اسکے قدموں میں ڈھیر ہو جاتا ہاں وہ اتنی خوبصورت تھی اور اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

پریہان نے پاؤں کھینچ لیے۔۔۔۔

دوسری لڑکی بولی۔۔۔ "میں مالش کر دیتی ہوں

وہ مسکرائی "مجھے درد نہیں ہوتا

شہروز نے دور کھڑے ہی "باہر جانے کا کہوا نھیں

حکم جاری کیا۔۔۔

پریہان نے۔۔۔ اسکی جانب دیکھا۔۔۔

پریہان نے کہا تو دونوں لڑکیاں "باہر چلی جاؤ دونوں

وہاں سے باہر چلی گئیں۔۔۔

شہروز "تو یہ ہے۔۔ تمھارا اٹھکانہ اور تمھاری حقیقت

نے جلتی نظریں اسکے دور کھڑے وجود پر ڈالی جس

سے وہ لاپرواہی برت رہی تھی یہ پھر۔۔۔۔ جانتی تھی

وہ مشکل میں پڑ رہا ہے۔۔۔

پریہان نے کہا "ہاں یہ ہی ہے میرا اٹھکانہ۔۔۔۔

اور ٹانگیں سمیٹ کر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کبھی تمھارے ضمیر نے تم پر ملامت نہیں کی لعنت

وہ اسکی "نہیں بھیجی اپنی پسند سے کیا کام کرتی ہو

چیزوں کو نفرت سے الٹ پلٹ کرتا بولا

اسنے ڈریسنگ پر سے وہ "یہ۔۔۔یہ گھنگڑوں

گھنگڑو اٹھا کر نیچے پھینک دیا

مہنگا گھنگڑو ٹوٹ گیا پریہان کی پوزیشن پھر بھی

نہیں بدلی۔۔۔۔

شہروز کے "بہت شوق ہے تمھیں اسکی آواز سننے کا

تیور بگڑنے لگے تھے

پریہان اب بھی خاموش تھی۔۔۔

وہ اسکے "جواب دو کس بات کی تسکین دیتی ہو خود کو

سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آج میرے کمرے میں پہلی بار ایک

پریہان نے اسکیطرف "خوبصورت مرد آیا ہے

دیکھا۔۔

شہروز ٹھٹک سا گیا وہ ہمیشہ الگ ہی بات کرتی

رہی تھی ان دونوں کی ملاقاتوں میں۔۔۔۔

وہ بھی اتنی بڑی رقم بھر کر پچاس لاکھ۔۔۔ویسے آپ

اتنے امیر۔۔۔اچھے شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔۔کوٹھے

پر بھی آتے ہیں۔۔کوئی معیوب بات نہیں۔۔جس

کی جیب میں پیسہ۔۔۔وہی ایسے شوق پالتا ہے اور

ملاقات کرنے آئے ہیں مجھ سے۔۔۔اور باتیں سنائے

جا رہے ہیں۔۔۔

وہ بات کو گھما "کیا یہ سب سنانے آئے ہیں

پھیرہ کر اسکے منہ پر مارنے لگی۔۔۔۔

شہروز ایکدم جیسے ہوش میں آیا۔۔۔۔

پریہان بال جھٹک کر

بستر سے اٹھی۔۔۔اور اسنے ہاتھ پیچھے لے جا کر اپنے شانوں پر سے ریشمی فراق کی سٹرپس اور پیچھے سے فراق کی ڈوریاں بند کر کے وہ سیاہ لباس میں ۔۔اسکے دل کو اپنے قدموں تلے پیس کر آگے جانے لگی۔۔۔

تو تم اس کا مطلب تم واقعی۔۔۔۔بازارو عورت ہو شہروز کے بولے لفظ اسکا دل چیر گئے تھے۔۔ "

اوہ "بازار میں بیٹھی ہوں تو بازاروں ہی ہوں گی۔۔نہ۔۔ اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑواتی بولی۔۔۔

اور آگے جا کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو گئ۔۔۔

اسکی ناک میں گولڈ کلر کی نوز پین چمک رہی تھی۔۔

جسے اسنے کھینچ کر نکالا کے ناک سے خون بھی نکل آیا۔۔۔

شہروز ایکدم اسکیطرف بڑھتا۔۔۔ کہ اسنے اپنے قدموں کو۔۔۔ سختی سے جکڑ کر روکا۔۔۔

دونوں کا عکس نمایاں تھا شیشے میں مگر دونوں کی ہی توجہ نہیں تھی۔۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔ چلو پھر پچاس لاکھ پر مجھے شہروز نے "تمھاری ایک رات تو مل سکتی ہے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا پریہان بھی یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

مسلہ پیسے کا نہیں اہمیت کا ہے۔۔۔ میرے نزدیک آپکی اہمیت کچھ بھی نہیں ہے پھر آپ چند گھنٹوں کے لیے بھلے پچاس لاکھ لگائیں یہ ایک کروڑ مجھے "فرق نہیں پڑتا۔۔۔

صاف لفظوں میں اسکو بے عزت کر کے۔۔۔۔

وہ بولی۔۔۔

جبکہ شہروز نے اسکا۔۔منہ ایکدم جھپٹ کر پکڑا

تمھیں میں یونیورسٹی سے سسپینڈ کرا دوں گا

وہ "بس دھمکیاں رہ گئیں ہیں۔۔ٹھیک ہے کرا دیں

اپنے منہ پر سے اسکے ہاتھ ہٹا کر بولی

شہروز کا خون کھولنے لگا۔۔۔

تم دو ٹکے کی لڑکی اتنے شریف سٹوڈنٹس اور پروفیسرز

وہ بھڑکتا اسکی کلائی پھر" کے بیچ نہیں پڑھ سکتی

تھام گیا۔۔

عجیب احساس سا جاگا تھا اسکا ہاتھ تھام کر

۔۔۔۔اور پھر اسپر اسکا سوگوار سا حسن ساری

حسیں جھنجھٹا گئیں

نرم سا جزبہ دل میں ابھرا تھا

شرافت تو مجھے دیکھ رہی ہے۔۔ سر آپکی اور آپکے

اسنے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔ مگر "سٹوڈنٹس کی

شہروز نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا

وہ بولی ہاتھ چھڑانے کی تگ ودو "جائیں آپ۔۔۔۔

ختم کر دی وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا۔

پٹی کو "بیٹھ جاؤ تمھارے پاؤں سے خون نکل رہا ہے

سرخ ہوتا دیکھ وہ ایکدم بولا۔۔۔

مجھے ان نرم رویوں کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔اور آپ

سے تو بلکل نرمی کی توقع نہیں تو ایسے مخاطب نہ ہی ہوں

وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتی ٹشو اٹھا کر ناک سے نکلتا "

خون صاف کرنے لگی شہروز اسکے پاس کھڑا ہو

گیا۔۔۔۔

میں تمھیں کوئی نرم رویہ دے بھی نہیں رہا اس

وہ "قابل ہو بھی کب جو تم سے نرمی رکھی جائے گی۔۔۔

اسکی کمر پر باندھی ڈوریوں کو دیکھتا بولا۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اسکی

نظروں کا تعاقب دیکھا اور اپنے پاؤں میں اٹھتی

تکلیف کو دبا کر وہ۔۔۔۔بیڈ پر جا بیٹھی

کیا ہوا۔۔۔۔ تمھارا تو کام ہے مردوں کی نظریں

"برداشت کرنا

وہ اسے طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھنے لگا۔۔۔۔جو کہ

اپنے پاؤں سے خون میں بھیگی پٹی کھول رہی تھی۔۔پریہان

نے اسکیطرف دیکھا

ان نظروں میں حوس نہیں دکھ رہی تبھی پریشانی ہو

وہ بولی اور اپنے زخم کو دیکھنے لگی۔۔۔ "رہی ہے

کافی سارے کٹ لگے ہوئے تھے اسکے پاؤں پر اسنے۔۔۔

ان کٹس پر انگلی رکھی۔۔ شہروز اسکی بات پر دنگ

سارہ گیا

وہ بگڑا "وٹ ڈو یو مین

پریہان نے "یہ بات تو میں بھی نہیں سمجھ سکی

کہا اور دوائی لگانے لگی

شہروز نے اسکے ہاتھ سے دوائی جھپٹ کر دور اچھال دی

پریہان نے اسکی جانب دیکھا

بکواس بند کرو تمھیں یہ لگ رہا ہے مجھے تم سے کوئی

عشق وشق کا بھوت چڑھ گیا ہے جو میں یہ

وہ اسکا منہ بے رحمی سے "تمھارے پاس کھڑا ہوں

جکڑ تا بولا۔۔۔

پریہان خاموش رہی۔۔۔۔

شہروز نے طنزیہ نظروں سے اسکی "آہ

نظروں میں دیکھا اور اسکا منہ جھٹکا

تمھاری شکل ہی نہیں ایسی کہ شہروز خان تم پر

مرے اور ویسے بھی شادی ہونے والی ہے وہ بھی پندرہ

"بیس دنوں میں

وہ بولا جیسے خود کو جتا رہا ہو۔۔

پریہان اٹھی اور۔۔۔ دوائی اٹھانے لگی "اچھی بات ہے

۔۔۔۔۔

اسکے لمبے بال جھکنے کی وجہ سے ایک جانب

لڑھک گئے۔۔۔ نظارہ خوبصورت تھا دلکش تھا

مکمل تھا۔۔۔۔

مگر شہروز کھڑا کھڑا جل سا گیا۔۔عجیب بے حسی سی تھی پریہان میں

اس سے پہلے وہ دوائ اٹھاتی شہروز نے اس دوائ پر پاؤں رکھ لیا۔۔۔اسکے جوتے تلے دوائ دب گئ جبکہ پریہان نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا اسکی انکھوں میں تکلیف واضح تھی جبکہ بے بسی الگ۔۔وہ اسے دوائ نہیں لگانے دے رہا تھا جبکہ اسے۔۔درد سا اٹھ رہا تھا

تمھیں کیا مرہم کی ضرورت کل پھر سے۔۔انھیں مردوں کے آگے انھیں پاؤں نے تھرکنا ہے۔۔۔۔

مرہم کی ضرورت تو نازک لوگوں کو ہوتی ہے تمھاری وہ جتنا "جسیی عورتوں کو تو۔۔سرے بازار مار دینا چاہیے ہو سکتا تھا اتنے برے الفاظ بول رہا تھا

پریہان اٹھ کھڑی ہوئی پاؤں میں چبھن تکلیف دل میں اسکے ہر لفظ کی تکلیف۔۔۔۔ ہو رہی تھی۔۔ وہ سرخ نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

مجھے سرے بازار جان سے مار کر۔۔ میری روح کو اس جسم سے آزاد کر دو۔۔۔۔ جس دن آپ نے ایسا کیا میں آپکی مشکور ہوں گی۔۔۔۔ اب برائے مہربانی وہ بولی اس سے کھڑا ہونا "چلے جائیں یہاں سے مشکل ہو رہا تھا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا زخم کھینچ رہے تھے جس سے پین بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

شہروز طنزیہ ہنسا۔۔۔۔۔

تم کافی ڈرامے باز ہو مجھے لگ رہا ہے میں نے پچاس وہ افسوس کرنے لگا۔۔۔ "لاکھ ضائع کیے ہیں

وہ اسکے قدموں "جی بلکل آپ نے ضائع کیے ہیں میں جھک گئی اسکے پاؤں ہٹانے کی منتظر سی۔۔

شہروز نے نخوت سے پاؤں ہٹا لیا۔۔۔

اور پریہان نے وہ دوائی اٹھا لی

لنگڑا کر بمشکل چلتی وہ بیڈ تک پہنچی۔

اور بیٹھ کر جلدی سے اپنے پاؤں پر دوائی لگانے لگی۔۔

ہر زخم پر رکھنے کے ساتھ اسکی سی نکل رہی تھی مگر آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلا شہروز حیران تھا وہ بے پناہ خوبصورت تھی۔۔۔ دیکھنے میں بھی بہت نازک تھی پھر بھی ایسی بے حس سی کیوں تھی۔۔۔۔

شہروز نے اپنا سر جھٹکا وہ مزید اسے سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

مگر بار بار دماغ دل آنکھیں اسکی جانب راغب ہو رہی تھیں۔۔۔

اور وہ جس کے قدم باہر کی طرف اٹھ رہے تھے

۔۔اب خود باخود پریہان کی جانب چل نکلے۔۔۔

اسنے اسکے ہاتھ سے دوائی لی اور اسکے قدموں میں

بیٹھ گیا

پریہان تو دنگ رہ گئ۔۔۔

وہ اسکے پاس سے "چھوڑ دیں آپ میں لگالوں گی۔۔

پاؤں ہٹانے لگی مگر۔۔شہروز بنا جواب دیے اسے

دوائی لگانے لگا۔۔۔۔

پریہان اسکی جانب دیکھ رہی تھی جسکا سر جھکا ہوا تھا

اور دوائی وہ اپنی انگلی کی پور سے احتیاط کے ساتھ لگا رہا تھا۔۔۔

مجھے سخت نفرت ہو رہی ہے عورت کے اس

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں کوئی "روپ سے

جزبہ نہیں تھا۔۔اور شاید شہروز اپنے اندر کے

جزبے سے واقف نہیں ہو پایا تھا جو اسکے لہجے

میں اٹھ رہا تھا۔۔۔

وہ بولی۔۔۔ "مجھے بھی مردوں سے سخت نفرت ہے

شہروز کی نگاہ میں طنز سے بھر گیا اسکے پاؤں پر

سفید پٹی باندھ کر وہ ہنسا

اسنے کہا۔۔۔۔ "لگتا نہیں

پریہان کچھ نہیں بولی۔۔۔

بس اتنا کہا اور پاؤں کھینچ لیا۔۔۔ "جزاک اللہ

وہ چیڑ کر بولا۔۔۔ "تم ضرورت سے زیادہ ڈرامے باز ہو

پریہان کچھ نہیں بولی۔۔۔ اکثر خاموش رہنے

میں۔۔۔ بھلائی ہوتی ہے۔۔۔

جبکہ اسکی ہر ہر حرکت کو۔۔۔ شہروز صرف

ایک ڈرامہ سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

اسنے سر جھٹک۔۔۔پر یہاں اب اسے بیڈ پر بیٹھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ غور سے اسکی صورت "کیا ہوا کچھ چاہتے ہیں کیا تکنے لگی

شہروز نے گھور کر اسکیطرف دیکھا "کیا مطلب مطلب واضح کے پچاس لاکھ۔روپے خرچ کر کے آپ یہاں تک آئے مجھے باتیں سنانے تو نہیں آئے

وہ بولی "خالی یہ کچھ اور بھی چاہتے ہیں مجھ سے ۔۔شہروز کا دل کیا آگے بڑھ کر اس کا منہ توڑ دے

۔۔۔۔

تمھاری جیسی لڑکی کے منہ بھی لگنا پسند نہیں کروں میں اور تم جو سب پر وقت لگاتی پھیرتی ہو۔۔تمھارا وقت وہ بھی مجھے۔۔۔شہروز کی بیوی بہت پاک

وہ زرا فخر سے بولا۔۔ "صاف بنے گی

پریہان سر ہلانے لگی

ہمم مرد کو بیوی پاک صاف ہی چاہیے ہوتی۔۔

ہے۔۔۔جبکہ خود پاک صاف ہے یہ نہیں۔۔

یہ بات سنہ وہ سوچتا نہ اسے جاننے کی

پریہان نے سرد مہری سے کہا "ضرورت

چہرہ اب بھی سپاٹ تھا۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے یہ سب باتیں کرے ہے تم کوئ

"ایمپریس کرلو گی مجھے

میں آپکے پاس چل کر نہیں آئ جو آپکو ایمپریس

اسنے یاد دلایا "کروں گی۔۔۔آپ آئیں ہیں شاید

شہروز نے دو قدم آگے بڑھ کر جھپٹ کر اسکا منہ

اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔۔

وہ غصے "تمھارا حشر بھی بگاڑ سکتا ہوں۔۔۔مجھ اکساو مت

اشتعال میں بولا دوسری طرف جیسے کسی درد کا کوئی

احساس نہیں تھا وہ یوں ہی اسے دیکھتی رہی جیسے کوئی گڑیا

ہو اسے مارو پیٹو زخم دو دل کو چیر دینے والی باتیں سناؤ

یہ نہ سناؤ اسے بلکل کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔

شہروز اور بھی تپ گیا۔۔۔

ہم تو پہلے بھی رسوا تھے۔۔۔

لگتا ہے آپ سے مل کر رسوائی کو پر لگنے والے ہیں

اسنے دھیمے لہجے میں سپاٹ نظروں سے "

شہروز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شہروز نے اسکا منہ جھٹکے سے چھوڑا

اسکے سفید گالوں میں سرخ اسکی انگلیوں کے نشان

گڑھے ہوئے تھے۔۔۔

پریہان نے پلکیں اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔

اور شہروز گھبرا اٹھا۔۔۔وہ خود پر قابو نہیں کر پا رہا تھا۔۔اسکی ایک ایک حرکت اسے مجبور کر رہی تھی کہ وہ۔۔

اپنے پچاس لاکھ یہاں سے زندہ کر کے نکلے مگر نہیں ۔۔۔یہ عورت اس قابل نہیں تھی۔۔

وہ نخوت سے کہتا جانے "دان کیے تم کو پچاس لاکھ لگا۔۔

پیچھے سے وہ بولی۔ "شکریہ

شہروز کے وجود میں انگارے لگ گئے۔۔۔اور وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

پریہان پیچھے تکیے پر گیری تھی

گالوں میں درد ہو رہا تھا۔۔پاؤں میں درد ہو رہا تھا اور

یہ سب تو کچھ نہیں

اسکے دل میں درد ہو رہا تھا وہ بھی ایسے جیسے روز اسکا

ضمیر اسے لعنت بھیجتا تھا آج۔۔۔اسکے وجود کا

ایک ایک حصہ اسپر تھوک رہا ہے۔۔۔

اور وہ بے حس بنی چپ بیٹھی ہے۔۔۔۔

وہ اپنی ضمیر کی عدالت میں روز رات۔۔ کھڑی

ہوتی تھی بے زباں بن کر۔۔۔

کوئی نہیں تھا جو اسکی جانب سے لڑپاتا۔۔۔۔

شہروز اپنی گاڑی تک پہنچا۔۔۔اور ایک بار پھر

روشنیوں میں ڈوبے اس کوٹھے کو دیکھنے لگا۔۔۔

دوبارہ کبھی یہاں نہیں آنا چاہیے مجھے۔۔۔۔یہ جگہ شہروز خان کے لائق نہیں وہ بھول گیا تھا کلب سے کوٹھے تک اسنے بس چند منٹوں میں سفر طے کیا تھا اور کوٹھے کے اس خاص کمرے تک۔۔۔۔

اور نہ جانے آگے کیا کیا ہونے والا تھا۔۔

مگر اسے اپنا دماغ ہٹانا ہو گا۔۔۔۔

اسکی شادی ہے اسے یہ بھولنا نہیں چاہیے تھا گاڑی کا دروازہ کھول کر دھاڑ سے وہ اندر داخل ہوا اور فارن زن سے آگے بڑھا گیا

وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے جانے لگی کہ بگین نے روک لیا۔۔۔

کل سے اب تک میں شاید اسکے دروازے کی بلائیں اتارتی رہی تھی اور جیسے ہی وہ سامنے آئی تو اب اسکو پیار کر رہی تھی اسے یہاں موجود ایک ایک فرد سے نفرت تھی

اور وہ بے زاری سے یہ سب کچھ دیکھ کر صرف اتنا بولی اسنے سپاٹ لہجے میں "ہو گیا تو جاؤں میں کہا

وہ بولی تو پریہان باہر نکل آئی گاڑی "ہاں ہاں جا میری بچی میں بیٹھی اور یونیورسٹی کے لیے نکل گئی آج وقت پر وہ پہنچی تھی پہلا لیکچر شہروز کا تھا۔۔

وہ لینا نہیں چاہتی تھی مگر مجبوری تھی وہ سب سے پہلے لاسٹ بینچ پر جا کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

اور کتابیں کھول کر اسنے ان پر اپنی ساری توجہ کر لی۔۔۔

کلاس بھر رہی تھی سٹوڈنٹس بھی بھر چکے تھے بس شہروز کا انتظار تھا مگر منتظر وہ نہیں تھی وہ اب بھی اپنے نوٹس دیکھ رہی تھی شہروز کلاس میں داخل ہوا اور سیدھی نظر اس مرجھکائے بیٹھی پریہان پر گئ۔۔۔

اسنے نگاہ ہی پھیرنی چاہی مگر نگاہ نے پھیرنے سے انکار کر دیا اور اسپر بار بار ٹکنے لگی اسکے چہرے پر ہلکے نیلے نشان تھے۔۔۔

یہ اسی کی انگلیوں کے تھے وہ جانتا تھا۔۔ایکدم ڈیسک پر اسنے سامان پٹخا

وہ زرا غصے سے بولا سب "گٹ آؤٹ پریہان

حیرانگی سے شہروز کو دیکھنے لگے۔۔۔پریہان نے

اسکی جانب دیکھ۔۔۔

آنکھوں میں مایوسی تھی اسکے۔۔وہ بنا کچھ پوچھے سوال کیے

وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آئی۔۔۔

بہت انسلٹ کرتا تھا وہ اسکی۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی سی بھری جسے اسنے بے دردی

سے صاف کیا تو نظر سامنے سے آتے وسیم اور

اسکے گروپ پر پڑی۔۔۔

وہ ہنسنے لگے سب "کیسی ہو

پاؤں تو ٹھیک ہے تمھارا۔۔سر کے ساتھ وقت کیسا

وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے کے پریہان پیچھے "گزرا

ہٹ گئی۔۔

"راستہ چھوڑو میرا

اسنے کہا اور گزرنا چاہا۔۔

لو جی سن لو۔۔ معصوم گھبرائے ہوئی لڑکی کی گفتگو راستہ

چھوڑو میرا۔۔

ہم جانتے ہیں تو کیا چیز ہے اب عزت کے

وسیم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر "ساتھ ہمارے ساتھ چل

کھینچا۔۔۔۔۔

وہ بھڑکی۔۔۔ "وسیم میرا ہاتھ چھوڑو

آنکھوں میں سرد مہری تھی۔۔۔

نہیں چھوڑو گا۔۔۔ اور وسیم کے گروہ نے اسے کھینچنا

شروع کر دیا اسنے پلٹ کر۔۔۔ دیکھا۔۔۔ جہاں

سیدھا سامنہ شہروز سے ہوا تھا وہ یہ سارا

منظر دیکھ چکا تھا مگر کچھ نہیں بولا تھا

پریہان کی آنکھوں میں مدد کی طلب تھی جسے شہروز نے اگنور کر دیا اور وہ سب اسے گھسیٹ کر لے جانے لگے چونکہ پہلا لیکچر تھا اور سب لیکچر لے رہے تھے تو کوئ بھی نہیں تھا۔۔اسطرف انھوں نے اس کے ناک پر ہاتھ رکھا اور یونیورسٹی کے ویران حصے تک اسے گھسیٹ کر لے آئے پریہان خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

اسکے پاؤں سے پھر سے خون بہنے لگا

جبکہ وسیم نے اسے مٹی میں پھینک دیا

پریہان کے ہاتھوں پر چھوٹے چھوٹے پتھر چبھ کر ہاتھ زخمی کر گئے۔۔

وہ اس سے پہلے اٹھتی وسیم اسپر جھپٹا اور اس سے زبردستی کرنے لگا

پریہان خود کو بچانے کی کوشش کرتی رہی

اتنا کیوں۔۔اترا رہی ہے اگر مفت میں ہمیں بھی کچھ دے وہ اسکے ہاتھ "دے گی تو تیرے باپ کا کیا جاتا ہے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔۔پریہان کی آنکھوں میں اسی رات کا منظر جاگ اٹھا۔۔جب وہ بھاگی تھی اس رات بھی اسکے شوہر کا دوست اسکے ساتھ یہ ہی کرتا۔۔اور وہ عزت جو سینچ سینچ کر رکھی تو ۔۔۔مٹی میں مل جاتی

اسکے دوست سب کھڑے ہنس رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی اس میں اتنی طاقت کہاں سے آگئ ۔۔۔مگر آگئ تھی اسنے۔۔۔پاس پڑی اپنی بوتل کو کھینچ کر وسیم کے سر پر دے مارا

سٹیل کی بھاری بوتل نے ایکدم وسیم کا سر پھاڑ دیا

--

جبکہ پریہان اپنے حواسوں میں نہیں لگی اسنے ایک کے بعد ایک اسکے اسی زخم پر کھینچ کھینچ کر ماری

جی ہی تو رہی ہوں۔۔۔جینے بھی نہیں دینا چاہتے کیا مجھے وہ جنونی ہوتی اسکو مار رہی تھی اسکے دوست ایکدم پیچھے ہٹ گئے۔۔وسیم چلانے لگا۔۔کہ اچانک کسی کے ہاتھ نے پریہان کو روکا۔۔۔

وہ شہروز سے اپنا ہاتھ چھڑاتی بولی "جسٹ لیو می

شہروز کی نگاہ اسکی پھٹی ہوئی بازو سے قمیض پر گئی۔۔

اگر کوئی کہتا اسکے دل نے شرمندگی محسوس کی تھی تو غلط نہیں تھا

البتہ پریہان کو کوئی غرض نہیں تھی جب اسکی آنکھوں میں ایک خوف زدہ لڑکی کیطرح مدد کی طلب تھی تب اسنے آنکھیں پھیر لیں اور جب وہ واقعی ۔۔۔۔ایک عورت بن کر۔۔۔۔ان سب کو چیر دینے کا ارادہ رکھتی تھی تب وہ آگیا تھا۔۔وسیم کو بچانے

پریہان کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔

اسنے اپنا بیگ اٹھایا اور۔۔۔وہ کسی کو بھی بولے بنا ۔۔۔وہاں سے بھاگ اٹھی مگر وہ یونیورسٹی کیطرف نہیں بھاگی تھی۔۔پیچھے کیطرف ہی بھاگی تھی۔۔

شہروز نے ایک نظر چیختے بے حال ہوتے وسیم کو دیکھا اور نفرت سے اسے دیکھ کر پریہان کے پیچھے بھاگا تھا

وہ بولا۔ مگر بے سود وہ آگے دوڑتی گئ اور "رک جاؤ

ایک گاڑی میں سوار ہو گئ۔۔۔

شہروز کو بھی وہیں رکنا پڑا۔۔۔

اسے بے حد شرمندگی ہوئ تھی۔۔۔

اور جب پریہان چلی گئ تو اسکی شرمندگی کی

جگہ۔۔اسکے

غصے نے لے لی۔۔

مجھے کیا فرق پڑتا ہے اس سب سے اسنے سر

جھٹکا

آج ویسے بھی ہاف ڈے تھا اسکا تو اسنے دو لکچر اور

دیے اور پھر گھر آگیا۔۔۔

جب وہ گھر آیا تو انکا سارا گھر لائٹوں سے جگمگا رہا تھا

عدیل اپنے دوستوں کے ساتھ لگا ہوا تھا

وہ اندر آ گیا

جبکہ پیچھے سے عدیل کی آواز آئی

وہ حیران "اوے دولہا راجا آ گئے ہیں اتنی جلدی

ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔۔

شہروز نے اسکی گردن پر ایک چپت لگائی۔۔

وہ افسوس سے "تم لگتا ہے پڑھنے کا ارادہ ختم کیے بیٹھے ہو

بولا تو۔۔۔

عدیل کے سارے دانت باہر آ گئے۔۔۔

شہروز کچن میں آیا امی نہیں تھی اسنے سوچا خود ہی

چائے بنا لے۔۔

تبھی کچن میں منشا داخل ہوئی شہروز نے ایک

عام سی نظر اسپر ڈالی اور اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

ضرورت تو یہ تھی کہ اسکی شادی ہونے والی تھی کوئی

جملہ کوئی نرم نظر کوئی شرارت کچھ نہیں تھا الٹا

سپاٹ تھا چہرہ۔۔۔

منشا خود ہی آگے بڑھی۔۔۔

وہ بولی اور مسکرا کر اس سے کپ "آج تو تم جلدی اگئے

لینا چاہا وہ اسے ایسے ہی پکارتی تھی۔

تبھی شہروز نے کبھی مائنڈ بھی نہیں کیا اور شادی ہو

بھی تو امی کی پسند کی رہی تھی تبھی ان سب چونچلوں کا

سوچا نہیں تھا۔۔۔

شہروز نے کہا "میں بنالوں گا

اسنے "رہنے دو آگے بھی تو میں نے بنا کر دینی ہے

شرارتی نظروں سے شہروز کو دیکھا جس کی

نظروں میں کوئی شرارت نہیں تھی اسنے نگاہ

پھیری اور بنا جواب دیے باہر نکل گیا

منشا کو شدید انسلٹ کا احساس ہوا۔۔

جبکہ شہروز لاونج میں بیٹھا آج ہوئے واقعے کو سوچ رہا

تھا

کل اسنے طے کر لیا تھا اب وہ اس عورت کو دیکھنے

نہیں جائے گا۔۔

اور جب سے دوبارہ یہ سوچا تھا۔۔۔دن طویل لگ

رہا تھا اسنے میچ لگا لیا۔۔

اور منشا اسے چائے دینے لگی چائے کا کپ اسنے ہاتھ

میں پکڑ لیا

اور منشا اسکے پاس آ کر بیٹھ گئ۔۔

میری کچھ چیزیں رہتی ہیں کیوں نہ آج ہم دونوں چلیں

منشا نے کہا۔۔ "اور بازار سے شوپینگ کریں

شہروز نے اسکی طرف دیکھے بنا جواب دیا

امی کے ساتھ چلی جانا

منشا کو غصہ آنے لگا۔۔

وہ بولی اور "شہروز تمھارے ساتھ جانا چاہتی ہوں

اسکے بازو پر ہاتھ رکھا جسے شہروز نے جھٹکے سے کھینچا

تھا

تمھیں دیکھ رہا ہے میں میچ دیکھ رہا ہوں امی کے ساتھ جاؤ

اسنے جھڑک دیا "جہاں بھی جانا ہے

منشا کا بے عزتی کے احساس سے منہ اتر گیا

شہروز نے دوبارہ چہرہ موڑ لیا

منشا اسکے پاس سے اٹھ گئ۔۔۔۔

اور شہروز نے ٹی وی بند کر دیا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکا اپنے اس رویے کی وجہ حالانکہ

کے اسکا دماغ بلکل بھی میچ کیطرف نہیں تھا کہ وہ منشا جو

اسکی ہونے والی بیوی ہے اسکے ساتھ ایسا رویہ رکھتا

اسے افسوس ہونے لگا

تبھی وہ اٹھا اور اسکے روم کی جانب آگیا۔۔اسے لگا وہ

رو رہی ہو گی مگر۔۔ایسا کچھ نہیں تھا وہ رو نہیں رہی تھی

وہ چپ چاپ بیٹھی تھی

اسنے کہا تو منشا نے "چلو اٹھو لے چلوں تمھیں

اسکیطرف دیکھا

جا سکتے ہو تم یہاں سے تمھیں پتہ ہونا چاہیے میں

وہ بولی اور کپڑے "اس وقت اپنے کاموں میں ہوں

اٹھانے لگی

شہروز بولا۔۔۔ "اوکے ایم سوری اب چلو

شہروز چلے جاؤ میں بات نہیں کرنا چاہتی فلحال

منشا نے ناگواری سے کہا اور دروازہ اسکے منہ پر "تم سے

بند کر دیا

شہروز دور ہو گیا اور۔۔۔نیچے آ گیا۔۔

دماغ اور دل پر بار بار پریہان آ جاتی۔۔۔

جو چھپ کر اپنی آنکھیں صاف کر لیتی تھی۔۔

جو اسکی اکثر باتوں کے جواب نہیں دیتی تھی

خاموش رہنا مناسب سمجھتی تھی

اسکے رویے کو اسکی بد سلوکی کو سہہ جاتی تھی۔۔۔

وہ بلاوجہ ہی دونوں کا موازنہ کرنے لگا۔۔

شہروز نے پھر سے اسکی برائی کر کے "آہ وہ گھٹیا لڑکی

اپنا دماغ ہٹایا تھا اسپر سے۔۔

وہ اس دن گھر پر ہی رہا رات ہونے لگی تو اسکو دیکھنے کے لیے خواہش اندر انگڑائی بھرنے لگی مچلنے لگی وہ ضبط کیے بیٹھا رہا مگر بار بار خیال آنے لگا۔۔۔

نو بجے سے بس پانچ منٹ اوپر ہوے تھے اسکی بے چینی دیکھنے لائق تھی۔۔

کھانا بھی درست طریقے سے نہیں کھایا تھا۔۔۔

اور جب اسے لگا۔۔ یہ نشے کیطرح اسے تکلیف دے رہا ہے گاڑی کی چابی اٹھا کر بنا کچھ کھائے اور بتائے وہ باہر نکل آیا۔۔ گاڑی میں بیٹھا اور سانس وہاں جا کر لی جہاں وہ اس وقت ڈانس کر رہی تھی۔۔

وہ پل میں اندر داخل ہوا تھا اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ جبکہ ہر سٹپ پر واہ واہ تھی

گھنگڑوں کے شور سے شہروز کو لگا اسکا سر پھٹ جائے گا۔۔۔ یہ شور رک جانا چاہیے۔۔۔ اور وہ بنا کسی لحاظ کے سٹیج تک پہنچا اور پریہان کا ہاتھ پکڑ کر اسکو روک دیا

پریہان نے آنکھیں کھولیں اسکی آنکھوں کے عین سامنے شہروز تھا غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔

پریہان اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

سنجیدگی اور بے لچک لہجے "وقت چاہیے تمھارا میں بولا۔۔۔

بگین بولی کل ہی اسنے "آئے باوبا وہ یہ کیا کر رہا ہے تو پچاس لاکھ دیے تھے تبھی تمیز قائم رکھی

سیٹ پر یہ دھندے کا وقت ہے تو اسے نہیں روک سکتا"

کتنا پیسا چاہیے

پریہان کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بگین سے سوال کرنے لگا

"مگر

"یہاں بیٹھے لوگ کتنا دیں گے

وہ بولی۔۔۔ "دو لاکھ

اور شہروز نے تین لاکھ پر چیک سائین کر دیا اور پریہان کا ہاتھ پکڑ کر اسے۔۔۔

باہر لے آیا۔۔

بگین فورا راستے میں ائی "باؤ تو اسے لے کر جا نہیں سکتا

اس دوران پریہان۔۔بے جان بنی کھڑی تھی۔۔

جیسے جو اسے جہاں لے جائے گا وہ چلی جائے گی سوال جواب بھی نہیں کرے گی۔۔۔

اور شہروز نے پریہان کیطرف دیکھا

بگین کو "اسکے کمرے میں ہی لے جاؤں گا

نفرت سے کہا

تو بگین ہنس پڑی۔۔۔

اور شہروز پریہان کو کھینچ کر گاڑی میں لے گیا

گاڑی میں بیٹھا کر اسنے خاموشی سے دس منٹ کا

راستہ طے کیا اور کوٹھے میں آ گیا۔۔

اور یوں ہی ہاتھ کھینچتا ہوا اسے۔۔۔ اسکے کمرے میں

لے آیا اور لا کر اسے زمین پر پٹخا۔۔۔

وہ خود پر غصہ تھا یہ اسپر مگر اسکی ڈریسنگ "آہ

میں لات مار کر۔۔۔ غصہ اتارا تھا۔۔ ڈرسنگ کی

ایک سائیڈ کا دروازہ ٹوٹ گیا۔۔

پریہان شہروز کو دیکھنے لگی

جیسے اسکے بولنے کی منتظر ہو

کیوں اتنی بے حس ہو تم یہ اتنا پسند ہے یہ کام پاؤں

دیکھا ہے بار بار زخم کھل جاتا ہے خون نکلتا ہے۔۔

وہ اسکے زخم اسے یاد دلانے لگا "ہاتھوں کی کلائی دیکھی ہے

میں نے دیکھا ہے زیادہ تر مرد رات کیلی

آغوش میں نرم پڑ جاتے ہیں جبکہ دن کی دھوپ

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ "میں ان سے بڑا ظالم کوئی نہیں

سے بنا نکالے اسکی صورت دیکھنے لگا

مجھے کوئی شوق نہیں تمھارے ساتھ تنہائیاں گزارنے کا

وہ اپنے اندر کی بے چینی کی نفی کرنے لگا "

وہ پاؤں "آپکو میرا خیال آیا۔۔۔ حیران کن ہے

سمیٹ گئی۔۔

کھلے بالوں کو بندھ لیا

اور اب تسلی سے اسکیطرف دیکھنے لگی

"باتیں مار رہی ہو۔

بلکل سہولت سے بولی "نہیں۔

اسنے "میں سمجھ نہیں پا رہی آپ یہاں کیوں آئے

پوچھا

سوال سیدھا تھا مگر شہروز کو بہت مشکل لگا

میں تمھیں یہ کہنے آیا ہوں۔۔ آئندہ یونیورسٹی

وہ آنکھیں نکال کر بولا۔۔۔ "مت آنا

اسنے جیسے آسانی کر دی "آپکے لیکچر میں نہیں آو گی

اسکے لیے

شہروز کو لگا یہ عجب مشکل ہے جس میں وہ

پھنس گیا ہے۔۔۔

پریہان مسکرا دی۔۔۔۔

وہ بولی ایسے "زہن پر کبھی کسی کو سوار نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

جیسے سمجھا رہی ہو

شہروز جیسے چیڑ گیا "بکواس بند کرو

خود سے اس سے سب سے

اسنے پریہان کو دیکھا "مجھے سمجھ آ گئی ہے

جو توجہ سے اسکو سن رہی تھی۔

تمھارے وجود کی اٹریکشن ہے جو مجھے تمھاری طرف کھینچتی

ہے

۔۔جس دن بھی میں نے تمھارے ساتھ تنہائی میں

قربت میں وقت گزار لیا۔۔۔اسکے بعد

وہ جیسے نتیجے پر پہنچ کر مسکرایا "سب ہوا ہو جائے گا

اگر ایسا کرنا چاہتے ہیں اور کر سکتے ہیں اور اسطرح مجھے وہ بنا کسی "بھی آپکی شکل نہیں دیکھنی پڑے گی تو کر لیں

تردد کے بولی۔۔۔۔

شہروز کی سرخ نظریں اسپر اٹھیں۔۔

وہ بولا۔۔ "سوچ لو

پیسہ بھر کر۔۔۔ میری مرضی جاننا چاہتے ہیں"

وہ ہنس پڑی

مرضی تو میری یہ ہے آپکا منہ نوچ لوں بتائیں پوری کروائیں گے مرضی۔۔۔ یہاں صرف پیسہ بولتا ہے اور میں جانتی ہوں کیسے بول رہا ہے۔۔ آپ میرے ساتھ اپنے تنہائی کے لمحے گزار کر نارمل ہو

اسنے اپنی "جائیں میں بھی نو اینٹری کا بورڈ ہٹا دوں گی

ٹانگیں سمیٹ لیں

"مطلب

مطلب یہ کہ آپ افتتاح کر رہے ہیں تو گاہکوں کو بھی

وہ بولی خود اذیتی کا "آنے کی اجازت دے ہی دیتے ہیں۔۔۔

شکار لگی۔۔اور شہروز چیل کیطرح اسپر جھپٹا

وہ چلایا۔۔ "اچھا

پریہان اسکی نظروں میں دیکھنے لگی۔

اسکا بس نہیں چل رہا "تو بازاروں بننا چاہ رہی ہو

تھا تھپڑ مار دے

پریہان کے ماتھے "روز اپنی سیٹمنٹ بدل لیتے ہیں آپ

پر اسکے اندازہ سے بل پڑے۔۔۔۔

دیکھیں تو سہی کہاں بیٹھی ہوں میں۔۔۔یہاں روز
میری قیمت لگتی ہے اور روز آپ بازی مار لیتے ہیں
اسنے کہا "

انف پریہان مجھے مزید کچھ نہیں سننا۔۔۔یہاں
میرے علاوہ کوئ بھی نہیں آسکتا۔۔یہ یاد رکھنا
ورنہ تمھارا وہ حشر کروں گا۔۔۔کہ آنکھ سے کبھی آنسو نہیں
اسکے بازوؤں سختی سے جکڑ کر وہ ایک ایک لفظ "روکے گا
پر زور دیتا۔۔۔کہہ کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔
جبکہ پریہان۔۔۔ساکت رہ گئ۔
برسوں بعد اسکا نام کسی نے لیا تھا

وہ ساری رات ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر
پھیرتا رہا یونیورسٹی بھی صبح جلدی گیا کہ۔۔اسے دیکھ

سکے مگر وہ یونیورسٹی نہیں آئی۔۔اسنے بمشکل

یونیورسٹی میں اپنا وقت پورا کیا تھا یہ وہ ہی

جانتا تھا یہ وقت اسپر کس طرح گزرا ہے

اور جب واپسی پر بابا نے کہا کہ اسے انکے ساتھ چلنا ہے

تو۔۔وہ مزید بے چین ہو گیا۔۔۔وہ پل کی چوتھائی

میں پریہان تک پہنچ جانا چاہتا تھا مگر

وقت تھا گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

بابا "یہ رات روز نو بجے کے بعد کہاں جاتے ہو

نے سوال کر لیا

اسنے جواب دیا "دوستوں کے ساتھ

شادی ہونے والی ہے اپنے مزاج کو درست کرو اور

میں نے دیکھا ہے منشا سے بات تو کیا اسکی

شکل بھی نہیں دیکھتے تم۔۔

تمھاری ہونے والی بیوی ہے

وہ بولا۔۔اور باہر دیکھنے لگا "ہوئی نہیں ابھی

سمجھ نہیں آرہا تھا یہ بے چینی آنکھوں میں سرخی

کیوں ڈال رہی ہے۔۔۔ہر چیز سے۔۔۔دل اُچاٹ کیوں

ہو رہا ہے۔۔۔

وہ رات دیر سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

کام میں مگن نہیں ہوا تھا۔۔۔نو بجے کے بعد اسنے بار

بار بابا سے کہا جانے کا مگر انھوں نے اسے جانے

نہیں دیا اور یوں بارہ بج گئے وہ آیا۔۔۔اپنے روم میں چلا

گیا۔۔۔

بھوک بھی مر گئی تھی۔۔بیڈ پر بیٹھ کر اسنے۔۔۔ارد

گرد دیکھا

اسکا تو نمبر بھی نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔۔اگر نمبر ہوتا تو وہ کوئی بات تو کر لیتا۔۔۔۔

اسنے موبائل دور پٹخ دیا۔۔

تبھی دروازہ بجا منشا اندر داخل ہوئی۔۔ شہروز نے اسکیطرف دیکھا

تانیہ طاہر ناولز

اور اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھی

وہ بولی۔۔۔ "کھانا کھالو تم

وہ جیسے خود سے ہی روٹھ گیا تھا۔۔۔ "مجھے بھوک نہیں

ٹھیک ہے تمہاری امی کو کہو پھر یہ میری نیند خراب کر کے انھوں نے مجھے یہاں بھیجا اور تم

وہ چیڑ کر بولی "نواب بن رہے ہو

یار میں نے تو نہیں کہا تھا تمھیں جاؤ اب یہاں

وہ بھی جھنجھلایا۔۔۔ "سے

مجھے لگ رہا ہے تم اس شادی سے خوش نہیں ہو

منشا اچانک بولی غصے سے چہرہ سرخ ہونے لگا "

شہروز نے اسکیطرف دیکھا

مجھے کسی چیز سے کوئی مسلہ نہیں بس تھوڑا تھک گیا

وہ سنبھل کر بولا "ہو جاؤ تم یہاں سے

منشا اسے گھورتی رہی

وہ چلایا تھا منشا باہر نکل گئی کھانا ویسے ہی رکھا "جاؤ بھی

تھا۔۔

شہروز کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا

اور جب برداشت ختم ہو گئی تبھی اسنے۔۔۔۔گاڑی کی

چابی اٹھایا اور سیدھا اس راستے پر چل پڑا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کوٹھے میں داخل ہوا یہاں تو گویا صبح ہو گئی تھی

وہ بھاگتا ہوا پریہان کے کمرے تک پہنچا تھا

مگر دروازہ لوک تھا اسنے ارد گرد دیکھا

ایک لڑکی سے اسنے پوچھا۔ "بگین بائی کہاں ہے

سیٹھ آج تو پریہان کے پاس کوئی اور مرد ہے۔۔ تو

"ایسا کر میرے ساتھ

وہ چلایا۔۔۔ "کیا بکواس ہے

اور دروازہ پیٹتا کے اس لڑکی نے ٹوک دیا دروازہ تو تب

کھلے گا جب بگین بائی کی جیب میں۔۔۔ اس آدمی کی

جیب میں زیادہ پیسہ۔۔۔ تو اتارے گا۔۔ ویسے یہ ابھی

وہ بولی "اندر گیا ہے میری بچاری نازک سی پریہان

اور افسوس کرتی چلی گی۔۔

شہروز کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں

وہ دوڑ کر بگین تک پہنچا تھا

اسنے کہا۔۔۔جیسے "میں نے پریہان سے ملنا ہے

ایک پل بھی انتظار نہیں کر سکتا ہو مزید۔۔۔

بگین بائی نے انکار کر دیا

باؤ سیٹھ۔۔ تو نے بک تو نہیں کیا اسے اپنے لیے آج۔۔

ایک لونڈے نے زیادہ رقم دی میں نے اسے بھیج دیا

وہ بے چینی سے بولا "مگر وہ تو کسی کو ایسے آنے نہیں دیتی

یہ ہی بات ہے نہ جانے تیرا جادو تھا

اسنے آنکھ دبائی کہنے لگی۔۔۔"

اور مجھے کیا "جو آنا چاہے کمرے میں بھیج دینا

چاہیے۔۔۔

شہروز نے ایکدم اس عورت کی گردن پکڑی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو دروازہ کھولو اس سے زیادہ رقم دوں گا

میں تمھیں

بگین بائی سودا نہیں بھولی تھی "کتنی

وہ بولا۔۔ "اسنے کتنی دی ہے

اسنے ہنستے ہوئے بتایا۔۔ "پانچ لاکھ

وہ بولا چیک نکال کر اسکے منہ پر مارا اور "بیس لاکھ

سیدھا وہ پریہان کے کمرے کے باہر تھا یہ

وہ چیخا "دروازہ کھولو ورنہ توڑ دوں گا

اور بگین نے دروازہ کھول دیا

اندر پریہان کھڑی تھی جبکہ وہ لڑکا بستر پر لیٹنے لگا تھا

کہ۔۔

شہروز اندر داخل ہوا۔۔۔

اور اسنے اس لڑکے کو گریبان سے گھسیٹ کر اندھا

دھند مارا۔۔۔

سب حیرانگی سے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے

بگین بولی "بس کر سیٹھ

پریہان چپ کھڑی تھی۔۔سب یہ تماشہ دیکھ

رہے تھے

کچھ نے تو پریہان کو حد جلن سے دیکھا کہ اسکے لیے

کوئی کسی کو مارنے کھڑا ہو گیا۔۔وہ بھی اس بازار میں

اس لڑکے کو مار مور کر شہروز باہر نکالا۔۔۔اور لات مار

کر اسنے دروازہ بند کر کے تالے لگا دیے۔۔

وہ پلٹا پریہان کھڑی تھی۔۔

پنک قمیض شلوار میں بنا میکپ کے۔۔۔۔ سرخ آنکھیں لیے۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا۔۔۔ اور اسکو سینے میں بھینچ لیا

۔۔۔۔

وہ "مجھے ایسے ہی سارے دن سے ڈر نہیں لگ رہا تھا بے چینی سے بول آگے تابی سے کہنے لگا۔۔

پریہان نے خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش نہیں کی آنکھوں سے اسکے بھی پانی نکل رہا تھا

وہ تادیر اسے سینے سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔۔

وہ "تم یہ چاہ رہی ہو میں تمھیں جان سے مار دوں غصے سے چیخا۔۔۔ اسکا چہرہ دیکھا جو اب بھی ویسے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں تم نے یہ سب کیا۔۔کیا چاہتی ہو۔۔۔کیا وہ اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر سوال کر رہا تھا "ثابت کرنا چاہتی ہو

۔۔۔۔

یہاں جان پر بن گئی تھی میرے۔۔۔جب سنا تمھارے کمرے میں میرے علاوہ کوئی ہے۔۔تم وہ دیوانوں کیطرح بولا تھا۔۔۔۔ "پر صرف میرا حقیقت میں ایک طوائف ہوں مجھ میں کوئی جزبہ نہیں۔۔یہ جو جزبے آپکی آنکھیں شعلوں کیطرح اگل رہے ہیں۔۔۔میں ان میں دلچسپی نہیں رکھتی میرا کام ہے یہ اور یہاں اور مرد آئیں گے"

مجھے چھوئیں یہ کچھ بھی کریں کسی کا کوئی تعلق نہیں اس وہ اسے دور دھکیلتی بولی "میں

شہروز چپ سا ہو گیا جیسے ایکدم وہ ہوش میں آ گیا ہو۔۔۔

حواس بحال ہو گئے ہوں۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولا "تو تم یہ کاروبار کرنا چاہتی ہو

اسنے بنا لحاظ کے کہا۔۔ "ہاں

شہروز کے اندر شعلے بھڑک رہے تھے اسکا ہاتھ

اٹھا جا کر سیدھا۔۔۔ پر یہان کے گال پر لگا۔۔

تو تم یہ ڈیزرو کرتی ہو۔۔ بات غور سے سنو میری۔۔۔

تم سیدھی طرح۔۔۔۔ کل یونیورسٹی بھی آو گی اور اس

"کمرے میں دوسرا کوئ نہیں آئے گا

اتنا ہی حق جمارہیں ہیں اور اتنی ہی بے چینی ہے تو نکاح کر کے

لے جائیں یہاں سے جس دن یہ غیرت مند

مرد مجھے نکاح کرا کر لے گیا۔۔ اس دن مان جاؤ گی

وہ "اس سے پہلے میں کسی کی جواب دی نہیں ہوں

چلائی تھی جیسے پھٹ پڑی ہوا سکی ان حرکات سے جو

اسے سکون سے۔۔جینے نہیں دے رہا تھا

شہروز اسکے لفظوں پر ساکت ہو گیا

کیا ہوا شہروز۔۔بس چپ بس نکل گیا دم

یہ لاکھوں مجھ پر لوٹا کر چند گھنٹوں کی ملاقاتیں کرنا مجھ پر حق

جمانا مجھے جتانا کہ میں آپکے لیے بک ہوں۔۔۔یہ

سب کسی لیے ہے

۔۔چاہنے لگے ہو مجھے۔۔۔یہ چاہت طوق کیطرح

ہے مجھ پر۔۔۔اتنی نفرت ہے مجھے ان مردوں سے

نہیں جن کی آنکھوں میں حوس ہے بانسبت اسکے

۔۔۔جو پیار محبت عشق چاہت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں

۔۔

کم از کم حوس پرست مرد منافق نہیں ہوتے جیسے ہیں انکی غلاظت آنکھیں ویسے ہی انھیں ظاہر کرتے ہیں

مگر آپکے جیسے مرد بھلے کسی بھی رشتے میں ہوں

چاہے شوہر چاہے باپ چاہے بیٹا صرف ناگ کیطرح ہوتے ہیں جو مٹھی چھری سے عورت کو زبح

وہ بولی اور اسکا "کرتے ہیں میں جواب دہ نہیں ہوں

گریبان جھنجھوڑ کر چھوڑا

اگر آپکی ہمتیں جواب دے گئیں ہوں تو چلے جائیں یہاں سے مجھے دکھ ہے کہیں آپ کو کچھ زیادہ برا نہ لگ جائے اور نکاح کا غم بخار میں مبتلا نہ کر

وہ بولی اور اسکے پاس سے ہٹی۔۔۔بالوں کو باندھ لیا "دے شلوار قمیض میں وہ سوگوار حسن سمیت آفت لگ رہی تھی بنا میکپ کے بھی

شہروز کا منہ واقعی بند ہو گیا تھا

وہ بنا جواب دیے وہاں سے چلا گیا۔۔

پریہان نے خالی کمرے کو نفرت سے دیکھا

وہ اپنے بال نوچنے لگی "آہ

آج اگر شہروز نہ آتا۔۔ تو شاید وہ مر جاتی ہاں وہ

مر جاتی۔۔

ضد میں آکر اسنے اتنا بڑا فیصلہ لے لیا

وہ پاگل تھی۔۔۔

وہ بھاگ کر واشروم میں گھس گئ۔۔ اور وضو کرنے

لگی۔۔۔

اسکو شدید خوف محسوس ہو رہا تھا

ایکطرح سے وہ شہروز کی مشکور تھی

مگر اسکی نظروں کی وہ بلکل پرواہ نہیں کر سکتی تھی

کیونکہ ہر قسم کی محبتوں سے اسے نفرت تھی

وہ تیز ڈرائیو کر رہا تھا

یہ لفظ پھنس گیا تھا آج سے تین دن بعد "نکاح

اسکا نکاح تھا منشا سے۔۔

جبکہ اسکا دل ایک طوائف زادی کے قدموں سے

لپٹ گیا تھا اسے یہ ماننا پڑا تھا کہ وہ۔۔۔ اسکی

محبت میں گرفتار وہ گیا ہے ہاں یہ بہت غلط

ہوا تھا مگر ہو گیا تھا وہ خود میں نشے کیطرح اسے

جزب ہوتی محسوس کرنے لگا تھا

جس کے ساتھ بھی وہ کسی کو برداشت نہیں کر سکتا تھا

جس کے بنا بھی اسکا وقت گزارنا مشکل تھا وہ اب

تک بہت پیہ اسپر لگا چکا تھا آج وہ نہ پہنچتا تو وہ

بھیانک لڑکا

-

پھول جیسی پریہان کو مار کر رکھ دیتا

نہ جانے وہ ضدی کیوں تھی

اسکی ضد میں آکر کیا کر رہی تھی جبکہ چہرہ

خوف سے زرد تھا جب اسنے اسکو دیکھا

تبھی بے اختیاری میں اسنے اسے سینے سے لگا لیا تھا

اور نکاح کی بات سن کر شہروز جھنجھلا گیا

اسکی سوسائیٹی یہ کسی بھی قسم کی سوسائیٹی

پریہان کو قبول نہیں کرتی

شہروز اگلے دن یونیورسٹی پہنچا تو نظریں بس

ایک شخص کو ڈھونڈنے میں لگ گئیں

اسنے پہلا لیکچر لیا تو پریہان اس لیکچر میں موجود نہیں تھی اور اسکے بعد اسنے باقی لیکچر لیے یہ وقت مشکل سے گزارا تھا اسنے وہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔۔۔

ایسا کیوں۔۔وہ کیا چاہ رہی تھی کیوں ضد پر تھی۔۔ کہیں وہ پریشان ہوا نہیں ایسا "پھر سے ضد میں آکر نہیں ہو سکتا۔۔۔

اسکی آنکھیں بتاتیں ہیں وہ۔۔۔وہاں نہیں رہنا چاہتی وہ ان مردوں کی نظروں سے دور نکل جانا چاہتی ہے مگر وہ اس سے نکاح کرے۔۔۔۔

وہ کیسے کرے گا اس سے نکاح اسکی سوسائیٹی اسکے لوگ اسکے اپنے پریہان کو کبھی قبول نہیں کریں گے عجیب کیفیت تھی محبت بھی تھی تو سوچ بھی تھی۔۔سنہ

جانے اب۔۔ یہ زمانے کا ڈر بازی لے جاتا یہ

پھر۔ پریہان کی محبت۔۔

وہ یونیورسٹی سے واپس گھر آگیا۔۔

دو دن رہ گئے تھے اسکا منشا سے نکاح تھا آج مہندی تھی

نے عدیل نے اسے۔۔۔ نارضگی کا اظہار کیا کہ وہ آج تو

یونیورسٹی نہیں جاتا اور سچ کوئی پوچھتا تو وہ تو گیا ہی

اسکے لیے تھا جو دیکھی نہیں تھی اسے۔

اور وہ واپس مایوس لوٹ آیا تھا۔۔ اسنے اپنے دل کو

سمجھایا یہ صرف وقتی جزبے ہیں بھلا ایسے اسے

ایک طوائف سے محبت ہو سکتی ہے وہ خود کو نارمل

رکھے گا اور منشا کو اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول کرے گا تو

اسے سب ٹھیک لگے گا۔۔ تبھی اسنے۔۔۔ فیصلہ کر لیا

کہ وہ۔۔ اب۔۔ خود پر قابو رکھے گا۔۔ پریہان صرف

ایک طوائف تھی اور معاشرے میں طوائفوں کا

کیا مقام تھا وہ جانتا تھا۔۔۔ تبھی اس سے دور

رہنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اور اسنے اپنے مہندی کے فنکشن کو فوکس کیا۔

وہ۔۔ شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر مسکرا دیا۔۔۔

مگر یہ مسکراہٹ نکلی تھی وہ دوبارہ مسکرایا پھر

مسکرایا اور پھر مسکرایا مگر بار بار پانی نقلی مسکراہٹ

کا اسے اچھے سے احساس ہو جاتا۔۔۔

اسنے سرد سانس کھینچی اور یہ کوشش ترک کر

کے۔۔وہ۔۔

باہر آ گیا۔۔ عدیل ساری تیاری مکمل کر چکا تھا

تھوڑی بہت رہتی تھی اسنے اس تیاری میں اسکی

مدد کی سب کزنوں نے اسکا ریکارڈ لگایا کہ وہ اتنے اخوش

ہے جلدی جلدی سارے کام کر رہا ہے۔۔ مگر

شہروز کو بلکل اس چھیڑ چھاڑ سے خوشی نہیں ہوئی تھی

وہ چپ چاپ کام کرتا رہا کام مکمل ہو گیا تو وہ اندر آ گیا۔۔

وہ مسکرا بھی نہیں سکا تھا۔۔ سرد سانس کھینچ کر اسنے۔۔۔ امی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا مگر امی بھی مصروف تھیں ہر ہوئی۔۔ مہندی کے لیے تیاریاں کر رہا تھا۔۔ شہروز صوفے پر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر لیں پریہان کا عکس آنکھوں میں اتر آیا۔۔

شام ڈھلنے لگی تھی وقت گزر گیا تھا اور پھر سے شہروز میں ایک نشہ سا اترنے لگا اسے دیکھنے کا

دن بھر تو وہ خود کو سنبھال لیتا تھا مگر کیا کرتا یہ کم بخت

دل سنبھلتا نہیں تھا مگر اسنے سب باتوں کو پھر بھی اگنور کر دیا ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیار ہونے کے لیے روم میں آگیا وہ تیار ہونے لگا گھڑی کی سیوں کی ٹک ٹک۔۔اور دماغ میں وہم کے وہ پھر سے کسی کو ضد میں نہ بولا لے پھر سے اسکے ساتھ کچھ ہو نہ جائے۔۔۔چلنے لگا۔۔جتنے منٹ گزر رہے تھے وہ ۔۔بے چین ہو رہا تھا مگر پھر خود کو سنبھلتا وہ طوائف ہے۔۔۔وہ جو کچھ مرضی کرے وہ اس سے دل نہیں لگا سکتا تھا اور اگر لگ گیا تھا تو اسے اسی سو سائٹی میں جینا تھا۔۔۔وہ اسے اپنا نہیں سکتا تھا

وہ تیار ہو کر نکالا تو سب نے اسکی بہت تعریف کی مگر اسے ان تعریفوں سے فرق نہیں پڑا اسپر پیسہ پانی کیطرح بہایا جا رہا تھا۔۔ امی اسے لے کر سٹیج تک آئیں جہاں منشا پہلے سے بیٹھی تھی شاید وہ خوبصورت لگ رہی ہو مگر شہروز کو وہ بس عام سی ایک لڑکی لگی۔۔۔

جو ہنس رہی تھی۔۔ مسکرا رہی تھی خوشی کا اظہار کر رہی تھی شہروز اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔ کبھی ایکطرف پہلو بدلتا تو کبھی دوسری طرف۔۔۔ کبھی وقت دیکھتا تو کبھی موبائل۔۔۔ کبھی سامنے دیکھتا تو کبھی ان رسموں کو پورا کرتا بے دلی سے جو اس سے کرائی جا رہیں تھیں اسکی حالت وقت گزرنے کے ساتھ بن پانی کی مچھلی کیطرح ہو رہی تھی۔۔

سب کزنز مزاق کر رہے تھے قہقہے لگا رہے تھے۔۔اسے چھیڑ رہے تھے مگر وہ وہاں ہو کر بھی وہاں موجود نہیں تھا

۔۔

وہ بس۔۔۔دیکھ رہا تھا سب کو بنا کسی احساس کے

اور پھر جلد ہی وہ سر درد کا بھانا کر کے وہاں سے اٹھ

گیا۔۔۔۔

اور اپنے کمرے میں آ گیا وہ اپنی کیفیت سے گھبرا

گیا تھا۔۔اسکا دل دھڑک رہا تھا۔بپت

تیزی سے۔۔

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گا وہ لڑکی میری کچھ

اسنے نفی کی کرتا اتارا حالانکہ گرمی نہیں تھی "نہیں لگتی

پھر بھی گرمی لگ رہی تھی اور وہ۔۔۔بیڈ پر لیٹ گیا

کافی دیر وہ یوں ہی بیڈ پر لیٹا دیواروں کو گھورتا رہا۔۔پھر اسنے

سیگریٹ نکال کر۔۔۔جلالی۔۔اب غصہ آنے لگا

تھا آخر کیسے کیسے ایک طوائف زادی۔۔اسکے دماغ پر سوار ہو گئ کے وہ بے بس ہو گیا۔۔وہ سیگریٹ پیتا رہا باہر گانوں کا شور ہو رہا تھا اندر وہ اس آگ کے شعلے میں سہ رہا تھا۔۔۔اور پھر گانوں کا شور ختم ہو گیا

وہ سیگریٹ پیتا رہا۔۔۔۔

کمرے میں دھواں بھر گیا تھا۔۔اسکے روم کا دروازہ بجا مگر اسنے کھولا نہیں اسے کھانے پینے کی طلب تھی ہی نہیں۔۔ تبھی اسنے دروازہ نہیں کھولا اور جو بھی تھا بجا بجا کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

وہ رات شہروز نے بس کاٹ لی اگلے دن

وہ تیز بخار میں مبتلہ تھا۔۔۔۔اسنے کبھی ضرورت سے زیادہ سموکینگ نہیں کی تھی اور اب ایسی صورتحال

تھی کہ پوری رات سموکینگ کر کے وہ صبح بخار میں
پھونک رہا تھا۔۔۔

سب گھر والے اس کے گرد تھے کل اسکا نکاح تھا آج
وہ بستر کو لگ گیا تھا اسنے اپنی آنکھیں نہیں
کھولیں سب اس سے بول کر وہاں سے چلے گئے مگر
اسنے آنکھیں نہیں کھولیں امی نے اسکے صدقے دیے
وہ۔۔۔یوں ہی لیٹا رہا کسی بات کا کوئی اثر نہیں لیا تھا۔۔۔

وہ اسکے پاس جانا نہیں چاہتا تھا دل و دماغ اسے
گھسیٹ کر۔۔اس کوٹھے تک لے جانے کے لیے
بے تاب تھے یہاں تک کے جسم بھی ٹوٹ پھوٹ
رہا تھا۔۔۔جیسے اسکے پاس جانے کے لیے انگ
انگ۔۔۔میں بے چینی تھی مگر اسنے اس
جانب قدم نہیں اٹھائے اگر وہ اٹھا لیتا تو کیا ہوتا
۔۔۔اسکی آنکھیں سوال کرتیں اور شہروز کے پاس کوئی

جواب سنہ ہوتا تبھی اسنے وہاں جانے کے بجائے

اپنے آپ کو ہلکان کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔۔۔

ڈاکٹر گھر پر ہی آگیا تیز بخار کی وجہ سے

اسنے اسے میڈسنز دیں فورا۔۔۔اور چلا گیا امی نے

اسے دوائی کھلائی عدیل اسکے پاس تھا یہاں تک

کے منشا بھی ملنے آئی تھی۔۔مگر وہ کسی کو کوئی ریسپوں س

نہیں دے سکا

تھا سب اسکے پاس سے تھک ہار کر چلے گئے تھے امی

کو تو لگ رہا تھا اسے نظر لگ گئی ہے تبھی انھوں نے

اسپر دم درود شروع کر دیے تھے اور وہ منہ پر ایسے تالے لگا

چکا تھا جیسے کبھی کھولے گا نہیں۔۔

اس وقت وہ کمرے میں اکیلا تھا اسکی

پیشانی بخار سے تپ رہی تھی ابھی بابا ہو کر اسکے پاس

سے گئے تھے اور اسنے ایسے ہی واضح کیا تھا جیسے اب وہ

ٹھیک ہے جبکہ اسکی آنکھیں اور اسکا چہرہ تپ رہا تھا اور اسکے۔۔ خوبصورت چہرے میں سرخی گھلی ہوئی تھی۔۔۔

مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا مزید وہ دور نہیں رہ سکتا۔۔

وہ تھک گیا تھا۔۔ اسکے دل کو اس سے واقعی محبت تھی اور محبت میں جیسے اسکا دل رسم و رواج سماج معاشرہ۔۔ ہر چیز کو بھول گیا تھا یاد تھا تو یہ کہ ۔۔ ایک لڑکی ہے جو نشے کیطرح اس میں دوڑنے لگی ہے اس لڑکی کی آنکھوں میں اسکے لیے بے حد نفرت ہے اور اپنی آنکھیں میں دیکھتا تھا تو عکس ہی اسکا نظر آتا تھا

حالانکہ وہ ایسا انسان نہیں تھا محبت پیار ان سب چیزوں سے وہ بہت دور تھا۔۔

اسکی فیملی تھی۔۔وہ گھر کا بڑا تھا۔۔اسے ان جھنجھٹوں میں نہیں پڑنا تھا پھر منشا تھی۔۔۔سب ہی ان دونوں کی جوڑی پسند کرتے تھے اسے پروا بھی نہیں تھی کہ۔۔۔ اسکی شادی منشا سے ہوتی ہے یہ کسی اور سے۔۔طبعیت پیاسی تھی۔۔ہر چیز میں بے فکری تھی۔۔اسنے اپنا کرئیر بنانا تھا اسنے کرئیر بنالیا۔۔۔وہ اپنی زندگی میں خوش تھا۔۔۔

ہاں اسکی ایک بری عادت تھی۔۔کلبز وغیرہ جانا

۔۔۔۔

اور یوں ہی وہ پریہان تک پہنچ گیا۔۔مگر ایسا تو نہیں ہونا چاہیے تھے کہ وہ ایک طوائف سے محبت کر بیٹھتا اسنے خود کو ہر طرح آزمالیا تھا۔۔وہ ظاہری دلکشی نہیں تھی وہ محبت تھی جو اسکو جکڑ چکی تھی۔۔اور وہ پھڑ پھڑا گیا تھا۔۔

بلکہ اب تو حالت ایسی تھی وہ دم بھی نہیں مار سکا تھا

۔۔وہ سی بحار میں ہار کر اٹھ بیٹھا۔۔

ہاں ہار گیا تھا وہ۔۔۔۔

اسنے گاڑی کی چابی اٹھائی وہ نہیں جانتا تھا اب

اسکے اکاؤنٹ میں کچھ رہ گیا ہے یہ نہیں۔۔۔۔۔

کیونکہ اس تک پہنچنے کے لیے پیسہ پانی کیطرح بہانا پڑتا

تھا اسے۔۔۔وہ موبائل گھر پر ہی چھوڑ کر بس گاڑی کی

چابی اٹھا کر باہر نکالا۔ سرخ نظروں سے سب کو

دیکھا۔۔

ابو نے پوچھا۔۔ "کہاں جا رہے ہو

اپنی حالت دیکھو شہروز "کام ہے آتا ہوں کچھ دیر تک

وہ بولے۔۔۔ "۔۔کون سا کام پر گیا تمھیں اس وقت

وہ۔۔ سنجیدگی سے بولا "ابو ضروری کام ہے

وہ آگے کچھ بولتے کے وہ باہر نکل گیا۔۔ "مگر

اسنے۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرہ سر بھی تپ رہا تھا

مگر دھن سوار تھی پر یہاں تک پہنچنے کی۔۔اور پھر وہ

ڈرائیو کرتا۔۔۔اسکے راستے پر چل نکلا

تانیہ طاہر ناولز

وہ وہاں پہنچا تو بازار وہاں کا ویسا ہی گرم تھا۔۔۔۔

ویسے ہی ولگ ویسا ہی سب کچھ۔۔شام ہو گئ تھی۔۔۔

رات ہونے میں بس کچھ ہی دیر تھی۔۔

www.BestUrduBook.com

وہ گاڑی میں بیٹھا رہا سٹیرنگ پر سر رکھے ایک

آخری بار خود کو کھنگالتی رہا کہ کیا وہ جو بھی کرے گا سب

ٹھیک کرے گا۔۔

اور ہر بار دل اسکی حاکمیت میں آکر کھڑا ہو جاتا کہ ہاں جو وہ کرے گا وہ بلکل ٹھیک ہو گا

گھنگروں کی چھنکار اسکے کانوں میں پڑی اسنے سرخ نظروں سے اس جگہ کو دیکھا جہاں مردوں کی گاڑیوں کی لائین لگی ہوئ تھی۔۔یعنی اب وہ سب کے سامنے ناچ رہی ہو گی۔۔

اسکے دل میں کچھ ہوا تھا وہ گاڑی سے نکلا۔۔۔اور جا کر ۔۔اس کلب میں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا وہ پنک ڈریس میں جو سیمپل تھا۔۔گھنگروں پاؤں میں پہنے۔۔ڈانس کر رہی تھی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھی میکپ میں بھی آنکھیں محسوس ہو رہی تھی وہ ناچتے ہوئے کسی کیطرف نہیں دیکھتی تھی شاید کسی سے۔۔نظریں ملانے کی ہمت نہیں باندھ پا رہی تھی۔۔وہ آنکھیں بند کیے بس جیسے رٹے ٹرائے

سٹیپ کرتی تھی مگر ہر روز جیسے اس میں نئی ادا دیکھتی تھی جس کی وجہ سے۔۔۔سب اسے دیکھنے آ بیٹھتے تھے۔۔پیسہ اسپر وارتے تھے ایک رات اسکے ساتھ گزارنے کو بے تاب ہوتے بے چین ہوتے۔۔۔۔۔

وہ ناچتی رہی دو گھنٹے شہروز نے یہ منظر دیکھا تھا

۔۔۔

وہ پھر رک گئی۔۔بگین بائی نے سب سے پیسے بٹورے ۔۔۔اور وہ سٹیج سے اتر کر بنا کسی کیطرف دیکھے۔۔وہاں سے چلی

گئی اسکے پیچھے آوازیں کسی گئیں تھیں اسے۔۔بہت کچھ کہا گیا تھا جو۔۔سننے والے کے کانوں سے دھوائیں نکال دے۔۔۔۔

کیا وہ ایسی لڑکی۔۔کی محبت میں گرفتار ہوا تھا۔۔۔

وہ خود پھر سے سوچنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

کتنا مشکل تھا یہ فیصلہ۔

وہ اٹھا اور بگین بائی کے پاس آیا

وہ بولا۔۔۔ "ملنا ہے مجھے

بگین بائی مسکرائی "پیسہ

وہ سوال نہیں کرنا چاہتا تھا زیادہ "کتنا

بگین بائی ہنسی۔۔۔۔ "جتنا تو خوشی سے دے۔۔۔

اور آگے چلنے لگی۔۔ اسنے چیک بک نکالی دس لاکھ کی

رقم نکالی اور اسے دے دی۔۔

اب وہ اسکے ساتھ چل رہا تھا

پیسٹی ہے مجھ سے۔۔۔بہت زیادہ۔۔ڈنڈے سے چھیتا ہے

۔۔۔ میں نے اسکو۔۔۔۔ اگر تو مرحم لگا سکے تو لگا

وہ ہنسی "دینا

شہروز کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

وہ زرا غصے سے بولا۔۔۔ "مطلب

ہم ناچے گی نہیں۔۔۔ یہ کوٹھا ہے اسکے باپ کا

گھر نہیں کہنا۔۔ اسے مفت کی روٹیاں ملیں گی۔۔

بند کر دیا یونیورسٹی جانا بھی جب بھی شو کا وقت ہوتا

۔۔بدذات جا کر پڑھنے بیٹھ جاتی۔۔

بس میں نے کہہ دیا نہیں جانا

۔۔ آگے سے زبان چلانے لگی بھانے بنانے لگی کہ ناچنے

گی نہیں میں نے بھی اس کوٹھے پر بڑی لڑکیوں کو ٹھیک

کیا ہے۔۔ ایسی مار ماری۔۔ کہ۔۔ صبح تک آہیں

بھر دی رہی۔۔۔

بگین بائی نام ہے۔۔۔

شہروز بھاگا تھا۔۔ اسکے کمرے کی جانب۔۔۔

اس بگین بائی کو تو وہ بعد میں دیکھتا پہلے پریہان کو دیکھنا ضروری تھا وہ دروازے تک پہنچا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اسنے دروازے کو دھاڑ سے کھولا اور اندر آ گیا۔۔ اندر۔۔۔

اسکے پاس دو لڑکیاں کھڑی رو رہیں تھیں

بہت ظالم ہے یہ بگین بائی۔۔۔ کتنا پیسہ کما کر دیتی ہے تو اسے۔۔۔ پھر بھی تجھے پیپرز نہیں دینے دیتی اور ایک لڑکی اسکی "کیسے جانوروں کیطرح مارا ہے تجھے کمر کے گھیرے گلے پر ہی مرہم لگاتی بولی۔۔

وہ آندھی بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔

سر تکیے پر تھا۔۔ جبکہ بال کسی آبشار کیطرح۔۔۔ تکیے سے نیچے پھر بیڈ سے نیچے تھے

مجھے درد نہیں ہوتا تم دونوں مجھے بلاوجہ مرہم لگانے آتی

پریہان کی آواز آئی۔۔۔وہ اپنی باتوں میں پیچھے کھولے "ہو

دروازے اور بندے کو نہیں دیکھ سکی تھیں

حالات ایسے تھے زندگی میں کوئی بھی طوفان آتا تو وہ۔۔

کوئی تاثر نہ دے پاتی۔۔۔

وہ لڑکیاں اسکی بے حسی پر اور بھی رو دیں

تو زخم تو دیکھ پریہان اکھڑ ہی گیا ہے ماس

دوسری لڑکی نے کہا"

وہ ایکدم اٹھ بیٹھی "کہا نہ درد نہیں ہوتا۔۔۔

سرخ آنکھیں تھیں بال۔۔۔اسکی جھولی میں آ گئے

اسکی نظر شہروز پر گئی۔۔۔۔

وہ بولا۔۔۔ تو پریہان نے "ان سے کہو جائیں یہاں سے آنکھ سے اشارہ کیا۔۔ وہ اسکے پاس مرحم رکھ کر چلیں گئیں۔۔ شہروز نے کمرے کو تالا لگا دیا

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔ اور مرحم ۔۔۔ کو اپنے ہاتھوں پر لگانے لگی۔۔۔

وہ بتانے لگی "کس لیے آئیں ہیں کل تو آپکا نکاح ہے ساتھ پوچھ بھی لیا۔۔۔

شہروز خاموشی سے اسکے نزدیک جانے لگا اسکے ہاتھ سے مرحم "کیوں مارا ہے اسنے تمھیں لیتے ہوئے وہ اسکے بازو کو دیکھنے لگا۔۔ وہ پریہان کے پاس بیٹھ گیا تھا مگر پریہان کی پوزیشن میں تبدیلی نہیں آئی۔۔۔

میں نے ڈانس کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔چوٹ لگی تھی پاؤں میں ایک تو۔۔دوسرا۔۔پیپرز تھے۔۔

اسنے نارملی بتایا"

شہروز کے دل میں جیسے چبھ گیا تھا اسکا

سپاٹ لہجہ۔۔۔۔

وہ بولا۔۔۔وہ اسکی جانب "تمھیں تکلیف نہیں ہو رہی

دیکھنے لگی

پریہان نے صاف انکار کیا۔۔۔۔ "نہیں

اور۔۔شہروز نے کھینچ کر تھپڑ۔۔پریہان کے منہ پر

دے مارا۔۔

پریہان بیڈ کے اس طرف جا گیری

بیڈ کے کنارے پر ایکدم اسکا منہ لگا تھا۔۔لبوں سے

خون کی لکیر پھوٹ نکلی۔۔۔۔

وہ بیڈ شیٹ کو سختی سے تھام گئی۔۔۔

وہ اسکے بال کھینچ کر پوچھنے لگا "اب ہوئی تکلیف

حیران کن تھا پریہان کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے

جبکہ گال پر شہروز کی انگلیاں چھپ گئیں تھیں

پریہان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اس "نہیں

سے اپنے بال نہیں چھڑوائے تھے۔۔۔۔

شہروز نے۔۔۔اسکو سخت نظروں سے پھر سے

دیکھا اور پریہان کے گال پر ایک اور طمانچہ لگا تھا

اب ہوئی تکلیف۔۔

دوسرے گال پر بھی شہروز کی انگلیاں چھپ گئیں

پریہان نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا کیوں اسے

آزمانے وہ آگیا تھا۔۔۔

بھاری پلکیں اٹھیں تھیں۔۔۔

شہروز اسے نفرت سے دیکھنے لگا۔۔

آنکھ سے آنسو نکل اٹھے مگر لبوں سے نہیں "نہیں

۔۔ نہیں ہٹا۔۔۔

شہروز نے اسے دور دھکیل دیا۔۔۔

وہ دھاڑا تھا اسے "کیوں پیچھے پڑ گئی ہو میرے کیوں۔۔۔

جھنجھوڑ دیا۔۔

پریہان کی سسکی نکلی۔۔اسکے دونوں بازوں میں شدید

درد تھا۔۔۔

شہروز کو اسپر ترس نہیں آرہا تھا یہ وہ چاہتا تھا وہ درد کی شدت سے چلائے زور زور سے چلائے تا کہ اسکے اندر کی بے حسی ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

مگر پریہان چلائی نہیں۔۔۔۔۔

سخت نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔ بھلا آپکے وہ سر جھٹک کر بولی۔۔۔ آگے "پیچھے میں کیوں پڑوں گی بڑھ کر ٹشو اٹھایا۔۔۔۔

اور خون صاف کرنے لگی۔۔۔۔

وہ جھنجھلا "تم ڈرامے کرتی ہو بے حسی ثابت کر کے۔۔۔ گیا بخار سے وجود اور بھی تپ گیا۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا "یہ کہنے آئے ہیں

۔۔۔۔

اور پھر سے مرحم اٹھا لیا۔۔۔۔

شہروز چپ رہ گیا۔۔۔

سوچتی ہوں اب ضد چھوڑ دوں۔۔۔جب۔۔قسمت میں یہی سب کچھ ہے تو میں ضد لگا کر۔۔۔کیا وہ لبوں کو دانتوں تلے دباتی اپنے جزبات کا "کروں گی۔۔۔۔

خون کرتی بولی

شہروز "تمھاری قسمت میں یہ سب نہیں ہے

پھر سے اسکے شانے تھام گیا

وہ پھر سے سسکی۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔وہ اسے چھونے کا حق نہیں رکھتا تھا۔۔پر یہان نے اس سے خود کو چھڑوایا۔۔۔۔

اور سر جھکا لیا۔۔۔۔

وہ کوئی بات کسی سے نہیں کرنا چاہتی تھی اور سب کے لیے اسے دل میں نفرت تھی خاص کر سامنے کھڑے شخص کے لیے۔۔۔

شہروز ضبط کرتا اسکے پاس سے اٹھا اور باہر نکل گیا

پریہان نے اسے جاتے دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

وہ بولی " جلنے میں کیا مزہ ہے پروانے جانتے ہیں

اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

کھال سرخ تھی۔۔ درد بے تحاشہ تھا۔۔ اسکا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا مگر وہ بگین بائی تھی وہ انسان نہیں تھی اگر پریہان کے کمرے تک کوئی مرد نہیں آتا تو یہ بگین بائی کا احسان تھا پریہان کی ضد نہیں۔۔۔

تو ٹھیک ہے وہ مار کھا لیتی مگر سب مردوں کے آگے پیش نہیں ہو سکتی تھی پہلے کیا وہ کم گناہگار تھی۔۔۔

اسکے حصے میں تو گناہوں کی ایک تفصیلی فہرست تھی اگر وہ یہ بھی کرنے لگ جاتی تو اپنی موت خود ماری جاتی

تانیہ طاہر ناولز

شہروز باہر نکلا اور بگین بائی کے پاس پہنچ گیا۔۔۔۔

بگین بائی مسکرائی

اس کم بخت نے صیحی سے وقت نہیں دیا تو بتاؤ وہ بولی۔۔ تو "میں ابھی اسکا دماغ درست کرتی ہوں شہروز کا بس نہیں چلا اس عورت کی گردن دبا کر یہیں یہ برائی ختم کر دے۔۔۔

اور اسنے ضبط سے اسے دیکھا

وہ بولا۔۔ "نکاح کرنا چاہتا ہوں میں پریہان سے

تو جیسے بگین بائی سمیت ارد گرد بیٹھیں لڑکیاں عورتیں سب

دنگ رہ گئیں۔۔ایسے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔۔

ایسے جیسے اب ہلنے کی بھی ہمت نہ ہو

سنائی دے رہا ہے یہ بہری ہو گی ہو نکاح کرنا چاہتا

وہ چلایا۔۔۔ "ہوں میں اس سے وہ بھی ابھی اسی وقت

پاگل وہ گیا ہے ایسے ہی منہ اٹھا کر اس سے نکاح کرے

بگین بائی ہوش میں آتی "گا اور میں کرنے دوں گی

سر جھٹک کر بولی

شہروز بولا۔۔ "پھر کیا چاہتی ہو تم

وہ صاف "پیسہ ایک اور ایسی لڑکی جو مجھے کما کر دے بتا گئی شہروز اپنے آپے سے باہر ہو گیا اور اسکی گردن پکڑ لی۔۔

تمھیں پیسہ چاہیے جتنا چاہیے میں دوں گا مگر۔۔۔ ایک اور ایسی لڑکی تمھاری اس گندگی کا حصہ بنے کبھی "نہیں

بگین بائی نے اسے پیچھے دھکیلا۔۔

ہوش کے ناخن لے باؤ۔ تیرے گھر تک یہ خبر میرے بندے تیرے مجھے مارنے کے بعد بھی پہنچا دیں گے ارے یہ کوٹھا نہیں کیچڑ ہے جس میں اتروگے تو کیچڑ تو اچھلے گی۔۔

اور میں جانتی ہوں۔۔ تو جزباتی ہو کر نکاح کر رہا ہے تیرے ماں باپ نہیں جانتے ہوں گے۔۔ اب جا یہاں سے۔۔ پیسہ دے گا۔۔ تبھی ہو گی۔۔ نکاح کی

اجازت اور یہاں سے کہیں نہیں جائے گی

وہ صاف بولیں۔۔ "پر یہان

شہروز "ٹھیک ہے فلحال میں نکاح کرنا چاہتا ہوں

ہار مانتا بولا

بگین بائی بولی تو شہروز نے اسکے ہاتھ "سودا کر کتنا دے گا

میں بلینک چیک رکھ دیا۔۔۔

جس پر بگین بائی نے ہنستے ہوئے۔۔پانچ کروڑ کی رقم لکھی

سب حیران تھے۔۔ شہروز کچھ نہیں بولا۔۔

وہ ہنسی شہروز "جا کر لے نکاح گواہ بن جاؤں گی تیری

الٹے قدموں بھاگا تھا وہاں سے وہ کوئی ٹین ایجرز نہیں

تھا۔۔ مگر وہ اپنے پاگل پن کی آخری حد پر تھا۔۔۔

وہ وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ اس معاملے میں کسی ایک کو بھی انولو نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی وہ خود مولوی صحاب کو لے آیا جو یہاں آنے کو تیار نہیں تھے بمشکل انھیں بھی پیسے دے کر۔۔وہ پریہان کے کمرے تک پہنچا۔۔۔اور اسنے دروازہ کھولا۔۔۔کوٹھے کی ایک ایک عورت یہ تماشہ حیران کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آج سے پہلے تو یہاں کوئ دیوانہ نہیں آیا تھا۔۔۔کوئ ایسا شخص جو۔۔کسی طوائف کو عزت دے۔۔سب پریہان کے کمرے کی جانب دیکھ رہیں تھیں مولوی صاحب ایک طرف کھڑے تھے۔۔کچھ مرد بگین بائ نے۔۔۔۔بولا لیے تھے۔۔۔۔

شہروز نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکے سر پر دوپٹہ ڈالا۔۔پریہان اسکی جانب دیکھنے لگی

۔۔۔۔

وہ باہر شور رش محسوس کر کے "یہ سب کیا ہے شہروز سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمھاری بات پوری کر رہا ہوں۔۔۔یہیں اسی کوٹھے پر تمھیں وہ بولا۔۔۔۔آنکھوں میں "اپنے نکاح میں لے رہا ہوں اسکے لیے۔۔۔ابلتی محبت تھی۔۔۔۔

پریہان ایکدم اکھڑ گئی۔۔۔ "کیا بکواس ہے یہ

شہروز نے دوبارہ اسکے سر پر دوپٹہ ڈالا جسے پریہان نے اتار دیا۔۔اور شہروز نے ہار مان لی۔۔۔اسنے مولوی کو اندر بلایا۔۔پریہان کی حالت ایسی تھی جیسے اسکے وجود پر چونٹیاں رینگ گئی ہوں۔۔۔۔نکاح ایک بار پھر۔۔۔

سے۔۔۔

وہ موت محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اٹھ گئ

شہروز نے مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا کہا۔۔۔

اور مولوی بنا کسی کی طرف دیکھے نکاح کی کروائی شروع کرنے لگا۔۔۔۔۔

"یہ سب نہیں ہوگا۔۔ میں کوئ نکاح نہیں کروں گی

وہ بولی غصے نفرت سے۔۔۔۔۔

مولوی نے پریہان کی جانب دیکھا

"آپکو قبول ہے

بلکل نہیں کسی صورت نہیں۔۔ ایک طوائف کسی کے نکاح میں نہیں جاتی اور مجھے یہ سب تماشہ بلکل قبول نہیں" پریہان چلائ تھی۔۔۔۔۔

خوف سے اسکا وجود کانپ اٹھا تھا ایک بار پھر سے نکاح اور۔۔ہر مرد ویسے بھی چاہتا کیا ہے اپنی خواہش پوری کر کے۔۔۔وہ بھی آگے اسے کسی کو بیچ دے گا۔۔ وہ مر جائے گی۔۔

یہ سب نہیں برداشت کر سکتی مزید۔۔۔

پریہان کے چلانے پر بگین بائی اور کچھ اور عورتیں اندر آ گئیں

اے تو خوش قسمت ہے یہاں آ کر۔۔ تجھ سے کوئی نکاح کرنا چاہتا ہے نکاح کر لے بگین بائی بولی۔۔

میری چمڑی میرے تن سے جدا کر دو میں آف بھی نہیں کہوں گی مگر دوبارہ یہ مت کہنا کہ وہ بگین بائی کو اپنی سرخ نظروں سے دیکھتی بولی 'نکاح کر لوں

بگین بائی نے شہروز کیطرف دیکھا۔۔۔

وہ بولا۔۔ "پریہان

پریہان جیسے کچھ سننے کے لیے تیار "شیٹ آپ۔۔

نہیں تھی۔۔وہاں سناٹا چاہ گیا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچتی اپنے "مجھے کسی کے نکاح میں نہیں جانا

جزبات۔۔۔کو قابو میں کرتی۔۔بولی۔۔۔

شہروز نے بگین بائ کیطرف دیکھا۔۔

اسے مناؤ ایک اور بلینک چیک تمھارے حوالے کر دوں گا

وہ بولا۔۔پریہان نے تڑپ کر "مگر مار نامت

اسکیطرف دیکھا۔۔۔

شہروز اب کے سکون سے بیٹھ گیا۔۔جبکہ۔۔۔

بگین بائ تولالچ سے پریہان کیطرف بڑھیں

وہ زبردستی کرنے لگی "چل بیٹھ کر نکاح

مولوی بولا۔۔۔ "لڑکی کی مرضی کے بنا نکاح نہیں ہو گا

شہروز نے کہا۔۔۔لہجہ سرد "آپ چپ رہیں

تھا۔۔۔

جبکہ پریہان نے صاف انکار پھر سے کر دیا۔۔۔

"میں تجھے جان سے مار دوں گی

وہ بلکل سیدھی ہو گئ۔۔۔ "مار دو

"تجھے ایسے پیٹوں کے آگے والوں کی۔۔۔۔موت مانگے گی

بگین بائ نے۔۔۔غصے سے کہا اس وقت پیسوں کا لالچ

اس سے کچھ بھی کرا سکتا تھا۔۔۔۔

وہ پھر سے ویسے ہی "کہیں بھی ڈال دو نکاح نہیں کروں گی

بولی۔۔۔۔۔

شہروز اسکیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

بگین بائ کے پاس جیسے اور بھی پینترے تھے۔ "اچھا

اسنے۔۔۔ایک عورت کو اشارہ کیا۔۔اور وہ وہاں سے چلی گئ۔۔۔

کچھ دیر بیچ میں بحث چلتی رہی۔۔۔۔۔

اور پھر ایک بچی۔۔۔خوف سے کانپتی۔۔چیختی ہوئ کھینچ کر اندر لائ گئ۔۔۔

شہروز ایکدم اٹھا مولوی بھی کھڑا ہو گیا۔۔

پریہان کا دم سا نکلا۔۔

اگر تو نے نکاح نہ کیا تو اسے اکرم چوہدری کے پاس بھیج وہ خباثت سے ہنسی پریہان کچھ کہہ نہ "دوں گی سکی۔۔۔۔۔

وہ بچی پریہان کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔ "آپی

اور پریہان کو ایسا محسوس ہوا اسے زبح کیا جا رہا ہے

۔۔۔اور اسکی تکلیف پر قہقہے لگ رہے ہیں اسنے

سرخ نظروں سے بگین بائ کو دیکھا۔۔۔

میرے پاس تیری اداوں کے وقت نہیں نکاح کر

۔۔۔۔"

وہ بولی پریہان جب بھی کچھ نہ بولی۔۔۔

تو بگین بائ نے اس بچی کو پھینکا جا اسے دے آ اکرم کو۔۔

ویسے بھی اسے شوق ہے

وہ "نہیں نہیں ایسا مت کرنا میں کر رہی ہوں نکاح

تڑپ کر بولی اس وقت شہروز شرمندگی کی

انتہا پر تھا مگر وہ۔۔

اس لیے خاموش تھا کیونکہ اسے۔۔۔پریہان کو

آزاد کرانا تھا

مولوی تو حونک تھا "بیٹا آپ دلی طور پر آمادہ ہیں اس نکاح پر۔۔

پریہان نے سر ہلا دیا۔۔اور یوں شورز بردستی ان دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔

نکاح ہوتے ہی۔۔ شہروز ایک منٹ بھی وہاں نہیں ٹھہرا۔۔اسنے پریہان کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

یہ یہ کہاں لے جا رہا ہے اسکو۔۔ایسا تو سودا بگین بائی نے کلس کر شہروز کو دیکھا "نہیں ہوا تھا

کبھی میں ساری مروت بھول جاؤں اپنی اوقات میں رہو اور یاد رکھنا بہت جلد تمھارے وہ سر سراتے "اس دھندے کو۔۔۔ بھسم کر دوں گا لہجے میں بولتا پتھر بنی پریہان کو وہاں سے گھسیٹ کر لے جانے لگا۔۔۔

بگین بائ "یوں نہیں ہو گا پریہان کہیں نہیں جائے گی

نے اس دھوکے بازی پر پریہان کا ہاتھ پکڑا۔۔اسکے

زخم میں انگلیاں گاڑ دیں۔۔۔۔۔

مگر پریہان کو تکلیف محسوس نہیں ہوئ۔۔شہروز

البتہ تڑپا تھا اسنے بگین بائ کے منہ پر کھینچ کر

طمانچہ مار دیا۔۔۔

میری بیوی کو تکلیف دینے کے بارے میں مزید

وہ دھاڑا۔"سوچنا بھی مت

چاروطرف سناٹا چاہ گیا۔۔

جو سو رہے تھے۔۔وہ بھی اٹھ اٹھ کر آ گئے۔۔

ایک کوٹھے پر سے طوائف کو لے جانے والا۔۔۔۔وہ بھی

عزت کے ساتھ کوئ ایک ہی پیدا ہوا تھا شاید

نگین بائی تو چونک تھی جبکہ شہروز پریہان کو وہاں سے گھسیٹ کر لے گیا۔۔۔۔۔

تم دونوں کی زندگی جہنم نہ کر دی۔۔۔ تو نام نگین بائی نہیں

۔۔۔۔

جب تک اس طمانچے کا بدلہ نہیں لے لوں گی۔۔۔

وہ بولی۔۔اور اپنے "نگین بائی خاموش نہیں بیٹھے گی

تخت پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

البتہ راستے کو ایسے گھور رہی تھی جیسے۔۔وہاں ابھی شہروز اور پریہان دوبارہ نمودار ہوں گے۔

www.BestUrduBook.com

شہروز نے اسے احتیاط سے گاڑی میں بیٹھایا۔

وہ اسے کہاں لے کر جائے گا نکاح کر لیا تھا وہ اسکی بیوی تھی پہلے اسنے سوچا تھا کہ وہ۔۔ اسے وہیں رہنے دے گا مگر نہیں یہ مناسب نہیں تھا نہ اسکی غیرت نے گوارہ کیا کہ وہ اپنی بیوی کو وہاں چھوڑے۔۔۔

وہ پریہان کو لیے ایک ہوٹل میں آ گیا۔۔۔۔

فلحال اسکے پاس کوئی اور جگہ نہیں تھی۔۔

اسنے پریہان کے منہ کو چھپانے کے لیے اسکی جانب ماسک بڑھایا۔۔

پریہان نے کوئی ماسک نہیں پکڑا۔۔۔۔

شہروز نے زور دیا "پہن لو اسے

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

وہ تلخی سے پوچھنے لگی۔۔۔ "کس سے چھپانا چاہتے ہو۔۔۔

وہ بولا۔۔۔ "فلحال پہن لو نہیں چھپا رہا تمھیں کسی سے میں تو ایسے ہی لے کر چلو اپنے ساتھ۔۔۔ وہ بولی۔۔ شہروز نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں طنزیہ مسکراہٹ تھی

وہ بھی ضد پر تار آیا تھا۔۔ "اترو پریہان نہیں اتری تو اسے خود ہی اسے باہر نکالنا پڑا اور وہ۔۔ یوں ہی اسکا ہاتھ پکڑے اسے لیے ہوٹل میں آیا اپنا نکاح نامہ دیکھایا۔۔۔ اور ان سے روم کی کیز لی۔۔ لوگ اسے حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے پریہان مشہور طوائف زادی تھی اسے کون نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ سرخ چہرہ لیے۔۔ اسے کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔۔اور شہروز نے کارڈ لگا

کر دروازہ بند کیا کہ۔۔۔پریہان وہاں سے نہ بھاگے

۔۔۔۔

اور خود صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

بخار سے پیشانی انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا آنکھیں بند کر گیا

جیسے ہمت ختم ہو گئی ہو۔۔۔

پریہان۔۔نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

وہ اسکیطرف دیکھتی رہی۔۔۔

شہروز نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں۔۔۔

سرخ نظروں سے اسے دیکھا

رشتہ بدل گیا تھا اب وہ اسکے اوپر مکمل اختیار رکھتا تھا اسنے سوچا نہیں تھا منشا سے پہلے اسکی بیوی پریہان بنے گی۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھایا۔ "کم ہیئر

پریہان کا دل کیا وہ اسی ہاتھ کو آگ لگا دے۔۔۔۔

میں لعنت بھیجتی ہوں اس حق پر جس سے مجھے بولا وہ چلائی۔۔۔ "رہے ہیں۔۔۔

تمھارا پرو بلم کیا ہے تم نے کہا نکاح کر لو تب مان جاؤ گی وہ "اب تم مجھے ماننے کے بجائے مجھ سے الجھ رہی ہو نقاہت سے بولا تھا۔۔

میں طوائف ہوں۔۔ تھی اور رہوں گی مجھے کسی کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی۔۔۔۔ اور میں کسی کے نکاح میں

"نہیں ہوں۔۔۔۔ہاں رکھ لو یوں ہی نکاح نہیں مانتی میں

وہ بیڈ پر بیٹھتی بے چینی سے پہلو بدلتی بولی۔۔

شہروز بالوں میں ہاتھ "نکاح سے کیا پرو بلم ہے تمھیں

پھیرتا پیشانی پر بل ڈالے مدھم آواز میں بولا رہا تھا

جبکہ پریہان چلا رہی تھی۔۔۔

پریہان نے کھا جانے والی نظروں سے اسکیطرف

دیکھا۔۔۔۔

کل نکاح ہے آپکا۔۔ایک اور نکاح کریں گے کل۔۔۔۔کیا ہو

گیا نکاح ہو گیا۔۔یہ چھوارے جتنی مرضی کھا لو

وہ طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔۔"

شہروز کے لب مدھم مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔

وہ "میری پہلی بیوی تم ہو۔۔۔اور میری محبت بھی

گھیرے لہجے میں اسکی صورت دیکھتا بولا۔۔۔

شیٹ آپ شیٹ آپ۔۔۔۔مجھے کسی کی بیوی نہیں

وہ غصے کی "بننا۔۔۔مجھے دوبارہ بیوی مت کہیے گا۔۔

شدت سے۔۔ساری بیڈ شیٹ خراب کر

چکی تھی۔۔

تمھارے ہاتھوں پر چوٹ لگی ہے۔۔۔تم کیوں پاگل ہو رہی ہو

شہروز اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔ "۔۔۔۔

وہ اسکا "نہیں ہے مجھے پروا ان زخموں کی۔۔طلاق دیں مجھے

گریبان جکڑتی بولی۔۔۔

شہروز حالانکہ بخار سے پھونک رہا تھا اپنے غصے

میں وہ بلکل نہیں اسکے تپتے وجود کو محسوس کر سکی

۔۔۔۔

وہ اپنی ضد پر تھی۔۔۔۔

شہروز مسکرا دیا۔۔

محبت میں طلاق کا ذکر حرام سمجھا جاتا ہے

اسنے اپنی تپتی انگلی سے اسکے گال پر اپنے تھپڑ کا نشاں "

ٹریڈ کیا پر یہان نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

بکواس کیوں کر رہے ہیں

یہ کیا محبت نکاح۔۔ یہ سب حلال اور جائز

جزبے میرے لیے نہیں ہیں طوائف ہوں میں

وہ غصے سے بھڑکی۔۔۔ "بھولیے مت

فلحال تو تم میری بیوی ہو اور یہ بار بار طوائف کا لفظ

"استعمال کر کے تم مجھے تکلیف دے رہی ہو

اسنے نفرت "اتنے ہی میرے سگے ہیں آپ۔

سے اسکو دیکھا۔۔۔

ہاں تمھارا سگا بس میں ہوں اور یہ میں ثابت کر

وہ مسکرایا۔۔ "دوں گا

اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ بیٹھنے کی ہمت ختم ہو گئ تو بیڈ پر لیٹ گیا

ایسے کہ۔۔ٹانگیں نیچے لٹکی ہوئیں تھیں

پریہان کو شدت سے نفرت محسوس ہو رہی تھی

اس سے۔۔

دروازے کی طرف قدم اٹھائے اور زور زور سے

دروازہ کھولنے کی کوشش کی

تم کیوں محنت کر رہی ہو۔۔خود پر ترس کھاؤ لیٹ جاؤ

"۔۔۔سو کر ریلکس ہو جاؤ گی

پریہان نے واس اٹھا کر زمین پر دے مارا۔۔۔۔۔۔

وہ اتنا نارمل نہیں ہو سکتا اسے سمجھ کیوں نہیں آ رہی تھی

اسنے طوائف سے شادی کی تھی

۔۔

وہ۔۔ "پریہان اتنی مہنگی کیوں ہو تم میرے لیے

غنودگی میں بولا۔۔۔

میں جان سے مار دوں گی۔۔۔اس طرح میں

وہ پھنکاری "سے بات کی تو

اوکے جان سے مت چلی جانا پلیز اب شور

وہ بولا اور تھوڑا اوپر ہو "مت کرنا میرا سر پھٹ رہا ہے

کر جسے وجتا ستار دیا اور تکیے کو بانہوں میں سمیٹ کر

آنکھیں بند کر لیں

وہ چلائی اور اسے "کیوں اتنے سکون میں ہیں آپ

جھنجھوڑ دیا

شہروز ایکدم اٹھا تھا بخار "کیونکہ میں خوش ہوں

سے وہ۔۔بے حال ہو رہا تھا

کس قدر گھٹیا خوشی ہے آپکی۔۔۔طوائف سے شادی کر کے کون خوش ہوتا ہے معاشرے میں اٹھا وہ بولی۔۔۔ "نہیں سکتے ہے سر۔۔۔۔

میری فکر نہ کروں جب گھر کا بڑا اور سمجھدار بیٹا۔۔۔محبت میں دیوانہ ہو کر۔۔۔یہ سب کر سکتا ہے وہ آگے بھی بہت کچھ کر سکتا ہے۔۔اب فلحال تم وہ پھر سے بولا۔۔۔۔"اپنا منہ بند کو لو پلیز

پریہان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی ایسی کون سی بات کہے جس سے وہ اسے طلاق دے کر۔۔دوبارہ وہیں پھینک آئے ۔۔۔۔

وہ یوں ہی کھڑی اسے گھورتی رہی۔۔۔

اور پھر دماغ میں ایک ترکیب آسمائی

اسنے شہروز کو پھر سے جھنجھوڑ دیا۔۔۔۔

وہ پھر سے ایکدم اپنی سرخ آنکھوں کو بمشکل کھول سکا

اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

وہ بولی "نکاح نہیں کرنے دوں گی میں۔۔۔ کسی اور سے آپکو

شہروز کے ماتھے پر ایکدم بل ڈلے

وہ نقاہت سے بولا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو "پریہان

تھم جاو کچھ دیر

اس غصے کو۔۔ شانت کر لو۔۔۔

مگر دوسری طرف پریہان ہر ممکن طریقے

سے اسے تکلیف دینا چاہتی تھی۔۔۔

کیوں اب کیا ہوا شہروز صاحب۔۔۔ ایک

خاندانی بیوی تو آپ جیسے لوگوں کا رکھنا فرض ہے نہ

۔۔۔۔جب محبت کا دورہ مجھ سے پڑا ہے تو نکاح میں کسی اور کو کیسے لے سکتے ہیں بتائیں۔۔ میں یہ سمجھو ۔۔۔کہ یہ سب ڈھکوسلہ ہے ڈرامے بازی ہے۔۔۔۔۔ نفرت محسوس ہوتی ہے ایسے منافق مردوں۔۔

وہ بولا گویا بات ہی ختم کر دی۔۔ "نہیں کروں گا

پریہان ایکدم دور ہوئی تھی۔۔ "ج۔۔ جھوٹ

وہ بولا اور تکیہ منہ پر رکھ "کل ساتھ چل کر دیکھ لینا لیا۔۔

پریہان۔۔۔نے زچ ہو کر اسکیطرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ چیزیں ادھر ادھر پھینکتی اسکا مزید نقصان کر رہی تھی مگر وہ اب نہیں اٹھا تھا۔۔

پریہان کا بس نہیں چلا اس آدمی کو آگ لگا دے

۔۔۔۔

بلکہ دنیا کے ہر مرد کو۔۔۔۔

یہ تیرا مرد تھا اسکی زندگی میں۔۔۔۔

اور یہ بھی اسکے باپ اور پہلے شوہر جیسا ہی تھا

بہت جلد ڈرامہ ختم ہو جانا تھا۔۔۔اور ایک بار

وہ پھر اس کوٹھے پر جا بیٹھتی

شہروز کا بخار اترنے کے بجائے مزید چڑھ گیا

تھا پریہان بیڈ پر نہیں لیٹی تھی اس سے دور

صوفے پر سو گئی تھی۔۔وہ جب اٹھی تو بھوک کی شدت

محسوس ہوئی۔۔جبکہ پیچھلی باتیں یاد آئیں تو ایک بار

پھر غصہ آنے لگا

اسکے پاس اب ایسے جزبے نہیں تھے کے وہ کسی کے

ساتھ کوئی رشتہ بنا سکتی سارے جزبے سرد

پڑ چکے تھے اب پیچھے صرف نفرت رہ گئی تھی جو وہ

دنیا کے ہر مرد سے کرتی تھی اور شہروز تو سر

فہرست تھا اسکی ہر ممکن طریقے سے وہ اسے تکلیف دے کر۔۔۔۔اس سے طلاق لے گی دماغ نے یہ بات سوچ لی تھی وہ فریش ہوئی اور باہر آئی تو اب بھی وہ ویسے ہی پڑا تھا۔۔۔

پریہان اسکے پاس پہنچی اور اسکے منہ پر سے تکیہ کھینچا۔۔۔۔تو سرخ مگر خوبصورت چہرہ دیکھ کر وہ چند پل رک گئی وہ بلاشبہ بہت خوبصورت مرد تھا۔۔۔۔

مگر اسے اسکی تعریفیں نہیں کرنی تھی

وہ تو اس سے شدید نفرت کرتی تھی اسنے اسکو ہاتھ لگانا چاہا تو نگاہ اپنی چوٹ پر چلی گئی۔۔۔

خون جم گیا تھا۔۔اور پانی سے اسنے دھو لیا تھا۔۔۔

اسے ان زخموں کی پرواہ نہیں تھی روح پر روز زخم لگتا تھا وہ کون سا کوئی دیکھنے آتا تھا جو وہ یہ پرواہ کرتی ہے اسکے ہاتھ پر اب تک کوئی پٹی نہیں بندھی اسنے شہروز کو جھنجھوڑ دیا۔۔۔

اچھے سے شہروز نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا پریہان کو محسوس ہو گیا اسے بخار ہے جس کی وجہ سے وہ ایسے ہوا ہوا ہے مگر اسے پرواہ نہیں تھی

وہ بھی ڈانس کر کر کے بخار میں مبتلہ ہو جاتی تھی تب کون آتا تھا پھر بھی اسے اپنا وجود گھسیٹ کر ایک بار پھر ڈانس کرنا پڑتا تھا۔۔۔ بھلے وہ بے ہوش ہو یہ نہیں بھلے زخم اسکو زندہ چھوڑیں یہ نہیں۔۔۔ بگین بائی نے اسکے اندر زہر بھر دیے تھے۔۔ اسکو اتنا سخت کر دیا تھا کہ اخلاق نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی۔۔۔

شہروز نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں

کیا پرو بلم ہے آپکے ساتھ مجھے بھوک لگ رہی ہے

وہ بولی لہجہ سخت تھا کڑوا تھا۔۔ "کچھ آرڈر کریں

شہروز اس بخار میں بھی مسکرایا۔۔۔

وہ زرا ہمت کر کے بولا "پیار سے بھی کہہ سکتی ہو

حالانکہ ہمت تھی نہیں۔۔۔

وہ کھانے کو دوڑی۔۔۔ "کونا پیار

وہ بولا۔۔۔ "اوکے ریلکس۔۔۔ کیا تم مجھے پانی دے سکتی ہو

کہ گلا سوکھ رہا تھا۔۔

اسنے منہ ہی موڑ لیا۔۔ "نہیں خود اٹھ کر پئیں

شہروز اسے یوں ہی دیکھتا رہا۔۔۔

وہ "میں تمھارا ٹیچر بھی رہا ہوں یہ ہی لحاظ کر لیا کرو

بولا۔۔۔

ہمم آپ نے تو مجھے طوائف ہی سمجھا تھا مجھے کون سا "سٹوڈنٹ کی حیثیت دی تھی۔۔ آپ۔۔۔

ایکدم ہاتھ کھینچنے پر وہ۔۔ سیدھا شہریار پر جا گیری

۔۔۔۔

طوائف کہنا ضروری ہے۔۔ کیوں کوشش کر رہی ہو کہ مجھے تکلیف دو۔۔ دیکھو کتنا بخار ہے مجھے بیویاں اس بات پر پریشان ہو جاتی ہے کہ نا جانے انکے شوہر کو کیا ہو وہ بولا تو گرم سانسیں "گیا ایک تم ہو۔۔ بے حس پریہان کے چہرے پر پڑنے لگیں۔۔

اسنے اٹھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔۔۔۔

میری طرف سے جہنم میں جائیں۔۔ شوہر۔۔۔ شوہر۔۔۔ ایک شوہر۔۔۔ بیوی کو بیچتا نہیں اور میں کہتی ہوں گدھی ہیں وہ عورتیں جو شوہر کو کچھ ہونے پر ہلکان ہوتی ہیں

۔۔۔۔

جب آخر میں بچ ہی۔۔۔۔ آپکا اپنا آپ جاتا

وہ جیسے چیخ رہی تھی شہروز اسے سن "ہے تو کیا شوہر

رہا تھا۔۔۔۔

تم ایک دلچسپ کتاب ہو۔۔ میں تمھیں روز تفصیل

وہ اسکے چہرے کے "سے پڑھنا چاہتا ہوں

نقوش دیکھتا خمار زدہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

پریہان نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

جس دن مجھے موقع ملا میں چلی جاؤں گی پھر آرام

وہ "سے اپنی محبت کے جنازے پر۔۔۔ بیٹھ جائے گا

نفرت سے بولی۔۔۔

شہروز مسکرا دیا۔۔۔

جنازے معشوق کے اٹھتے ہیں محبوب تو لمبی زندگی لکھوا کر

وہ جھکا اور پتتا ہوا لمس اسکے بال پر چھوڑا "لاتے ہیں

۔۔ جس کے لیے کافی دیر سے بے چین ہو رہا تھا۔۔

پریہان نے زور سے اسکو جھٹکا۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر اسکیطرف دیکھنے لگی۔ "شہروز

وہ لودیتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔ "پریہان

وہ چلائی اور شہروز دور ہو گیا۔۔ "دور ہٹیں مجھ سے

کاش وہ بلکل ٹھیک ہوتا تو شاید اسکے لیے پریہان کو

سنبھالنا مشکل نہ ہوتا۔۔۔

پریہان۔۔۔نے اسکی جانب دیکھا جو مسکرا رہا تھا

۔۔۔

وہ بولی لبوں پر پریہان کے مسکان تھی "نکاح ہے کہ آج آپکا

شہروز نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اس لڑکی سے کسی

قسم کی نرمی کی امید نہیں تھی تبھی اسنے اپنی طبعیت کو خود ہی

سنبھالا۔۔۔

وہ بول گیا۔۔۔۔ "ہاں ہے

اچھی بات ہے۔۔۔ تو کب جائیں گے دولہے

وہ طنزیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی "صاحب

۔۔۔

وہ بولا۔۔ "تم کہو تو تمھارے پاس سے ہلوں بھی نہیں

لہجے میں شرارت سے بولا۔۔

اور میں آپکو کیوں بولوں گی مجھے قید کرنے کی ضرورت

وہ اب بگڑ کر بولی۔۔۔ "نہیں ہے۔۔۔ کارڈ دیں مجھے

آف اسنے تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ اتنی نخریلی

لڑکی پر اسکا دل آئے گا۔۔۔۔ منشا تو کہیں سے بھی۔۔۔

نخریلی نہیں تھی ہاں بعض اوقات غصہ کر لیتی تھی

مگر پریہان پر بد تہذیبی کے رکارڈ ٹوٹتے تھے۔۔ مگر

دل جس پر آجائے تو بس دل کی سنی جاتی ہے

اسنے کارڈ نکالا آگے "اوکے ایک شرط پر یہ کارڈ تمھارا

کرتا اور پریہان جھپٹتی کہ لبوں میں دبالیا۔۔

پریہان دور ہٹ گئ۔۔

وہ ہنس دیا۔۔ وہ شاید کچھ اور سمجھی تھی غصے اور

نفرت سے اسے گھور رہی تھی۔۔ جبکہ شہروز کی فلحال

اس سے ایسی کوئ ڈیمانڈ نہیں تھی۔۔۔

تم میرے ساتھ ناشتہ کرو گی ایک اچھی لڑکی کیطرح اور

۔۔۔ مجھے دوائ دو گی اچھی بیوی کیطرح۔۔۔۔ پھر تم مجھے یہ

بتاؤ گی تم کہاں جانا چاہتی ہو۔۔ ایک فرمابردار

بیوی کیطرح۔۔۔۔

پھر میں تمھیں یہ کارڈ دے دوں گا۔۔

وہ بگڑی "اور میں آپکا قتل کر دو گی ایک قاتل کیطرح

شہروز کو بلکل اسی بمباری کا یقین تھا۔۔۔

یار میں پریشان ہوں گا تم دوبارہ اس کوٹھے پر چلی گئ تو وہ

وہ فکر مندی سے بولا۔۔ "تمھیں نقصان پہنچائے گی

اسنے یقین دلانا چاہا پھر کہاں "نہیں جاؤں گی وہاں

"جانا ہے

وہ ناگورای سے بول کر اٹھ گئ۔۔۔ "کہیں نہیں

شہروز اسپر پابندیاں نہیں لگانا چاہتا تھا مگر وہ

انسکیورٹی فیل کر رہا تھا۔۔وہ ایسے۔۔۔کیسے۔۔۔

اسے اجازت دے دیتا۔۔۔

جبکہ بگین کا اسے اندازا تھا وہ کوئی نہ کوئی کام ایسا کرے گی۔۔۔۔۔

شہروز

یہ بھی جانتا تھا وہ ہزاروں پابندیوں میں سے نکلی ہے۔۔۔پھر بھی۔۔۔وہ بول گیا تھا

وہ ہار کر اسکیطرف کارڈ بڑھا گیا۔۔ "اوکے لے لو

وہ منہ بنائے بولی۔۔۔ "اب بھی کیوں دیا

پریہان تم اب میری بیوی ہو تمھیں اپنا خیال میرے لیے رکھنا ہے اور تم جانتی ہو بگین اچھی عورت نہیں"

بہت سالوں سے اسکے ساتھ تھی میں جانتی ہوں

پریہان نے سر جھٹکا "وہ کب کیا کرے گی۔۔۔

شہروز اٹھا۔۔۔ "اتنا جانتی ہوتی تو وہاں نہیں ہوتی

پریہان نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

جی میں تو آیا بہت کچھ سنا دے مگر زبان پر لفظ نہیں آ

پائے۔۔۔

کارڈ اسکے ہاتھ سے چھین کر وہ بیٹھ گئ۔۔

"پہلے ناشتہ کریں گے اوکے

وہ چیخی۔۔ "یہ مجھ سے ایسے بات مت کریں

وہ صوفے پر بیٹھی تھی شہروز "یار تم چیختی کیوں ہو اتنا

سامنے کھڑا تھا اتنی سی تھی اور غصے سے کیسے بھری

رہتی تھی اسکا چہرہ پکڑ کر بولا۔۔۔

پریہان نے ہاتھ جھٹک دیے۔۔

شہروز مسکرا دیا اور اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے "آف

چلا گیا۔۔ پریہان کے لیے یہ سب ناگوار تھا وہ

کبھی ان چیزوں کی عادی نہیں تھی اور ایک مرد کیسے

۔۔اتنا اچھا ہو سکتا ہے۔۔کبھی نہیں ہو سکتا۔۔ایک دن
یہ شخص یہ اسے چھوڑ دے گا۔۔۔۔

وہ کارڈ کو گھورتی رہی یہاں تک کے شہروز واپس آ گیا

۔۔

منہ ہاتھ دھو کر فریش محسوس کر رہا تھا اسنے
ناشتہ آرڈر کر دیا تھا ناشتہ بھی آ گیا۔۔

پریہان خاموشی سے ناشتہ کیے جا رہی تھی بنا
اسکیطرف دیکھے جبکہ وہ بیٹھا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔

پریہان نے۔۔بلآخر نوالہ پلیٹ میں پٹخ دیا۔۔اسکے
ہاتھ اور غصے کے سبب پلیٹ میں چمچوں اور کانچ کے
برتنوں سے ارتعاش پیدا ہوا۔۔۔۔

شہروز نے نگاہ پھیر لی البتہ مزہ بھی آیا تھا۔۔۔۔

وہ "مجھے یہاں سے بھاگنے میں وقت نہیں لگے گا دھمکی دینے لگی

وہ تو ہار مانے بیٹھا تھا۔۔۔ "ایم سوری

پریہان نے احسان کیا اور۔۔ دوبارہ کھانے لگی۔۔۔۔

وہ کھا کر اٹھ گئی۔۔ جبکہ شہروز نے بھی کھا لیا تھوڑا بہت مگر اسے سب سے پہلے اپنا بخار اتارنا تھا ۔۔ تبھی اسنے دوائی لی اور وقت دیکھا۔۔ اسے گھر جانا چاہیے تھے تبھی وہ۔۔ پریہان کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا وہ جیسے ہی آئی وہ مسکرا دیا۔۔

تم یہاں ویٹ کرنا میرا میں شام تک آجاؤ گا وہ اسے بتا رہا تھا جبکہ بتاتے "اور نکاح نہیں کروں گا ہوئے اسکے کافی نزدیک آگیا تھا۔۔ پریہان ناگواری سے پیچھے قدم لے گئی بولی کچھ نہیں۔۔۔

وہ "پلیز پریہان یہاں سے کہیں مت بھاگنا

اسکے ہاتھ پکڑ تا بولا۔۔ کہ اسکے زخم پر نگاہ گئ۔۔۔۔

اسنے اپنی بات پر دانت "کہیں نہیں جارہی میں

بھینچ کر زور دیا۔۔

وہ بولا۔۔ "اوکے آئی بلیو یو

وہ بولا جبکہ پریہان نے "تمھیں بینڈیج کرنی چاہیے

سر جھٹکا

جب میں کر رہی تھی تب شاید آپ نے کرنے

نہیں دی اب اسکی پرواہ نہ کریں اپنے نکاح کو

وہ ہاتھ کھینچتی بولی "سنبھالیں جا کر

وہ اسکی انکھوں میں "تب تم میری بیوی نہیں تھی

آنکھیں ڈال کر بولا۔۔۔۔

جبکہ پریہان کو اسکی آنکھوں میں جو شش مارتا محبت کا سمندر بلکل متاثر نہیں کر سکا وہ یوں ہی کھڑی رہی تھی

شہروز گھیری سانس بھر کر وہاں سے اسے ایک نظر مسکرا کر دیکھ کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ پریہان نے غصے سے۔۔ پھر سے واس اٹھا کر زمین پر دے مارا۔۔

آنکھوں ”میری قسمت صرف مجھے مارنا چاہتی ہے میں بڑے بڑے آنسو لیے وہ اشتعال میں تھی۔۔۔

شہروز واپس لوٹا تو گھر سج چکا تھا ایک پل کو شرمندگی ہوئی۔۔۔

محبت کے پنجے بھی ہمیشہ غلط وقت پر دل میں گڑتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اندر آ گیا۔۔بخار کی حرارت دوائی لینے سے کم ہوئی تھی اسکی جانب سب نے دیکھا۔۔اور اسے جیسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔۔۔

کیسے ہو تم ساری رات کہاں تھے یہ کون سا طریقہ ہے بھلا شہروز گھر سے غائب

اسکی ماں فکرمندی سے بولی "ہونے کا

وہ ان کے ہاتھ تھام کر "مجھے آپ سے بات کرنی ہے کہنے لگا۔۔۔

وہ بولیں تو وہ بیٹھ "اچھا تم ناشتہ کرو پہلے سکون سے گیا وہ بات کرنا چاہتا تھا مگر وقت ہی نہیں بن پایا۔۔

مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا انھیں کبھی کوئی بولا لیتا تو کبھی کوئی اور اسطرح تو پھر شہروز نے ناشتہ بھی چھوڑ دیا چیئر کر کمرے میں چلا گیا جب اسکے بولا لینے پر بھی انھیں وقت نہیں ملا تو

۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیسے کرے یہ بات کیا وہ یہ بتائے کہ وہ طوائف تھی۔۔

مگر اب تو نہیں ہے اب وہ اسکی بیوی ہے۔۔

اور۔۔۔اسے اپنی ہی دلیل بہت بھوکس سی لگی۔۔

کوئی وزن نہیں تھا اسکی اپنی ہی بات میں۔۔۔

دوائی کہ غنودگی نا جانے اپور کیسے چڑھ گئی۔۔۔

کہ جب اسکی ماں وہاں اسکے کمرے میں بات کرنے آئیں تب تک وہ سوچکا تھا انھوں نے بھی اسکا

خیال کرتے ہوئے نہیں اٹھایا اور وہ ایسی گھیری نیند

سویا۔۔ کہ شام ہو گئ۔۔۔۔

وہ عدیل کے جھنجھوڑنے پر اٹھا۔۔ جو کزنوں کے ساتھ

تھا سب ہے قہقہے کمرے میں گونج رہے تھے

ایک بولا۔۔ "یہ ہیں دولہا صاحب کے حال

وہ پریشان ہوا۔۔ اپنی اس بے "وقت کیا ہوا ہے

فکری پر۔۔۔

زیادہ نہیں بس نکاح ہو رہا ہے عدیل نے جواب دیا

دوسرے "سب تیار ہے بس دولہا تیار نہیں

کزن نے قہقہہ لگایا۔۔۔ تو شہروز ایکدم اٹھا۔۔

وہ وقت دیکھ رہا تھا۔۔ "کیا مطلب ہے

اور اسنے سر تھام لیا

اسنے کہا۔۔۔ "عدیل امی کو بھیجو مجھے بات کرنی ہے

اوہ ہوامی سے بعد میں بات کرنا ابھی تو۔۔مولوی

اسنے "صاحب انتظار میں سوکھ رہے ہیں باہر چلیں

کہا

وہ غصے سے بولا تو "عدیل میں نے کہا امی کو بھیجو

عدیل سنجیدہ سا ہو گیا

جی کہہ کر باہر نکلا۔۔۔شہروز نے کھڑی سے باہر کا

نظارہ دیکھا۔۔۔باہر رات اتر آئی تھی لون کی لائٹس جگمگا

رہی تھیں اور مہمان شاید اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے

یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ بری طرح الجھ گیا

عدیل نے باہر اکرامی

کو بتایا کہ شہروز آپکو بلا رہا ہے

وہ مہمانوں میں گھیری کھڑیں تھیں

ایک آنٹی مسکرا کر بولی۔

ارے چلی جاؤ۔۔ سمجھو آخری بار بلا رہا ہے پھر تو اپنی بیوی کو ہی بلائے گا" وہ ہنسی تو سب عورتیں ہنسنے لگیں جبکہ وہ بھی مسکرا کر شہروز کی بات سننے اندر آگئیں۔۔۔

وہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔ تو وہ جلے پاؤں کی بلی کی طرح ادھر ادھر منڈلا رہا تھا

شہروز میری جان تیار کیوں نہیں ہوئے طبعیت تو ٹھیک ہے نہ" وہ اسکے نزدیک آتی فکر مندی سے بولیں

امی" وہ انکے ہاتھ تھام گیا۔۔۔ آنکھوں میں اسکے بے چینی تھی جبکہ ہاتھوں میں سختی وہ خود بھی پریشان ہو گئیں

کیا ہوا ہے شہروز" وہ بولیں۔

امی میں یہ نکاح نہیں کر سکتا" وہ بولا۔۔

انکے تو سر پر گویا پہاڑ گیرہ

کیا بول رہے ہو" وہ سمبھل کر بولیں

میں بلکل درست کہہ رہا ہوں امی میں یہ نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ میں نکاح کر چکا ہوں" وہ بتانے لگا۔۔۔

اسکی ماں۔۔۔جیسے اپنے قدموں پر ہل گئیں۔۔لڑکھڑا کر۔۔وہ ایکدم شاکڈ کی کیفیت میں اس سے دور ہوئیں اور۔۔۔بے یقینی سے اسکی صورت دیکھنے لگیں۔۔۔

جیسے انھیں یقین ہی نہ ارہا ہو وہ انکا بڑا بیٹا تھا انکے بقول بے حد سمجھدار۔۔۔

انکی ہر بات پر سر جھکا دینے والا اور آج جب اسکے سہرے کے پھول دیکھنے کا وقت آیا۔۔

جب انکا گھر۔۔۔مہمانوں سے بھر گیا۔۔

جب جشن کا دن آیا تب وہ یہ بات بتا رہا تھا کہ وہ نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔۔

وہ حونک رہ گئیں۔۔۔

ایسا مت کہو شہروز" وہ بولیں لہجہ بھیگ گیا۔۔

جبکہ شہروز پر۔۔۔شرمندگی سے گڑھوں پانی گیرہ

امی" وہ انکے گھٹنے تھام کر بیٹھ گیا

ہٹ جاؤ شہروز" وہ بھڑک کر بولیں

جانتے بھی ہو۔۔باہر مہمان بیٹھیں ہیں تمھارے انتظار میں کہ کب دولہا آئے گا کب نکاح کی رسم ہو گی ۔۔۔اور یہاں دولہا یہ بتا رہا ہے کہ وہ کسی اور سے نکاح کر چکا ہے" وہ غصے سے بولی۔جبکہ انکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے

تم نے ایک لمحے کے لیے ماں باپ کی عزت کا نہیں سوچا" وہ افسوس سے اسے دیکھ رہیں تھیں

امی یہ بات میں آپکو پہلے بتانا چاہتا تھا مگر وہ۔۔۔"

رک گیا کوئی جواب نہ بن سکا۔۔۔

شہروز بند کرو یہ حرکتیں اٹھو نکاح کرو" وہ بولیں

--

اس وقت۔۔۔وہ کچھ نہیں جانتی تھی اسکا نکاح ہونا

بہت ضروری تھا ایک لڑکی اسکی منتظر تھی

دہلنا پے میں وہ بن ٹھن کر اسکی منتظر تھی۔۔۔

امی میں کیسے کروں نکاح" وہ حیرانگی سے بولا اور

اچانک عدیل بھاگتا ہوا اندر آیا۔۔۔

بھیا" اسکا چہرہ خونک تھا۔۔۔

کیا ہوا" وہ دونوں۔ایکدم اٹھے

نیچے۔۔۔۔نیچے ایک لڑکی آئی ہے۔۔۔" وہ ابھی بات

پوری نہیں کر سکا تھا اور بس اسی بات سے اسکے

دماغ نے حرکت کی۔۔۔اور۔۔۔اچانک اسے

احساس ہوا تو اسی لیے پریہان کو روم کارڈ چاہیے تھا

--

شیٹ" وہ بھاگا تھا نیچے پیچھے کچھ بھی دیکھے بنا

وہ باہر نکلا تو لوگ ایک جگہ رش لگائے کھڑے

تھے--

وہ اس رش کو چیرتا ہوا آگے آیا تو پریہان بیچ میں

کھڑی تھی---

ہاں وہ ظالم بہت حسین لگ رہی تھی یہ ظلم اس پر

ڈھاتے ہوئے---

لبوں کی تراش میں مدھم مسکان روکے---

وہ اسکو دیکھ کر چپ ہو گئ---ابو حونک کھڑے تھے

منشا---حیرت سے اسکو دیکھ رہی تھی کچھ مہمان بے

یقینی سے جو کہ اسکے خاندان کے لوگ تھے جبکہ کچھ جو باہر سے تھے دلچسپی سے اس ڈرامے کو دیکھ رہے تھے۔۔

پریہان البتہ پر سکون تھی

شہروز کی نظریں اسکی نظروں سے جا ملیں۔۔

وہ نظروں میں ہی نفی کرنے لگا جیسے اسکی کی گئی حرکت پر دکھ کا اظہار کیا ہو۔۔۔۔

تم نے نکاح کر لیا" ابو اسکا گریبان پکڑتے چیخے۔۔۔وہ البتہ پریہان کو دیکھ رہا تھا جو اب بھی مطمئین تھی۔۔۔

شہروز نے اب کے باپ کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا

اس اس طوائف سے" کھینچ کر شہروز کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے وہ۔۔چیخے تھے۔۔

وہاں بہت لوگ پریہان کو جانتے تھے پریہان کی یہ ہی پہچان تھی اور یہ ہی ثابت کرنے وہ یہاں آئی تھی۔۔

کہ وہ اسے چھوڑ دے اسکی پہچان اس سے بلکل جدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور اگر وہ کسی اگ میں جل رہی تھی تو سب کو اس آگ میں کودنے کی ضرورت نہیں تھی کسی کو بھی نہیں

کیونکہ وہ اس آگ سے کھیلنے کی عادی ہو چکی تھی البتہ یہ رشتے یہ شوہر نامی شے یہ کچھ بھی ان سب چیزوں کے لیے نہ اس میں جزبے تھے ۔۔نہ ہی وہ۔ایسے کسی رشتے میں بندھنا چاہتی تھی

شہروز نے ایک پل کے لیے پریہان کو دیکھا جس کے چہرے پر افسوس کی رمق بھی نہیں تھی وہ یوں ہی کھڑی تھی۔۔۔

بتاؤ مجھے تم نے اس طوائف سے نکاح کیا ہے" وہ چیخے۔۔ گریبان اب بھی جکڑ لیا تھا۔۔۔

تبھی چچا بھی آگے آئے اسکے اقرار پر اسکا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ دیا اور اسی کھینچم تانی میں اسکی قمیض پھٹ گئ آگے سے۔۔۔۔

شہروز کی نظریں ان سب پر تھیں۔۔۔

تم نے اس طوئف سے نکاح کر لیا اور اب میری بیٹی سے بھی کر رہے تھے" وہ دھاڑے اور کھینچ کر شہروز کے تھپڑ مارا۔۔

شہروز اپنی جگہ سے انچ بھی نہ ہلا۔اسنے ایک بار پھر۔پریہان کو دیکھا اب بھی اسکے چہرے پر شہروز کے لیے افسوس۔نہیں تھا

یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔اس نیچ لڑکی سے شادی کر لی۔جو مردوں کو لبھاتی ہے" منشا کا بھائی اسپر جھپٹا اور میری بہن تمھاری منتظر تھی شہروز تم سے ایسی نیچ حرکت کی امید نہیں تھی" وہ چیخا۔۔

شہروز یوں ہی کھڑا رہا البتہ۔۔لوگ چیما گویاں کر رہے تھے۔۔

میں نہیں مانتا اس نکاح کو طلاق دو اسکو" ابو ایکدم اسکیطرف بڑھے

شہروز کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا

طلاق نہیں دوں گا مجھے منشا سے نکاح نہیں کرنا" وہ بولا۔۔
لہجہ مظبوط تھا اسنے پریہان کیطرف دیکھتے ہوئے کہا
لہجے میں ضد تھی جیسے جیتا رہا ہو۔۔۔ کہ وہ اپنی بات کا
کتنا پکا ہے

پریہان نے نفرت سے اسکیطرف دیکھا۔۔اور
چہرہ موڑ لیا۔۔۔

وہ کچھ بھی کر لیتا۔۔۔اسکی نظروں میں کبھی وہ مقام
حاصل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ بس طلاق کے چند
لفظ سننے کے لیے کھڑی تھی یہاں
شہروز مت میری عزت کی دھجیاں اڑاؤ" ابو
بولے اور اسکی آنکھوں میں دیکھا شہروز نگاہیں پھیر
گیا

ابو وہ میری بیوی ہے۔۔۔اور جب عورت کا نام مرد
کے ساتھ جڑ جائے تو۔۔۔مرد کی عزت اور

نام سے عورت پہچانی جاتی ہے۔۔ بھلے اس سے
پہلے وہ کچھ بھی ہو"

ایک طوائف کی پہچان اسکے مرنے کے بعد بھی
نہیں بدلتی طوائف طوائف ہی کہلاتی ہے" ابوغصے سے
چیخے۔۔۔۔

میں بدلوں گا۔۔۔۔اس پہچان کو۔۔۔ محبت کرتا ہوں
میں پریہان سے اور اس کے بعد میں کچھ نہیں
جانتا" وہ لڑ گیا تھا جیسے۔۔۔
اسے پرواہ نہیں تھی مہمانوں کی۔۔۔اپنی عزت کی
۔۔۔۔

اسے بس پریہان چاہیے تھی اور یہ تو تصور ہی نہیں
تھا کہ کوئی اس سے اسکو الگ کرتا۔۔۔۔

تو میری بہن وہ کیوں لارے میں رکھا تم نے اگر اتنی ہی اگ بھڑکی ہوئی تھی تو اسی سے شادی کرتے میری بہن کے لیے کیوں حامی بھری" سمیی چیخا

میں منشا سے شادی نہیں کرنا چاہتا صرف امی کی ضد پر حامی

بس کرو شہروز بچے نہیں ہو تم جو تمھیں کچھ اندازا نہیں ہے کہ تم کیا کر چکے ہو کون کرے گا اب میری بہن سے نکاح" سمیی چلایا۔۔

اسے مجھ سے بہتر ملے گا۔۔۔"

بند کریں اس بکواس کو۔۔طلاق دیں مجھے۔۔اور عزت دار لڑکی سے نکاح کریں" انکی غراہٹوں میں پریہان کی آواز گونجی تھی

شہروز کا دماغ اچانک غصے سے بھنا اٹھا۔۔۔۔

وہ جو اسکے لیے سب سے لڑ رہا تھا وہ کیسے کتنے آرام سے اس سے دنیا کے سامنے طلاق مانگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سمیی کو دھکیل کر آگے بڑھ اور پریہان کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا۔۔۔

مانگو طلاق دیتا ہوں میں تمھیں طلاق" وہ اب دھاڑا تھا اور جب وہ دھاڑا تو سب کی اوازیں۔ پست ہو گئیں

مانگو" اسنے پریہان کے سرخ چہرے کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔۔۔

پریہان کے لب گویا سیل گئے۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر پلٹا۔۔۔

میں صرف منشا سے معافی مانگنا چاہتا ہوں باقی کسی کا میں نے کچھ نہیں لیا۔۔۔اور آپ سب جا

سکتے ہیں" وہ۔۔۔مہمانوں کیطرف دیکھ کر بولا جو کہ

مزے سے کھڑے تھے

سب رفتہ رفتہ یہ نظارے کر کے چلے گئے

۔

منشا کی سسکیاں خاموشی میں گونج رہی۔ تھیں

۔۔چاروطرف خوشی کے قہقہوں کے بجائے اس

وقت سوگ کا سا سماں تھا۔۔

شہروز منشا کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اسنے منشا کیطرف دیکھا

ایم سوری منشا۔۔۔تم یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔

آئی نو۔۔تمھیں مجھ سے بہتر شخص ملے

مجھے تم چاہیے ہو شہروز" منشا اچانک روتے ہوئے

اسکا ہاتھ تھام گئ۔۔۔

شہروز نے اسکی جانب دیکھا

صرف تم ہماری منگنی آج کل کی نہیں سنہ ہے یہ تمھاری اس نئی نویلی محبت کی طرح نہیں ہے بچپن سے تمھارے متعلق سوچا ہے میں نے" وہ بے تابی سے اسے یقین دلانے لگی۔۔

سمیی آگے بڑھا اور بہن کو اسکی منتیں کرنے سے روکا

چاچی اور چاچو سمیت امی ابو کی بھی آنکھیں بھر آئیں سب اس سے خائف تھی۔۔

تم مجھ سے نکاح کر لو تم اسطرح نہیں کر سکتے میرے ساتھ" وہ ضدی ہونے لگی

پاگل مت بنو" شہروز نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔

نہیں میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی شہروز " منشا نے اسکے ہاتھ پھر سے پکڑے

شہروز نے نفی کرتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑا لیا

میں تمھیں تکلیف نہیں دینا چاہتا" وہ اسکے

سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔

ایک نظر سب پر ڈالی۔۔

وہ ناسب سے الگ نہیں ہو رہا تھا مگر اس وقت

یہاں سے اسکا چلا جانا ہی بہتر تھا۔۔۔۔

آج کے بعد اپنی شکل مت دیکھانا۔۔۔اور اگر تم راضی

ہو تو عدیل سے نکاح کرانا چاہتا ہوں میں منشا کا" ابو

شہروز کے بولتے ہی ایکدم چاچو سے بولے شہروز

ایڑیوں کے بل پلٹا

عدیل تو ابھی سٹوڈنٹ تھا۔۔۔

منشا نے تایا کو حیرانگی سے دیکھا۔۔

جبکہ سمی غصے سے بھڑک اٹھا

اپکو میری بہن فالتو لگتی ہے کہ ایک بیٹا نہیں تو

دوسرا سہی"

وہ چلایا۔۔۔

بس بہت ہو گیا تایا جان آپ نے جتنا ہماری

عزت سے کھیلنا تھا کھیل لیا اور بس" وہ

دھاڑا اور۔۔۔منشا کا ہاتھ جکڑ کر وہاں سے شہروز سے

پہلے۔نکل گیا۔۔۔جبکہ۔۔۔چاچو بھی وہاں سے۔۔اپنی

فیملی کو لے کر اندر چلے گئے رفتہ رفتہ سب چلے گئے

جبکہ پیچھے ابو امی عدیل شہروز اور پریہان رہ گئے۔۔۔۔

شہروز ابو کیطرف بڑھا۔۔کہ وہ پیچھے ہٹ گئے

اس سے کہو اس طوائف کو لے کر دفع ہو جائے

۔۔یہاں سے اس طوائف زادی سے پاک کرے

میرا گھر اور دوبارہ اپنی شکل بھی کبھی مت دیکھائے"

وہ چیخے اور اندر چلے گئے۔۔۔

پریہان کے دل میں جیسے تیر پیوست ہوئے تھے

اسنے حلق میں اٹکا سانس اتارا۔۔۔اور وہ بنا

شہروز کی جانب دیکھے وہاں سے باہر کی جانب

چلنے لگی

وہ پھنس گیا تھا مشکل میں کہاں جاتا۔۔۔گھر

والوں کیطرف پلٹتا یہ محبت کیطرف اسنے ایک

نظر ماں کی بے بس نگاہوں کو دیکھا۔۔۔اور وہ انکے

نزدیک آیا

پلیز مجھے معاف کر دیں" اسنے کہا۔۔۔

اور انکا ہاتھ چوم کر وہ باہر بھاگا تھا۔۔۔جہاں پریہان

اسکی گاڑی میں سوار ہونے کے بجائے سیدھی روڈ پر

چلتی جا رہی تھی

پریہان" وہ زور سے بولا۔۔۔مگر اسنے کوئی ریسپوں س

نہیں۔دیا

پریہان کی آنکھ سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے مگر اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔ آخر کو شہروز نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا اور۔۔۔ اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

تم چاہتی کیا ہو آخر" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ مارتا چیخا

۔۔۔

صرف طلاق" وہ سرخ نظروں۔سے اسے دیکھنے لگی

شہروز نے ایکدم اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا اور اسکا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کیا۔۔

پریہان کے انداز میں بلکل تبدیلی نہیں آئی وہ ایسے ہی اسے دیکھتی رہی

جبکہ شہروز کا چہرہ بے حد نزدیک تھا۔۔۔

اور اتنی قربت بھی اسکے سرد جزبات پر۔۔۔۔
کوئ توڑ نہیں ڈال سکی۔۔۔

وہ یوں ہی دیکھتی رہی۔۔۔

ایسا تو کبھی نہیں ہوگا" وہ بولا۔۔گھورتی آنکھیں تھیں۔۔۔
ہوگا۔۔۔آج ہوگا کل ہوگا۔۔چار دن بعد یہ دس دن
بعد ہوگا۔۔۔دیکھ لینا آپ" وہ اس سے خود کو
چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

مگر شہروز نے اسے نہیں چھوڑا غصے سے اسے یوں ہی
جکڑے بیٹھا رہا۔۔۔پریہان کی آنکھوں سے آنسو
گیرتے چلے گئے۔۔۔۔

[11/7/2022, 5:36 PM] Tania Tahir: پریہان کو
لے کر وہ واپس ہوٹل اگیا۔۔۔

وہ چپ تھی۔۔باقی راستے وہ کچھ نہیں بولی وہ جب روم میں آئے تو دونوں خاموشی سے روم میں داخل ہوئے شہروز نے روم لوک کیا۔۔۔اور پریہان ادھر ادھر دیکھنے لگی

شہروز نے زرا الجھ کر اسکی اس حرکت کو دیکھا۔

کمرے میں واس ٹوٹا ہوا اسے نظر آیا اسنے افسوس سے پریہان کیطرف دیکھا اور اس سے پہلے وہ کچھ بولتا کمرے میں موجود ٹیبل کی جانب وہ بڑھی اور اسنے وہاں موجود کانچ کے شوپیس جو اس کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے اٹھا اٹھا کر پھینکنے شروع کر دیے۔۔

نفرت ہے مجھے رشتوں سے مردوں سے مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔۔طلاق دو مجھے" وہ چیخی تھی آنکھوں سے بے شمار آنسو آنے لگے۔۔۔

اسنے سارے کمرے میں موجود چیزوں کو تھس نھس کر دیا تھا۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ فرش پر پھیلی کانچ پر چل پڑتی شہروز اس تک پہنچا تھا یہ پرواہ کیے بنا کہ اسکے پاؤں میں وہ کانچ چبھ گئ تھی۔۔۔

تمھارے پاؤں میں لگ جائے گی" وہ بولا۔۔۔

چہرے پر ایکدم تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے۔۔ مگر پریہان نے محسوس نہیں کیے وہ اسکے سینے پر مکے برسانے لگی

تمھارے گھر والے میرے وجود کو نکال کر اپنا گھر پاک کر رہے تھے ایک دن تم بھی اپنے فائدے کے لیے مجھے بیچ دو گے مرد صرف پیسوں کی حوس رکھتا ہے وہ صرف عورت کو استعمال کرنا جانتا ہے۔۔۔اور تم بھی صرف مجھے استعمال کرو گے اسکے بعد اپنی اس

خاندانی عورت سے شادی کرلوگے۔۔۔تم چھوڑ دوگے مجھے کیونکہ میں طوائف ہوں" وہ چیخ رہی تھی ہزیانی کیفیت میں۔شہروز نے اسکے دونوں بازوں جکڑ لیے وہ اتنا سب کچھ اپنی مرضی سے کیسے سوچ رہی تھی۔۔۔ اسنے پریہان کے چہرے کیطرف غور سے دیکھا ۔۔۔سرخ آنکھیں سرخ ناک۔۔۔وہ غصے میں تھی یہ بے انتہا رونا چاہتی تھی

وہ نہیں جانتا تھا اسنے بنا دوسری بات سوچے اسے سینے میں جکڑ لیا۔۔۔۔

میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوگا میرا یقین کرو" پریہان کے بالوں پر پیار کرتے ہوئے وہ اسکی کمر سہلاتا۔۔بول رہا تھا۔۔۔۔

یقین کرو میرا" وہ اسے شانت کرنا چاہتا تھا

پریہان ساکت کھڑی تھی۔۔۔

اور پھر جیسے۔۔۔اسنے نفی کی وہ کبھی اسکے لیے اچھا نہیں سوچ سکتی تھی کیونکہ وہ ایک مرد تھا۔۔۔

اسنے اسے دور دھکیلنا چاہا مگر۔شہروز کی گرفت اتنی کمزور نہیں تھی کہ وہ اسکے بازوؤں سے نکل جاتی۔۔۔

پریہان نے اپنی پوری ہمت لگا کر اسے خود سے دور کیا

شہروز خان۔۔۔تم میرے دل میں اپنے لیے جگہ کبھی نہیں بنا سکتے" وہ سرخ نظروں۔سے اسے گھورتی بولی۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں بنا لوں گا" وہ مسکرایا۔۔اور اب کے دھیان اپنے پاؤں کیطرف دیا۔۔۔

پریہان کی بھی نگاہ اسکے پاؤں سے بہتے خون پر گئ۔۔۔۔

کافی مہنگی ہو پریہان تم میرے لیے۔۔" وہ زرا سی تکلیف کے آثار لیتا بیڈ پر بیٹھ گیا اس سے امید یہ تو بلکل نہیں تھی کہ وہ اسکے پاس آتی اسکے پاؤں سے وہ کانچ کا ٹکڑا نکالتی تبھی اسنے۔۔خود سے اپنے پاوں سے وہ کانچ کا ٹکڑا نکال کر ایکطرف پھینک دیا

تم مت چلنا میں یہ صاف کرادوں پھر ادھر انا"

وہ بولا کیونکہ اسے پریہان کا خیال تھا پریہان نے آنکھیں گھما کر اسکیطرف دیکھا دل تھا کہ کئ ٹکڑوں میں بٹ گیا اعتبار تھا کہ اہی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ نخوت سے اسی جانب دیکھتی واشروم میں بند ہو گئ۔۔۔

ایک واشروم میں شاید واس رہ گیا تھا۔۔جو کہ اسنے دروازہ کھول کر باہر کھینچ کے مارا۔۔۔

شہروز کا منہ اووو کی شیپ میں کھل گیا

کسی ہلکی بندی سے دل لگا لیتے شہروز" وہ خود سے مخاطب ہوا اور پاؤں کی جانب دیکھا۔۔خون نکلنا اب بند ہو گیا تھا اسنے آگے ہو کر ٹشو اٹھایا اور پاؤں صاف کرنے لگا ساتھ روم سرویس کو بھی بلایا۔۔۔

کہ یہ کانچ صاف کرانا تھا ورنہ وہ لڑکی مزید خونہ رنگی کر دیتی کسی کو کیا علم تھا۔۔۔۔

وہ واشروم سے باہر نہیں آئی تھی یہاں تک کے اسنے روم سرویس سے سارا روم صاف کرا دیا اور اسے

چپ رہنے کے پیسے بھی دیے کیونکہ یہاں چیزیں ٹوٹ پھوٹ گئیں تھیں اور دوسری چیزیں منگوانے کے لیے بھی کچھ رقم دی تھی اسنے

اسے لگ رہا تھا جس تیزی سے یہ لڑکی نقصان کر رہی ہے وہ بہت جلد کنگلا ہو جائے گا اور ہو بھی ایسا ہی رہا تھا۔۔۔

اسنے کھانا بھی آرڈر کیا۔۔ تو پریہان واشروم سے باہر نکلی۔۔

آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں شہروز کے سامنے وہ چیختی تھی غصہ کرتی تھی مگر روتی بہت کم تھی اور اب شاید وہ اپنا دل ہلکا کر کے آئی تھی۔۔

شہروز اٹھا اور اسکی جانب بڑھا۔۔

پریہان نے ہاتھ اٹھایا۔۔

میرے نزدیک مت آنا" وہ چیڑ کر بولی۔۔۔

شہروز وہیں رک گیا۔۔۔

پریہان بیڈ پر لیٹ گئ۔۔۔

تم نے کچھ کھایا نہیں ہوا کھالو کچھ " روم کا ڈور نوک ہوا تھا۔۔۔ کھانا اگیا تھا اسنے۔۔ کہا تو پریہان نے ایک غصیلی نظر اسپر ڈالی جو اسکے دل کے حالات تھے بھوک پیاس سب ختم ہو گیا تھا۔۔

اسنے بلنکیٹ سر تک تان لیا

شہروز نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

کھانا اندر رکھوایا۔۔

خود بھی اسنے کچھ نہیں کھایا کچھ دیر وہ اپنا سیل چیک کرتا رہا اسنے پھر اپنے ایک دوست کو کال ملالی یہ

ہوٹل مہنگا تھا اور جس تیزی سے یہ لڑکی پیسہ ضائع کروا رہی تھی وہ۔۔۔ افوڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔

ہاں یاسر کیسے ہو" وہ بولا۔۔۔

وہ اپنے دوست سے رہائش کے متعلق بات کرنے لگا جبکہ دوسری طرف پریہان کا جیسے جینا مشکل ہو گیا تھا۔۔

وہ کیا چاہتا تھا اس سے کیا بس اس کو استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور اگر اسے کبھی ایسا موقع مل گیا۔۔ تو تو اسکے بعد وہ کیا کرے گی۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ دے گا اپنی عادت ڈال کر دوبارہ اس جگہ پھینک آئے گا اسکے بعد پریہان کے پاس جینے کی وجہ نہیں رہے گی۔۔۔۔

اس نے مردوں سے دھوکا کھایا تھا ہر روپ میں بھلے وہ باپ کی شکل میں تھا یہ شوہر کی شکل میں ایک عام لڑکی سے طوائف تک کا سفر تکلیف دہ تھا جو اسنے طے کیا تھا۔۔۔

اسکے آنسو بلنکیٹ میں نیچے گیر رہے تھے

وہ مزید تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جو وہ چاہتا تھا وہ کر لے اور اسے یوں ہی پتھر کی بنی چھوڑ جائے۔۔۔۔

اگر وہ موم ہو گئی پہلے کیطرح تو جی نہیں پائے گی اور جانتی تھی اسکی زندگی۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنی زندگی کی عمر کم نہیں کر سکتی۔۔۔۔

اسنے جیسے ایک فیصلہ کیا۔۔۔۔

اور یہ فیصلہ کرنے میں کتنی بار اسکا دل لہو ہوا تھا

اسنے ایکدم بلنکیٹ کو چہرے پر سے ہٹایا۔۔۔

کیا وہ بھی واقعی ایک طوائف بن جائے گی۔۔۔

جو جسم فروشی اپنی مرضی سے کرتی ہے۔۔۔

مگر وہ اسکے نکاح میں ہے کئی باتیں تھیں جو زہن میں

گڈمڈ ہو رہیں تھی اور جواب ایک بھی نہیں تھا

کمرے میں اسکی آواز کی گونج بند ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اٹھی اور شہروز کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے صوفے پر لیٹا تھا یہ سب

پریہان کو ڈھکوسلہ لگا۔۔۔

وہ ایک مرد تھا اور وہ اسکے نزدیک اسکتا تھا۔۔

یہ سب شاید وہ اسے ایمپریس کرنے کے لیے کر

رہا تھا۔۔۔

پریہان کی آنکھیں جلنے لگیں اسنے اپنا دوپٹہ اتار کر وہیں بیڈ پر سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

فراق کی ڈوریاں۔۔پشت پر جو سختی سے باندھیں تھیں انھیں ڈھیلا کر لیا

اپنی آنکھوں کو جو رونے سے سوج گئیں تھیں۔۔ہاتھوں سے ۔۔صاف کیا اور بالوں کا جو جوڑا بنا تھا بال کھول کر۔۔۔

وہ شہروز کی جانب چلنے لگی۔۔۔

شہروز کو کچی نیند میں کمرے میں کسی۔۔۔کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تو اسنے زرا سی آنکھیں کھولیں۔۔۔

وہ سیاہ فراق میں مدھم روشنی میں چلتی ہوئی اسکے نزدیک ا۔رہی تھی۔۔

چہرہ جیسے بنا کسی سنگھار کے ہی چمک رہا تھا۔۔۔۔

اور اسپر لمبے بال کھلے تھے۔۔۔وہ اسکے بے حد نزدیک آگئ۔

شہروز کا سانس تھم سا گیا۔۔۔

وہ آنکھیں جھپک جھپک کر اسکی جانب دیکھنے لگا ۔۔

پریہان نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا جو اسکی ٹانگ پر رکھا تھا۔۔۔اور اسے بیڈ پر پھینک دیا۔۔

شہروز میں اتنی ہمت نہیں تھے کہ وہ حل سکے۔۔۔

پریہان کا حسن اسے سکتے کر گیا تھا گویا وہ ہل بھی نہ سکے۔۔

پریہان اسکے بلکل نزدیک بیٹھ گئ۔۔

زرا آگے ہو کر۔۔کے پیچھے سے ہلکی الجھی ڈوریاں جو مکمل کھلنے کے لیے بے تاب تھیں اسکے حسن کی نمائش کر رہیں تھیں۔۔

وہ کچھ دیر ہوں ہی بیٹھی رہی اسے یقین تھا شہروز کا ہاتھ اب اسے چھوے گا مگر شہروز اسکی حسن کی تاب لاپاتا تو حرکت کرتا وہ تو بس ساکت نظروں سے یہ نظارہ کر رہا تھا دل کی بے ترتیب دھڑکنوں میں اٹھتا جزبات کا طوفان اور وجود پر رینگتی اسکے سحر سے چونٹیاں۔۔۔وہ پاگل ہونے کے نزدیک تھا مگر اس میں پریہان کو چھونے کی ہمت پھر بھی نہیں تھی۔۔۔

پریہان نے نظریں پلٹ کر اسکیطرف دیکھا۔۔

بال اسکے آگے تھے۔۔۔

وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی جیسے چاند شہروز کے پہلو میں اسمایا ہو۔۔۔

کیا ہوا۔۔" وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

شہروز کا سحر ٹوٹا

میرا بھی یہ ہی سوال ہے۔۔کیا ہوا ہے ٹھیک ہو" وہ سمبھل کر خشک ہوتا گلہ تر کرتا۔۔۔سیدھا ہوا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں لمہوں کے لیے حیرانگی اتری تھی۔۔

بس کریں یہ ڈرامے کرنا۔۔۔آپ بس یہ ہی چاہتے ہیں کہ مجھے استعمال کریں اور پھر پھینک دیں کہیں۔۔تو موقع اچھا ہے میں کچھ نہیں کھوں گی کوئ اعتراض نہیں کروں گی جو چاہتے ہیں کریں اور جان چھوڑ دیں میری" شہروز نے اسکی بھیگتی آنکھوں پر سے نکلتا آنسو اپنی انگلی پر چن لیا۔۔۔۔

تم میری بیوی ہو۔۔۔اور دماغی مریض ہو۔۔۔مجھے افسوس ہے۔۔۔۔مگر پھر بھی میری محبت تمھیں قبول کرتی ہے فلحال میرا ارادہ نہیں اور ہر مرد کا مقصد ایک ہی نہیں تو جاؤ سو جاؤ"

[11/8/2022, 8:32 PM] Tania Tahir: بکواس ہے سب مردوں کا مقصد ایک ہی رہتا ہے۔۔" وہ غصے سے اسے گھورنے لگی

تم کیوں مجھے مشکل میں ڈالنا چاہتی ہوں پریہان۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ نرمی سے اپنے کالر پر سے ہٹاتا بولا۔۔ اتنے اچھے آپ کبھی نہیں تھے جتنے بننے کی کوشش کرتے ہیں" وہ جیسے اس بات کو قبول ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ یہ شخص۔۔۔اچھا ہے۔۔۔

اچھا کب سے جانتی ہو پھر تم مجھے" وہ مسکراہٹ دبا کر اسکو دیکھنے لگا۔۔جو لاپرواہ کھڑی تھی نکھرے میں

۔۔جبکہ اسکا ریشمی فراق شہروز کے لیے امتحان تھا۔۔ سرک کر شانوں تک اتر آیا تھا۔۔اور وہ اپنے غصے میں۔۔۔بے پرواہ ہو گئی تھی۔۔اس بات سے جبکہ شہروز بار بار اسپر سے نگاہ پھیر لیتا۔۔۔

زیادہ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے" پریہان نے ۔۔اسکی جانب دیکھا

تم مجھے چین سے رہنے کیوں نہیں دے رہی حالانکہ میں اتنا سوئیٹ واقعی کبھی نہیں تھا ایک لمحے میں مجھے غصہ آتا ہے مگر کیا کروں تمھاری صورت دیکھتے ہی پیار آجاتا ہے۔۔غصہ ہوا ہو جاتا ہے" وہ اٹھا اور پیار سے اسکا چہرہ پکڑ لیا۔۔۔

جبکہ بچوں کیطرح اسکے دونوں گالوں کو ایسے پکڑا کہ۔۔ پریہان کے ہونٹ پاوٹ کی شیپ میں آگئے۔۔اور شہروز نے لمحوں میں اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔

پریہان نے ساتھ اسکا ہاتھ بھی جھٹکا۔۔۔۔

وہ آنکھیں نکالتا اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اب کیا چاہتی ہو۔۔۔ بھوک لگی ہے جو ایسی جنگلی

شیرنی بنی مجھے حلال کرنے کے ارادے سے دیکھ رہی ہو" وہ

آنکھ دبا کر بولا

۔۔

تانیہ طاہر ناولز

نہیں ہے مجھے بھوک۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔

سوائے طلاق کے اور یہ میرا وعدہ ہے میں

بہت جلد لے لوں گی" وہ مٹھیاں بھینچتی بولی۔۔۔

شہروز نے کھانے کی ٹیبل پر سجے کھانے کے برتنوں

پر سے ڈھکن ہٹائے

کھانا اب بھی گرم تھا پریہان کی بھوک مچل سی

اٹھی۔۔

اسنے ایک نظر کھانے کی جانب دیکھا۔۔اور

منہ موڑ لیا۔۔۔

آجاؤ" شہروز بیٹھ گیا۔۔

جب کہا ہے نہیں کھانا تو" وہ چیڑ کر بولی۔۔۔

شہروز نے سرد سانس کھینچی۔۔۔

کتنی ضدی تھی یہ لڑکی۔۔وہ اٹھا اور۔۔۔پر یہان کی

جانب لمبے ڈنگ بھرے اور۔۔ہاتھ کھینچ کر اسے۔۔۔

اپنے ساتھ صوفے تک لے آیا۔۔۔

اسنے اسے صوفے پر دھکیلا

۔۔اور خود بلکل اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ

زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ اسکے ہاتھ کو

اپنے شانے پر سے ہٹانے لگی۔۔جو کہ شہروز نے سختی سے رکھا ہوا تھا بلکہ اسے جکڑ کر وہ بیٹھا تھا۔۔۔

تاکہ وہ ہل نہ سکے۔۔۔۔اور اسطرح پریہان اسکا سر اسکی گردن سے لگا ہوا تھا۔۔

پریہان نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

اسکے تیز کلون کی خوشبو اسکے ناک کے تھنوں سے ٹکرائی۔۔

حواس عجیب بوجھل سے ہو گئے۔۔۔

وہ اپنا دماغ ہٹانے لگی۔۔

جبکہ شہروز نے۔۔اسکے آگے۔۔۔چمچ کی جس میں چاول تھے۔۔

پریہان نے منہ موڑ لیا

۔۔

پریہان ضد مت کرو ورنہ جو تم کروانا چاہ رہی تھی

میں وہ کر گزروں گا۔۔۔" وہ زرا سختی سے بولا۔۔۔۔

پریہان ایکدم تھم گئ۔۔۔

اسنے شہروز کی جانب دیکھا اسکی آنکھوں میں

زرا بھی لچک نہیں تھی۔۔۔

میرا جتنا سٹمینا ہے مجھے بس اتنا ہی آزماؤ۔۔۔مجھے زیادہ

تنگ کرنے کی ضرورت نہیں مجھے تمھاری فکر ہے

تمھارا خیال ہے تم نے۔۔۔ صبح کھایا تھا کھانا اور

پورے دن میں تم نے آگ لگانے کی جو مشق کی ہے

اس سے تمھاری انرجی بہت خرچ ہوئ ہو گی تبھی میں

چاہتا ہوں تم پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ اور سو جاؤ"

وہ تفصیل دیتا بولا۔۔۔۔

اور نہ کروں تو" وہ کہاں روکنے والی تھی" اسکی آنکھوں

میں دیکھ کر بولی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ مزید مشقت کے لیے خود کو تیار کر لو۔۔ میں تو مرد ہوں نہ تمھارے نزدیک۔۔۔ حوس پرست پھر کیوں نہ تمھیں اچھے سے بتا دوں میں ہوں کیا" وہ آنکھوں میں سختی لیے بول رہا تھا۔۔

جبکہ نگاہ پھسل کر اسکے کھلے گریبان پر جا ٹھہری پریہان کا رنگ ایکدم اڑا تھا اسنے اپنے گریبان کو کور کیا سب سے پہلے اور بنا کچھ دیکھے۔۔ وہ کھانا کھانے لگی

وہ ایسا ویسا تو کچھ نہیں چاہتی تھی ہاں اسنے ہمت ضروری تھی مگر اندر سے سہم گئی تھی۔۔۔

وہ کھانا کھاتی رہی۔۔ شہروز اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔ نہ جانے کیا بات تھی۔۔ شاید وہ اسے پڑھنا چاہتا تھا۔۔۔

اسکا رویہ۔۔ضرورت سے زیادہ عجیب تھا مردوں کے بارے میں اسکی رائے۔۔۔بری تھی چلو ایک حد تک مگر پھر بھی شہروز کو لگا وہ دنیا کے ہر مرد سے خوفزدہ ہے۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس کھینچ کر چہرہ موڑ لیا۔۔

اسکے چہرہ موڑتے ہی پریہان نے اسکی جانب دیکھا

وہ ڈر گئی تھی اسکی سنجیدگی سے۔۔۔وہ اسکا مقابلہ نہ کر سکی تو اور اسنے اسے استعمال کیا اپنے مفاد کے لیے تو ۔۔۔

اسکے پاس یہ ہی تو سکون تھا طوائف بن کر بھی اسنے کبھی وہ کام نہیں کیا کہ آئینے میں خود کو شکل دیکھانے قابل بھی نہ رہے۔۔درحقیقت اسے خود سے نفرت تھی اپنے چہرے سے۔۔۔

جو اسے کہاں سے کہاں لے آیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ شہروز سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔ڈر جو بہت پہلے کا اسکے دل میں سمایا تھا۔۔۔۔۔

اس عمر میں جہاں۔۔۔ منگیتر کے نام کے گدگدا دینے والے جزبات تھے بس اس میں۔۔۔۔

گھر والوں کی محبتیں تھیں عزت کی حفاظت کا خوف تھا۔۔۔۔

آنکھوں میں حیا تھی۔۔۔

چھین لیا تھا سب کچھ اس سے۔۔۔اب وہ بس ایک خالی وجود تھی جس میں ڈر تھا۔۔۔اور اس ڈر کو چھپانے کے لیے وہ۔۔۔

ہر جزبے کو بے ضرر کرتی جا رہی تھی۔۔۔پر یہان نے نگاہ جھکالی وہ۔۔ کھانا کھا چکی تھی۔۔۔

اب اسے تھکاوٹ کا احساس ہونے لگا تبھی وہ اٹھ کر بیڈ پر لیٹ گئ جبکہ بیچ میں تکیے رکھنا اور خود کو کمبل سے اچھے سے کور کرنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

شہروز نے سب دیکھا تھا۔۔۔

وہ وہیں لیٹ گیا۔۔۔۔

شاید آج رات چین کی نیند نہ آتی اسنے اپنوں کو ۔۔۔۔خود سے۔۔۔نارض کر دیا تھا۔۔۔۔

یاسر نے اسے۔۔بتا دیا تھا کہ اسکا گھر ہے ایک وہ لے سکتا ہے مگر شہروز نے رینٹ پر لینے کا فیصلہ کیا تھا ہوٹل سے جلد از جلد چیک آؤٹ کرنا چاہتا تھا۔۔ تبھی وہ اٹھ گیا۔

صوفے پر نیند بھی کچھ خاص اچھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

تبھی وہ اٹھ گیا فریش ہوا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔اگر وہ

زیادہ دیر وہاں رہتا تو پریہان جاگ جاتی۔۔۔

سب سے پہلے اسنے اپنا اکاؤنٹ چیک کیا تھا

۔۔

جو تقریبا خالی تھا

یہاں تک کے اسکے پاس چیک آؤٹ کرنے کے

پیسے نہیں تھے آخری پیسے اسنے ویٹر کو دیے تھے۔۔۔

اسنے پریشانی سے ارد گرد دیکھا۔۔۔اور سیل فون نکال کر

۔۔یاسر کو کال ملائی۔۔۔

اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

یاسر۔۔۔اسکا پرانہ دوست تھا مگر پھر بھی

شہروز نے آج تک اس سے کچھ نہیں مانگا تھا۔۔۔

شہروز نے اس سے جھجھکتے ہوئے کچھ پیسے مانگے تو یاسر نے فورا اسکے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیے کیونکہ یاسر کی جاب ایک اچھی کمپنی میں کرانے والا شہروز ہی تھا۔۔ شہروز کا بیک گراؤنڈ بھی کافی سٹرونگ تھا اور تنخواہ بھی لاکھوں میں تھی۔۔۔۔

اور اہم بات۔۔ وہ دونوں کافی پرانے دوست تھے۔۔

شہروز نے واپس جاب پر جانے کا فیصلہ کیا تھا تبھی اسنے۔۔ پہلے پریہان کو سیف جگہ پر پہنچانے کے بارے میں سوچا۔۔۔

یاسر نے پیسے بھیج دیے تھے وہ شرمندہ تھا اور سارے پیسے لٹانے کے بارے میں سوچا تھا۔۔

پریہان کی آنکھ کھلی تو ایکدم وہ اٹھ کر بیٹھ گئ اپنے ساتھ

دیکھا وہ موجود نہیں تھا نگاہ صوفے پر گئ جہاں چند

شکنیں تھیں یعنی وہ صوفے پر سویا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے گرد وہی حفاظتی بند تھا۔

پریہان نے سر جھٹکا منہ ہاتھ دھونے اٹھ گئ

فریش ہو کر باہر ائی اپنے کپڑوں سے اکتاہٹ سی ہوئ

۔۔دو دن ہو گئے تھے اسے اس لباس میں۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ شہروز کمرے میں داخل

ہوا۔۔

کیا آپ کے پاس پیسے ختم ہو گئے ہیں سر۔۔۔۔"

دونوں ہاتھ باندھ کر وہ طنزیہ لہجے میں۔۔بولی۔۔۔

شہروز نے اسکی جانب دیکھا۔۔

تم لوٹ رہی ہو پیسہ تو خیر کافی تھا میرے پاس"

وہ مدھم مسکراہٹ سے اسکی جانب دیکھتا

صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

کسی کو میسج ٹائپ کر رہا تھا۔۔

میں نے نہیں کہا تھا مجھے دیکھنے کے لیے بگین کے

حلق میں اتنا پیسہ اتاریں اور۔۔ یہ اتنا پیسہ آیا

کہاں سے۔۔ایک پروفیسر کے پاس" وہ ترچھی

نظروں سے اسکی جانب دیکھتی بولی۔۔۔

سمگلینگ کرتا ہوں۔۔۔" اسنے شانے اچکائے

بکواس" پریہان نے چیڑ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

میرا گھر دیکھ کر تمھیں اتنا تو یقین ہو جانا چاہیے۔۔

کہ میرا فیملی بیک گراونڈ کیا ہے۔۔۔اور میرے

نام کی زمینیں ہیں اور ابھی ریسینٹلی۔۔ میں نے ایک زمین بیچی تھی۔۔۔

کیونکہ بابا کو کچھ پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔ انھوں نے نہیں لیے مجھ سے کیونکہ وہ زمین میری تھی۔۔

اور مجھے نہیں پتہ تھا۔۔ وہ پیسے۔۔۔ آپکی خدمت میں لگ جائیں گے" وہ چاہت سے آنکھ دبا کر بولا

۔۔۔

جبکہ۔۔ پریہان نے حیرانگی سے اسکی بات سنی تھی۔۔۔

وہ کیسے بے دریغ اسپر اڑا گیا تھا۔۔۔

وہ یوں ہی منہ موڑے کھڑی رہی۔۔۔

میٹھی ہو تم" اچانک شہروز بولا۔۔۔

پریہان کے ماتھے پر بل ڈلے

مطلب۔" وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی

پاس آکر بتاؤ"

جان سے مار دوں گی"

میں مرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔بس کچھ کچھ

لگ رہا ہے۔۔تم میٹھی ہو گی بہت" وہ اٹھ کر اسکے

نزدیک آنے لگا۔۔پریہان پیچھے ہٹنے لگی یہ اچانک

اسے کیا ہو گیا تھا۔۔۔ویسے تو اتنا خوددار بن رہا تھا

شہروز" پریہان کا لہجہ لڑکھڑا گیا اسکے قدموں

کی دھمک پریہان کے دل پر بج رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ ایکدم ون سیٹر صوفے سے ٹکرا کر گیر گئ۔۔

صوفے پر پریہان نے اسکی جانب دیکھا شہروز

نے صوفے کے ارد گرد ہاتھ رکھا اور اسکے چہرے کے

بلکل نزدیک جھک گیا۔۔۔۔

چکھ لوں" وہ پوچھنے لگا۔۔۔

آپ آپ" وہ گھبراہٹ سے کچھ بول نہ سکی

۔۔۔

لیکن اب احساس ہو رہا ہے میں غلط تھا۔۔

جتنا تم میں نکھرا ہے تم سے زیادہ کڑوی کوئی نہیں" وہ ہنسا

۔۔۔

اور اسکا چہرا ایک ہاتھ سے اوپر کیا۔۔

م۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں یہ سب بکواس بند

کریں۔۔ میں جان سے مار دوں گی"

وہ خود پر قابو پاتی بولی۔۔۔

باتیں کیسے بڑی بڑی کرتی ہو۔۔۔" اچانک شہروز نے

اسکی گردن جکڑلی۔۔۔

پریہان ششدر تھی۔۔ آنکھوں میں ڈر اتر آیا۔۔۔

شہروز کے ہاتھ کے نیچے اسکی گردن تھی اور اس میں ہی جیسے پریہان کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

دیکھو میرے ہاتھ کے نیچے کیسے پھڑ پھڑا رہا ہے تمھارا دل۔۔۔" وہ بولا لہجہ اب بھی مسکراتا تھا۔۔۔

پریہان سے نگاہ نہ اٹھ سکی۔۔جبکہ شہروز کی نظر بہک اٹھی۔۔۔اسکے ہونٹوں پر جا ٹھہری۔۔۔۔

[11/12/2022, 6:50 PM] Tania Tahir: پریہان کی نگاہ بھی اسکی نگاہ سے ملی تھی۔۔دل کی کیفیت میں عجب زیر و بم اتر آیا وہ۔۔۔خود پر قابو نہیں پا سکی سانسیں اکھڑنے لگیں اسنے شہروز کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسکے دونوں ہاتھ ہٹانے چاہے مگر شہروز نے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا۔۔۔

فرض کرو جیسے تم کل رات میرے پاس آئی اور میں نے خود پر جبر کیا اگر میں یہ تمھاری آفر قبول کر لیتا پھر۔۔۔

پھر آج تم۔۔"

پریہان نے سرخ نظروں سے اسکیطرف دیکھا شہروز مسکرا رہا تھا۔۔۔

تمھارے آنے سے پہلے سب تھا۔۔۔۔

اب لگتا ہے کچھ نہیں سوائے تمھارے۔۔۔جیب خالی ۔۔۔ہے رشتوں نے بے دخل کر دیا۔۔۔۔اور میں جو گھر کا بڑا اور سمجھدار بیٹا تھا۔۔۔۔ تمھارے قدموں میں رو لنے لگا۔۔ویسے۔۔ یہ محبت کافی دلچسپ چیز ہے۔۔۔۔

آدمی کو۔۔۔کیسے۔۔اپنے سامنے ٹکے کا کر دیتی ہے" اسنے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا

پریہان اسکا ایک ایک لفظ سن رہی تھی۔۔۔۔

وہ بس اتنا چاہتی تھی جو اسپر چھایا ہوا ہے پیچھے ہٹ جائے اور وہ یہ ہی کوشش کر رہی تھی شہروز البتہ اب بھی نگاہوں کا فوکس اسکے۔۔گلاب کیطرح کھلتے پنکھڑی کی مانند لبوں پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اور اسکی یہ ہی نظریں پریہان کی جان سکھا رہیں تھیں۔

اور اسکے علاوہ آتا بھی کیا ہے مردوں کو" وہ بولی۔۔

شہروز کے ماتھے پر بل پڑا ایکدم

کیا مطلب" وہ پوچھنے لگا اور گرفت اسکی گردن پر ہلکی ہو گئ۔۔۔۔

تبھی پریہان نے خود کو اس سے چھڑایا۔۔۔اور اسے دور دھکیلا۔۔۔

آہ شہروز خان جو کوٹھے پر ایک طوائف کو دیکھنے جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پایا۔۔۔اور مزے کی بات یہ ہے آج اسی طوائف کا شوہر بن گیا ہے۔۔۔۔

چ چ چ

شہروز صاحب آپکو نہیں لگتا۔۔۔۔دنیا آپ پر تھوک دے گی۔۔۔۔

دامن بچائیں طلاق دیں"

شہروز کا ایکدم ہاتھ اٹھا اور پریہان کے منہ کے باقی لفظ اسکے منہ میں رہ گئے۔۔۔۔۔

بہت آسان ہے تمھارے لیے خود کو زلیل حقیر کر دینا مگر میرے لیے نہیں۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں میری سر آنکھوں پر یہ محبت مگر یہ جو۔۔۔ تم مجھے۔۔۔ ٹیز کرتی ہو۔۔ نہ خود کو بار بار طوائف کہہ کر۔۔۔ اور طلاق مانگ کر دوبارہ مانگ کر تو دیکھو

۔۔

اور ایک منٹ۔۔۔ میں تمھیں کیوں۔۔ ریلیف دوں تم میری بیوی ہو اور میں جائز طریقے سے تم سے اپنے حقوق لوں گا۔۔ کیونکہ یہ ہی تمھارا دماغ درست کرے گی۔۔۔"

وہ اسے غصے سے جکڑ کر بولا۔۔۔

پریہان ایکدم چپ سی رہ گئی۔۔۔۔

جبکہ آنکھوں میں۔۔۔الجھن آسمائی ایسی الجھن۔۔۔کہ وہ جیسے اس سے دور بھاگ جانا چاہتی ہو۔۔مگر وہ تھا جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

چلو چیک آؤٹ کر دیا ہے میں نے" وہ اسکی انکھوں میں جھانکتا بولا۔۔نظریں گھیری تھیں تاثر واضح تھا۔۔جیسے وہ کچھ بھی کر دینے والا ہو۔۔۔

پریہان سے کوئی بات نہیں بن پڑی اور۔۔۔۔

شہروز۔۔اسکا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔روم سے باہر نکلا دوپہر کے دو بجے کا وقت تھا۔۔پورے ہوٹل میں چہل پہل تھی۔۔

پریہان نے نظریں جھکائیں ہوئی تھیں۔۔

سب کی نظریں اسپر تھیں۔۔۔جبکہ پریہان سے زیادہ اس شخص پر جس نے اسکا ہاتھ اپنی کلائی میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

جو اسے ساتھ لیے باہر گاڑی کیطرف بڑھ رہا تھا

ارے یہ وہی طوائف ہے نہ مشہور طوائف " ایک آدمی کی آواز دونوں کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ وہی ہے پہلے تو۔۔۔یہ اس دھندے میں نہیں تھی۔۔لاکھوں بھی کوئی اسپر خرچ کر دیتا تب بھی کسی کے ساتھ نہیں سوتی تھی اور آج دیکھو۔۔۔" دوسرے کی حیران آواز ابھری

شہروز سرخ چہرے سے بنا بات بڑھائے گاڑی کو ان لوک کرنے لگا۔۔۔۔

پر یہاں البتہ پتھر کی بنی کھڑی تھی۔۔۔۔جیسے ان باتوں سے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

یار اگر یہ اپنے اوپر لگی بندیشیں ہٹا چکی ہے تو۔۔موقع ہمیں بھی ملنا چاہیے۔۔۔اتنی خوبصورت لڑکی کو کون چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ آدمی اپنی بات پوری کرتا۔۔۔ اچانک شہروز گاڑی کا دروازہ یوں ہی ادھ کھلا چھوڑ کر پلٹا۔۔۔اور اس آدمی کے منہ پر کھینچ کھینچ کر تھپڑ دے مارے۔۔ایکدم ہنگامہ سا مچ گیا۔

بیوی ہے وہ میری۔۔۔ سمجھے تم۔۔بیوی" وہ اسکے جبڑے میں انگلیاں گاڑتا ایسے بولا کے۔۔اگر اسنے اپنے الفاظ واپس نہ لیے تو۔۔شاید وہ اسکی گردن اسکے دھڑ سے الگ کر دے گا

اسکے ہاتھ کی جارہانہ گرفت سے وہ آدمی تڑپ اٹھا

ارے چھوڑو اس کو۔۔۔ایک طوائف کو بیوی بنالیا

استغفراللہ" دوسرا آدمی بولا۔۔۔جبکہ شہروز نے

اسکے بھی منہ پر کھینچ کر تھپڑ مار دیا اس وقت وہ اتنے

جلال میں تھا جو۔۔۔پر یہاں کے بارے میں

بات کرتا وہ اسکا سر تن سے جدا کر دیتا۔۔۔۔

معافی مانگو"

دونوں کا گریبان۔۔۔جکڑے وہ چلایا۔۔۔

لوگ اکٹھے ہونے لگے۔۔۔۔جبکہ جو لوگ نہیں

جانتے تھے۔۔۔وہ ان کو چھڑوانے لگے مگر

شہروز پیچھے نہیں ہٹا

میں نے کہا معافی مانگو" وہ دھاڑا۔۔دھاڑ میں گرج تھی۔۔

دونوں آدمی سر جھکائے۔۔معافی مانگ گئے۔۔

شہروز نے حقارت سے انھیں دور جھٹکا۔

اور لوگوں کو ہٹاتا۔۔۔پلٹا۔لوگ ابھی بھی چیا گویاں کر رہے تھے وہ۔۔بت بنی پریہان تک پہنچا اسے اندر دھکیلا دوسری طرف سے خود گاڑی میں بیٹھا اور۔۔۔

گاڑی روڈ پر تیزی سے گھمائی۔۔۔

اسکے غصے کا اندازا۔۔۔اسکی پیشانی کی پھولی رگوں سے لگایا جا سکتا تھا

پریہان سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

شہروز نے دوبارا اس دوران اسکیطرف دیکھا۔۔۔مگر اسکی آنکھیں اوپر نہیں اٹھیں۔۔۔۔

وہ یوں ہی ہاتھ کی لکیروں کو بیٹھی گھور رہی تھی۔۔۔۔

شہروز اپنی منزل اور لمبے سفر کے بعد گاڑی روک چکا تھا۔۔۔۔۔

شہروز نے ایک بار پھر سے پریہان کیطرف دیکھا۔۔۔۔

اور اب کے اسے پریشان کی تکلیف کا اندازا ہوا۔۔۔۔

اسکا وجود ہچکیاں بھر رہا تھا۔۔۔ اگر شہروز کے بس میں ہوتا وہ لمہہ لگاتا اسکے سارے درد خود میں سمیٹ لیتا۔۔۔۔

آنسو ٹپک اسکی ہتھیلی پر گیرنے لگے۔۔۔۔۔

شہروز نے ہاتھ بڑھا کر۔۔۔ اسکا چہرہ اسکی تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا اسکی نگاہیں اب بھی نیچے تھیں۔۔ مگر۔۔۔ اسنے اسکا ہاتھ نہیں جکڑا تھا۔۔۔

میں ہر اس شخص سے لڑ جاؤں گا۔۔جو تمھارے متعلق غلط سوچے گا بھی۔۔۔"۔وہ بولا۔۔۔پریہان نے نگاہ اٹھا کر جن نظروں سے اسکیطرف دیکھا۔۔شہروز۔۔۔کے دل میں حشر سا برپا ہو گیا۔۔۔۔۔

میں دنیا سے تمھیں چھپا لوں گا۔۔۔بس میری ہو کر رہو" وہ جزبات کی رو میں گھلتا اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گیا

پریہان اب بھی کچھ نہیں بولی۔۔جبکہ دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے نزدیک تھے۔۔ سانسیں بھاری ہو رہیں تھیں۔۔۔۔مگر پریہان کے لبوں پر کوئی لفظ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

میرا یقین کرو" وہ آہستگی سے بولا۔۔۔

اسکے بکھرے بالوں کو اپنی انگلی کے پور سے چاہت سے۔۔۔اسکے چہرے پر سے ہٹایا۔۔۔

پریہان اب بھی کوئی ریاکشن نہیں دے سکی جبکہ۔ شہروز جہاں تک اسے جانتا تھا۔۔۔اب تک تو وہ اسے کھری کھری سنا چکی ہوتی۔۔۔۔

وہ بس سسک رہی تھی

میں نہیں جانتا تم کیوں مردوں کے لیے اتنی نیگیٹو ہو تم کیسے کوٹھے پر گئی۔۔۔۔یہ اسکے علاوہ کچھ بھی مجھے تمھارا ماضی جاننے میں دلچسپی نہیں مگر قبول کرو اس حال کو جس میں تم میری ہو چکی ہو" اور کہتے ساتھ ہی وہ اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

یہ پہلا لمس تھا جو حق سے اسنے اسکو دیا تھا۔۔۔۔

پریہان۔۔۔کی جھکی پلکیں ایکدم کھل گئیں۔۔

تپش سے بھرپور لمس اسے۔۔۔ محسوس ہو رہا تھا مگر وہ۔۔۔ اس لمس کے جواب میں ساکت تھی۔۔۔۔۔

شہروز یہ شدت یہ چاہت جو اسکے اندر جزبات کا طوفان تھا اپنے دھیمے دھیمے۔۔۔ لمس سے اسے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

پریہان آنکھیں پھاڑے۔۔۔۔ گاڑی کے شیشے سے اس پار دیکھتے ہوا سے کھلتے درختوں کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

شہروز کچھ دیر بعد۔۔۔ اس سے جدا ہوا جب اسکا وجود بلکل ساکت پایا۔۔۔ وہ جھنجھلا کر اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

جواب مل گیا" پریہان نے سرد نظروں سے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

شہروز نے دانت بھینچے۔۔۔۔

تم اپنے ساتھ برا کرو گی" وہ وارن کرنے لگا۔۔۔

اس سے زیادہ برے کی امید نہیں ہے مجھے" وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئ شہروز بھی باہر نکلا ہاں وہ اپنا ضبط آزما رہا تھا۔۔

یا یہ لڑکی اسکے ضبط کی انتہا دیکھنا چاہتی تھی۔۔

پریہان۔۔کے وجود میں جیسے اسکے لمس پر پتنگے سے لگ گئے تھے۔۔

شہروز نے دروازہ ان لوک کیا وہ اندر داخل ہوئ

۔۔۔۔

اور عادت کے مطابق اندر داخل ہوتے ہی صاف شفاف ماڈرن سٹائل کے بنے فرنیشڈ گھر میں رکھے ڈیکوریشن کے سامان کو اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگی اسکی

آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے جبکہ اسنے ایک کے بعد دوسرا واس اٹھا کر اسکے قدموں میں پھینک دیا شہروز مٹھیاں بھینچتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میری پہچان نہیں بدل سکتی" وہ چیخی۔۔۔۔۔

اور اپنے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔۔

جیسے وہ آوازیں اسکے کانوں میں اب بھی گونج رہی ہوں۔۔۔

شہروز لمبے ڈگ بھرتا اس تک پہنچا۔۔اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔اسکے بپھرے ہوئے وجود کو قابو میں کر لیا

پریہان نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔۔اسکو دور کرنے کے لیے ۔۔شہروز نے وہی ہاتھ وہیں سے جکڑ لیا۔۔۔اور اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

اسکی عمل میں شدت تھی۔۔۔۔

جو پریہان کے چاروتبق روشن کر گئی۔۔۔

اتنی شدت کے وہ۔۔ سٹپٹا اٹھی۔۔

درد سے کراہ اٹھی

[11/12/2022, 7:09 PM] Tania Tahir: درد سے کراہ

اٹھی۔۔۔۔

بے چینی سے اپنا منہ جھٹک کر اس سے آزاد کرانا

چاہا مگر شہروز کا ایسا ارادہ نہیں تھا۔۔

وہ اسے گھسیٹتا ہوا دیوار کے ساتھ زور سے۔۔۔ دھکیل دیا۔۔

پریہان کی پشت ایکدم دیوار پر پڑی۔۔۔

اسنے ایکدم درد کو سہتے۔۔۔ شہروز کی شرٹ کو

دوسرے ہاتھوں سے مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔

جبکہ ایک ہاتھ شہروز سمیت اسکا بھی ہوا میں

بلند تھا۔۔

شہروز نے اسکی کمر پر مزید سختی کر دی۔

اسکو خود میں جیسے جذب کر لیا۔۔۔۔

پریہان کی سسکی سی نکلی۔۔اسکے جارحانہ عمل پر

۔۔۔

اور جب شہروز کو محسوس ہوا کہ وہ اسکی سانسوں پر

بن آئی ہے۔۔اسنے۔۔۔اسکو ایکدم چھوڑا۔۔۔۔

ہونٹ سے نکلتے خون کو اپنے انگوٹھے کی مدد سے رب کر دیا

۔۔۔۔

پریہان کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔۔

اب اس گھر کی کوئی چیز نہ ٹوٹے۔۔۔ورنہ

تمھارے ساتھ۔۔اس سے بھی زیادہ برا ہو گا ابھی تم برائی کی

انتہا سے واقف نہیں" وہ اپنے انگوٹھے پر لگے خون کو

اسکی نگاہوں کے سامنے دیکھاتا بولا

پریہان نے اسکو غصے سے جھٹکنا چاہا۔۔۔

کتنا نخرہ کرتی ہو پریہان۔۔۔۔" وہ افسوس سے گردن نفی میں ہلاتا اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

زیادہ ہو گیا" وہ بولا۔۔۔

اور آنکھ دبائی

پریہان نے ضبط سے چہرہ موڑ لیا۔۔

جب جب میرا نقصان کرو گی مجھے خود سے اتنا ہی قریب پاؤ گی۔۔۔" وہ اسکے گال پر زور سے پیار کرتا دور ہو گیا۔۔۔۔

www.BestUrduBook.com

پریہان نے اپنے آنسو ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کیے۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ کوئی چیز اٹھاتی۔۔۔

شہروز نے تیوری چڑھا کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

یعنی تم برائی کی انتہا دیکھنا چاہتی ہو" وہ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے لگا۔۔۔

پریہان نے ایکدم واس دوبارہ رکھ دیا۔۔۔

شہروز نے ہنسی دبائی

جبکہ پریہان نے منہ لگائے بنا۔۔۔

اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔اسنے زخم بنا دیا تھا اور اب اسے جلن ہو رہی تھی

وہ صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔

یہاں سب چیز موجود ہے" شہروز نارملی بولا۔۔۔

تمھیں کچھ بنانا آتا ہے" شہروز نے اسکیطرف دیکھ کر پوچھا جو بار بار اپنی نازک سفید انگلیوں سے ہونٹوں کو چھوتی اور پھر بے بسی سے ہٹا لیتی۔۔

شہروز کو اپنی حرکت پر افسوس ہوا۔۔

مگر وہ انسانوں کیطرح رہ بھی سکتی تھی اسکے ساتھ

اسنے۔۔کچن کبنیٹ میں سامان دیکھنا شروع کیا

اور وہیں فرسٹ ایڈ بکس بھی نظر آیا اسنے نکال کر

اچھے سے چیک کیا۔۔

اور اسے ایک ٹیوب ملی یہ زیادہ نہیں مگر پھر بھی

آرام دیتی اسے۔۔۔

وہ اسکے پاس آیا پریہان صوفے پر بیٹھی تھی۔۔پاوں

مسلسل جھول رہی تھی شہروز نے اسکی بے چین ٹانگوں

پر اپنا ہاتھ رکھا

جسے پریہان نے زور سے جھٹک دیا۔۔۔

شہروز اب کسی رعایت کے موڈ میں نہیں تھا

۔۔۔

اسنے پریہان کو بھی نیچے کھینچ لیا۔۔ہاتھ بڑھا کر۔۔

وہ اگر نخرہ کم دیکھاتی تو یہ جان پاتی کے اسکے وجود
میں اتنی طاقت نہیں وہ شہروز سے لڑ سکے

شہروز کے بے حد نزدیک تھی وہ

کچھ الجھی الجھی سی۔۔

شہروز نے اسے چہرے سے بال ہٹائے۔۔۔اور اسکے
ہونٹوں پر۔۔ٹیوب لگانے لگا۔۔

اسکی سی نکلی

پہلے درد کرے گا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ بولا

بکواس بند کریں۔۔۔آپ کو کیا لگ رہا ہے یہاں
لا کر آپ میرے ساتھ جو مرضی کریں گے" وہ
اس سے دور ہوتی بولی۔۔

سچ بتاؤ" شہروز نے صوفے سے ٹیک لگائے اور سکون سے بیٹھ گیا

اسکی مسکراہٹ پر یہان کو زہر لگ رہی تھی

مجھے بلکل ایسا ہی لگتا ہے" وہ آنکھ دباتا بولا۔۔۔

ایسا کیا ویسا بھی کبھی نہیں ہونے دوں گی" وہ چیڑ کر بولی

اچھا تمھیں بڑا علم ہے ایسے ویسے کا" وہ دوبارہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے نزدیک کھینچتا پر یہان چیخ مارتی اس سے جدا ہو گئ

شہروز نے بمشکل قہقہہ دبایا۔

اچھا لڑائ بند کرو پہلے بتاؤ تمھیں کیا بنانا آتا ہے"

زیر" وہ پٹ سے بولی

شہروز اٹھ گیا۔۔۔

کافی دلچسپ ڈیش ہے۔۔ کبھی موڈ ہوا تو اکٹھے کھائیں گے

اور مجھے اس سے بھی زیادہ اچھی ڈشیز کا پتہ ہے"

شہروز کے پر سکون جواب پر وہ۔۔ بل کھا کر رہ گئی۔۔

دیکھو یہاں سب ہے۔۔۔ تم ایک لڑکی ہو تمھیں کچھ

نہیں آتا واقعی" وہ حیران تھا

مجھے تو بھوک لگ رہی ہے۔۔ شام بھی ڈھل آئی ہے

" وہ بولا۔۔۔ شکل پر معصومیت طاری کی

جس سے نکاح کرنے والے تھے اسکے پاس جا کر

کھائیں"

پریہان نے سر جھٹکا۔۔۔۔

جس سے نکاح ہو چکا ہے اسے ہی نہ کھا جاؤں کیا

خیال ہے" وہ اسکی جانب قدم اٹھاتا بولا

آنکھوں میں دنیا جہان کا رومینس بھر آیا

شہروز" وہ چیخی

کیوں کیا ہوا دیکھو پیٹ تو بھرنا ہے ایسے نہیں تو ویسے

سہی" وہ شانے اچکاتا۔۔پہلے سے کھلے دو بٹن میں

تیرے کو بھی کھول گیا

اسکا چوڑا سینہ واضح نظر آرہا تھا

پریہان گھبرا کر رخ موڑ گئ

میں میں بناتی ہوں مجھے آتا ہے بنانا" وہ جلدی

سے ہار مان گئ۔۔

شہروز وہیں رک گیا

گڈ گرل۔۔استاد بھی ہوں تمھارا احترام کیا کرو میرا"

وہ اسکی کلائی جکڑ کر اسے کچن میں لے آیا

پریہان کے منہ میں جواب تو کئ تھے مگر بحث کا

دل نہیں تھا بھوک اسے بھی تھی

لگا برسوں بعد وہ کچن میں آئی ہو

اپنے گھر ہی کی تھی کوکینگ اسکے بعد ضرورت ہی

نہیں پڑی

آج جب وہ کچن میں آئی۔۔۔تو بے ساختہ

آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

وہ چیزوں کو دیکھ کر ماضی میں کھو گئ

کیسے بابا آتے تھے تو۔۔وہ جلدی سے انکے لیے کھانا بناتی

تھی۔۔۔

اپنے بہن بھائیوں کے لیے۔۔۔وہ امیر نہیں تھے

غریب لوگ تھے مگر رشتوں کا خلوص بہت

تھا۔۔اور اصل اعتبار جو کسی بھی رشتے سے اڑا وہ باپ

کے رویے سے اڑا تھا

شہروز اسکی بھیگتی پلکوں کو دیکھتا۔۔۔پریشان ہوا

اگر نہیں بنانا چاہتی تو میں آرڈر کر دیتا ہوں" اسے اسکا خیال تو تھا ہی برحال

نہیں" وہ جلدی سے بولی

مجھے اچھا لگے گا" ایک پل کو جیسے وہ پرانی والی پریہان بن گئ تھی جو۔۔باپ بھائ کے سہارے کو۔۔۔۔مظبوط سہارا سمجھتی تھی

اور اپنے منگیتر کے بارے میں سوچتی تھی تو بس یہ ہی خیال آتا کہ۔۔وہ شخص اسکو عزت دے گا۔۔ عزت تو کیا خاک دیتا اسنے اس میں سے تمام جزبے ہی مٹا دیے۔

تو پھر رو کیوں رہی ہو" شہروز نے اسے پیچھے سے بانہوں میں بھر لیا

پریہان نے کوئی ریکشن نہیں لیا جبکہ شہروز تو منتظر تھا یہ فرائی ہیں اسکے سر پر آکر لگے گا۔۔

وہ بھی موقع غنیمت جان کر نرمی سے اسے خود میں بھر گیا۔۔۔

رویامت کرو۔۔۔بات بات پر۔۔۔" وہ اسکے گال پر اپنا لمس بکھیرتا بولا۔۔۔۔

پریہان ایکدم جیسے ہوش میں آئی

آپ دور نہیں رہ سکتے" وہ چیخی

یہ یہ چیز۔۔۔میں بھی کہوں کہاں چلی گئی

پریہان

دور ہی ہوں کھا نہیں جاؤں گا تمھیں ویسے مجھے علم ہے تم کتنی کڑوی ہو" وہ اسے چیڑانے میں کوئی قصر نہیں چھوڑ رہا تھا

یہ پڑا سامان خود بنا لیں"

پریہان نے سب کچھ چھوڑا اور جانے لگی

اچھا سوری" وہ فورا ہار مان گیا۔۔

پریہان نے احسان جتاتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دیکھایا کہ تبھی کچھ بنائے گی جب وہ اسکے پاس سے چلا جائے گا

شہروز بھی وہاں سے چلا گیا

کہ اسے بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی سے بات کرنی تھی

وہ بلکنی میں نکل آیا

پریہان کھانا بنانے لگی اسے اچھا لگ رہا ہے تھا کھانا بنانا اور اچانک نظر شہروز کی پشت پر ٹھری

وہ اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

کیا یہ شخص قابل بھروسہ ہے"

نہیں مرد کسی بھی حال میں بھروسے کے قابل نہیں

اپنے ہی دماغ کو جھٹک کر۔۔۔وہ کام کرنے لگی

پھر اسے یاد آیا ہوٹل میں اسکے لیے وہ کیسے لڑ پڑا تھا

۔۔۔۔

وہ اپنے دماغ کی کسی دلیل پر بھی کام دھرے بنا

کھانا بنا چکی تھی وہ اب بھی کام کر رہا تھا۔۔

اسے اپنے کپڑوں سے اصل کوفت ہو رہی تھی اتنے دن سے اسی لباس میں تھی وہ۔۔

وہ تن فن کرتی۔۔۔شہروز تک پہنچی۔۔اور اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر کال کاٹ دی۔۔۔۔

شہروز نے چونک کر دیکھا۔۔ مگر اسکا پھولا پھولا

چہرہ اور اسکا حق جمانا شہروز پر بہت بھایا

حکم" وہ سر خم کرتا بولا۔۔۔

پریہان کو اب اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔ وہ کیسے

حق سے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین چکی تھیں اور

شہروز کو تو اور کچھ چاہیے بھی نہیں تھا

وہ کنفیوز ہو گئ

وہ کپڑے نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔ میں کیا

انھیں کپڑوں میں رہو" وہ نظریں پھیرتی بولی۔۔

اوکے۔۔ تم ان لائن کچھ آرڈر کر دو۔۔۔ آئ مین جو تم چاہو"

وہ بولا تیز ہوا نو مبر کی دونوں کے وجود سے ٹکرا رہی تھی۔۔

کیوں مجھے باہر نہیں لے جا سکتے" وہ طنزیہ

نظروں سے اسے گھورتی بولی

لے جا سکتا ہوں۔۔۔ مگر لے کر جانا نہیں چاہتا

۔۔۔

ابھی تمھاری ذہنی حالت درست نہیں" وہ مسکرا

کر اسکے پاس سے ہٹ گیا

کیا مطلب ہے اسکا" وہ غصے سے لال پیلی ہوئی

دیکھا۔۔ کیسے جنگلی بلیوں کیطرح کاٹنے کو دوڑتی ہو۔۔۔ جب تم

نارمل پیار کرنے والی بیوی بن جاؤ گی تب میں

تمھیں جہاں تم کھو گی لے جاؤں گا"

یہ تو آپکا خواب ہے" پریہان نے سر جھٹکا

خواب پورے ہونے کے لیے ہی ہوتے ہیں"

ہر خواب پورا نہیں ہوتا" پریہان نے اسکی طرف

اداسی سے دیکھا۔۔

شہروز اسے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

پریہان ایک روم میں چلی گئ۔۔

وہ قسمت سے بیڈ روم ہی تھا۔۔

شہروز کے دماغ نے البتہ یہ ضرور سوچا تھا کہ

پریہان کے ماضی کے بارے میں جانے

کیونکہ اب یہ ضروری ہو گیا تھا

[11/17/2022, 10:38 PM] Tania Tahir: شہروز

یونیورسٹی جانے لگا تھا۔۔ساتھ ہی اسنے اپنے گھر

والوں سے بھی رابطے بحال کرنے کی کوشش کی مگر سد

افسوس کے وہ رابطے بحال نہیں ہو سکے تھے اور اس ہی

وجہ سے وہ کافی پریشان تھا۔۔۔یونیورسٹی میں بھی

وہ ٹھیک سے وقت نہیں گزار سکا۔۔۔ تبھی وہ گھرا

گیا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ بیڈ پر لیٹا سوچتا رہا کہ کیا ہوا تھا۔۔

جب وہ گھر گیا۔۔۔ تو ان سب کے رویے اتنے برے تھے ابو نے تو دھکے دے کر باہر نکال دیا انکی بس ایک ہی بات تھی اس طوائف کو طلاق دو گے تب اس گھر میں داخل ہو گئے مگر وہ کوئی جانتا نہیں تھا کہ کوئی اسے طوائف کہتا تھا تو اسکے سینے میں بجتا تھا۔۔۔۔

وہ برداشت نہیں کر پاتا تھا کہ اسے کوئی طوائف کہے کیوں نہیں دنیا مان لیتی کے شہروز سے جڑنے کے بعد اس کی اپنی پہچان بدل گئی ہے۔۔اور افسوس تو یہ تھا جس کی وجہ سے وہ پوری دنیا سے لڑا بیٹھا تھا۔۔وہ اس سے بری طرح بدزن تھی کچھ دن گزرنے کے بعد بھی پریہان کی رٹ اور نفرت میں کمی نہیں آئی۔۔۔

آج جب سے وہ آیا تھا خاموش تھا۔۔ پریہان کو شاید۔۔ ان چند دنوں میں یہ عادت نہیں رہی تھی گھر میں انکی لڑائی کی آواز نہیں گونجی تھی پریہان نے اسے کھری کھری نہیں سنائی تھی۔۔۔

طلاق کا مطالبہ نہیں کیا تھا اگر زندگی اتنے معمول پر آ گئی تو کیا ہو گا۔۔۔ وہ کیسے اسکے ساتھ رہے گی وہ رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ بھروسہ کر کے بھروسہ توڑوانا نہیں چاہتی تھی

اگر اب بھروسہ ٹوٹ گیا تو۔۔۔ تو وہ خود کو جوڑ نہیں پائے گی دو جزبوں سے گزر چکی تھی

محبت اور نرم دلی کے بعد سکوت اور سرد مہری سے گزر رہی تھی اس کے بعد اس میں کسی جزبے کی گنجائش نہیں تھی

وہ۔۔۔روم میں آئی تو۔۔۔۔شہروز کو ایل سی ڈی گھورتے ہوئے پایا۔۔وہ اسکی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا۔۔

پریہان نے ایل سی ڈی کیطرف دیکھا۔۔۔

اور جب اسکی توجہ اپنی جانب نہیں پائی تو اسنے ۔۔شہروز کے پاس سائیڈ ٹیبل پر۔۔۔پڑا۔۔کانچ کا ڈیکوریشن پیس اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔۔

شہروز نے بنا چونکے زمین کی جانب دیکھا ۔۔۔پھر پریہان کو دیکھا

میں یہاں دیواروں سے باتیں کروں" پریہان غصے سے بولی۔۔۔

شہروز کے سر پر جیسے تھکاوٹ سوار تھی اسنے۔۔۔

نظر پھیر لی اور ایل سی ڈی کی جانب دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

پریہان کچھ دیر حیران رہ گئ۔۔۔

پھر پاؤں پٹخ کر باہر نکل گئ۔۔۔

مسلہ کیا ہوا ہے انکے ساتھ " وہ ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔

اسکے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ایک بار پھر

جھانک کر نیچے دیکھا کانچ کے ٹکڑے زمین پر

بکھرے ہوئے تھے جبکہ اب بھی وہ ایک سی ڈی

کیطرف دیکھ رہا تھا حالانکہ صاف دیکھائی دے رہا

تھا۔۔۔۔

کہ اسکا دھیان ایل سی ڈی پر بلکل بھی نہیں

۔۔

وہ دوبارہ اندر آگئ۔۔۔

مجھے شاپینگ کرنی ہے " وہ شہروز کے عین سامنے

جا کھڑی ہوئی۔۔۔

شہروز نے اسکی جانب دیکھا۔ گھیرہ سانس بھرا

میں نے کہا تھا تمھیں آن لائن کر لو" وہ اپنا موبائل اسکی جانب بڑھاتے بولا۔۔۔

مجھے اسطرح نہیں کرنی" وہ اسکی سنجیدگی دیکھ کر۔۔۔

اسکا موبائل سائیڈ پر کر گئی۔۔۔

پریہان میں پریشان ہوں تم۔۔۔ جا سکتی ہو" وہ پہلے دن کیطرح۔۔۔ جیسے انجان بن کر بولا تھا۔۔۔

پریہان چند لمحے اسکی طرف دیکھتی رہی۔۔۔

نہ جانے کیوں اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے

غصہ الگ۔۔۔ امڈ امڈ کر آ رہا تھا۔۔۔ کہ اسکو کیوں یہ سب محسوس ہو رہا ہے وہ طلاق لینا چاہتی تھی اس

سے پھر اسکے بولنے اور نہ بولنے سے کیا فرق پڑتا تھا۔۔وہ کمرے سے باہر نکل گئ۔۔۔

شہروز نے اسکی پشت دیکھی اور سر تھام لیا۔۔۔

وہ پریشان تھا۔۔اس سے اپنی ماں کے انسو برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

اور یہ ہی سوچ بار بار ا رہی تھی مگر۔۔۔پر یہان کا اس میں کوئ وور نہیں تھا شادی اسنے زبردستی کی تھی

۔۔۔

یہ سوچ آتے ہی وہ اٹھا۔۔۔اور اب اسنے کانچ کا شوپیس ریکھا

آف یہ بہت مہنگا تھا پر یہان" وہ سر تھام گیا۔۔۔

کیسے اتارے گا ت

تھا راایہ غریب شوہر" وہ سر نفی میں پالتا باہر

نکلا۔۔۔

وہ باہر نہیں تھی۔۔ایکدم اسکی نگاہ۔۔۔ مین دروازے پر گئ

۔۔۔مگر دروازے لوک تھا۔

اسنے اسے گھر میں ہی تلاشہ۔۔وہ دوسرے

کمرے میں چیک کرنے لگا۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا تو اپنی بیوی اک غصہ چیک

کر کے دنگ رہ گیا۔۔

اسنے سارا کمرہ الٹ پلٹ کر دیا تھا۔۔گھیری

سانس بھری تھی اسنے کے اس لڑکی کے ساتھ

کتنی برداشت کی ضرورت تھی۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آپ یہاں سے چلے جائیں" پریہان نے بنا کسی تردد کے کہا۔۔۔ سپاٹ چہرے سے

اپنی بیوی کے پاس سے کون دور جانا چاہے گا" وہ اسکے نزدیک بیٹھا۔۔۔

پریہان نے بھڑک کر اسکی جانب دیکھا

۔۔۔۔۔

اپ نے مجھے اپنے کمرے سے نکالا ہے اب کیوں یہاں اکر بیٹھ گئے ہیں"

کیوں ہے تم میں اتنا غصہ دن بدن میری محبت تمھارے لیے بگڑتی جا رہی ہے" وہ چاہت سے بولا۔۔

پریہان نے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر نہ کر سکی۔۔۔

اوکے چلو تمھیں شاپینگ کراتا ہوں" شہروز نے کہا۔۔۔

آنکھوں میں نرمی تھی۔۔

شکریہ۔۔" پریہان نے۔۔غصے سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔

شہروز نے اسکا شولڈر تھام لیا۔۔۔۔

اور اسکا چہرہ اپنی جانب کر کے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

پریہان کی بھی نگاہ اسکی آنکھوں سے جا ملی۔۔۔

دونوں کی نگاہوں کا تصادم ایک دوسرے کا دل دھڑکا گیا۔۔۔۔

شہروز اسکے حسن کی جتنی تعریف کرتا کم تھا۔۔۔

مگر وہ بھی کم نہیں تھا۔۔۔وجوہات سے بھرپور چہرہ۔۔بیریہان کے نزدیک تر ہوتا جا رہا تھا۔۔بے ساختہ اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی اور ایکدم حونک ہوئی ایسا کیسے اسکے دل میں کیسے کسی کے لیے

کوئی دھڑکن پیدا ہو سکتی ہے یہ ممکن نہیں وہ الجھن بھری نگاہوں سے اپنی سوچوں میں گم تھی کہ۔۔نرم ۔۔گرم لمس شہروز کا اپنی چہرے پر محسوس کر کے

۔۔۔

وہ جیسے بے اختیار اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔

اپنا چہرہ موڑا مگر اب بہت دیر ہو گئی تھی۔۔

شہروز نے اسکو شدت بھرے لمس میں

جکڑ لیا پریہان کی سانسیں الجھ سی گئی۔۔۔

شہروز مزید لمس بکھیرتا رہا۔۔۔۔۔

اسکے کان پر گردن پر۔۔۔۔اسکے چہرے کے ایک ایک نقش ہوا اسنے چھوا تھا۔۔اسکے چھونے سے ہر بار پریہان کا سانس بھاری ہو جاتا تھا یہ

جزبے بلکل الگ تھے۔۔۔

وہ خود پریشان تھی۔۔

اور جب۔۔۔اسکی سانسیں اکھڑنے لگی۔۔

تو اسنے شہروز کو دور دھکیلا جو۔۔۔۔اپنے کام میں ایسا مگن تھا کے اسے پریشان کی فکر رکھنے نہیں تھی پریہان اکھڑتی سانسوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

شہروز کی آنکھوں کے خمار نے اسے نگاہیں پھیرنے پر مجبور کر دیا شہروز کو شاید اسکا دور دھکیلنا اچھا نہیں لگا وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پریہان کی نہ جانے کیسے ہمت ہی نہیں تھی اس سے نگاہ ملا پاتی۔۔ تبھی ادھر ادھر دیکھتی وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتی اپنی سانسیں سمبھال رہیں تھیں

شہروز جھلے سے اسکے پاس سے اٹھ کر چلا گیا

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔اور ایک پل کو وہ جیسے اپنے اندر ایک عام لڑکی کے جیسے جزبے محسوس کرنے لگی وہ جزبے۔۔۔اس عام لڑکی ہے جس کے شوہر کے چھونے سے اسکے۔۔۔۔دل میں دھڑکنوں کا شور اٹھ جاتا ہو۔۔

اور ان چند ہی لمہوں میں اسے احساس ہوا وہ بلکل بھی ۔۔۔ایک عما لڑکی نہیں کیا وہ بھول گئ وہ طوائف ہے

۔۔۔

اسکا دل ڈوب گیا۔۔۔۔

آنکھ بھر آئی وہ کیا نارمل ہو ہی نہیں سکتی مگر وہ نارمل کیوں ہو۔۔

وہ جیسے خود میں چیخنے لگی۔۔۔

اٹھو۔۔۔ میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔ بس منٹوں میں باہر نکلو ورنہ اٹھا کر لے جاؤ گا اور انکار کی تو کوشش بھی مت کرنا میرے سامنے تم" اسنے زرا گھور کر کہا۔۔۔۔

پریہان کچھ نہیں بولی شیروز باہر نکل گیا پہلے تو وہ ضد میں بیٹھی رہی اور پھر یوں ہی اٹھ کر باہر آ۔ گئ کیونکہ وہ بھی جیسے ضد پر اتر آیا تھا تیز ہارن بجا رہا تھا وہ۔۔ دروازہ کھل کر بیٹھ گئ دونوں نے ایک دوسرے سے کوئ بات نہیں کی تھی ۔۔۔

وہ دونوں ایک بڑے مال کے سامنے پہنچے پریہان نے اسکی جانب دیکھا اور بے ساختہ کہا

پیسے ہیں آپکے پاس اتنے" وہ بس ایسے ہی پوچھ گئ

ارادہ طنز کا نہیں تھا دوسری طرف۔۔۔اسے تو شدید طنز لگا۔

شہروز نے اسکی جا بایسی نظروں سے دیکھا کہ پریہان خاموش ہو گئ

میرے بازوؤں میں جب تک دم ہے میں تمھیں سمبھال سکتا ہوں تمھاری حفاظت بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

اور تم پر پیسہ بھی خرچ کر سکتا ہوں" وہ بولا۔۔

اور اسے سپاٹ نظروں سے۔۔۔دیکھا

پریہان گاڑی سے اتر گئ

دونوں اندر داخل ہوئے۔۔۔اور۔۔ان دونوں پر کئ لوگن کی نظریں اٹھیں

۔پریہان بہت مشہور طوائف تھی اسے سب جانتے تھے لوگ اسے دیکھ رہے تھے پریہان میں وہ ہی سرد مہری اتری۔۔۔

وہ کسی کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔ایک دکان میں شہروز کے ساتھ داخل ہوئی اور جیسے ایکدم اسکے سر پر گویا بم پھٹا۔۔۔۔

اسکے قدم وہیں جم گئے۔۔۔

وہ اگلا قدم اٹھانے قابل نہیں تھی

جبکہ مقابل بھی ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔

پریہان۔۔۔نے شہروز کی کلائی پر گرفت سخت کرلی

کیا ہوا" شہروز نے اسے روکا دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔

پریہان کے پاس الفاظ باقی نہیں رہے تھے

[11/18/2022, 6:15 PM] Tania Tahir: ہم ہم چلتے ہیں یہاں سے" اسنے ایکدم قدم واپسی کی جانب لیا

دوسری طرف۔۔۔۔وہ شخص بھی آنکھیں پھاڑے پریہان وک دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر اسنے پریہان کی جانب قدم اٹھائے نہ جانے پریہان کا وجود کیوں کانپ سا گیا۔۔وہ شہروز کا ہاتھ تھامتی پیچھے ہٹتی چلی گئ

شہروز کی بلکل سمجھ میں نہیں ارہا تھا وہ ایسا رویہ کیوں رکھ رہی ہے

ہوا کیا ہے" شہروز نے بلآخر ادھر ادھر دیکھتے پوچھا

۔صاف محسوس ہو رہا تھا اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔۔۔۔

وہ پریہان کو روک گیا۔۔ہر یہان کی نظر اس شخص پر گئی وہ انکے پیچھے ہیا۔رہا تھا۔۔

پلیز چلیں یہاں سے" وہ بولی اپنی گھبراہٹ اور خوف وک چھپا نہ سکی۔۔۔

تم بتاؤ گی ہوا کیا ہے ہم شاپینگ کرنے آئے ہیں اور ایکدم جانے کی بات کر رہی ہو"

شہروز جھنجھلا کر بولا۔۔

م۔۔میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں"

کیسے ہو شہروز" ایکدم کسی کے پکارنے پر شہروز پلٹا شجاع مسکرایا

اسکی مسکراہٹ میں کمینگی تھی نظریں پریہان پر تھیں۔۔۔۔

شہروز ایکدم اسکے بغل گیر ہوا

کیسے ہو یار" وہ جوش سے بولا۔۔

پریہان کا جیسے حیران ہونے کا دن تھا وہ حونک نظروں سے شہروز کو اسکے ساتھ دیکھ رہی تھی جس کی نگاہیں تھیں تو پریہان پر۔۔۔ لیکن وہ مل شہروز سے رہا تھا۔۔۔

یار کب آئے تم بتایا بھی نہیں" شہروز نے مسکرا کر پوچھا

بس کچھ عرصہ پہلے یہیں پاکستان میں شفٹ ہو گیا" وہ ہنسا۔۔۔

آخری بار تو تم شاید اپنی شادی پر ا ہے تھے رائٹ" شہروز نے جیسے یاد کرنا چاہا

پریہان کی جناب۔۔۔ شجاع نے دیکھا

بلکل درست " اسنے کہا آنکھوں میں بات تھی

جس سے پریہان لرز رہی تھی۔۔۔

تم بتاؤ کیا کر رہے ہو آج کل " وہ بولا۔۔۔

میں۔۔۔بس جاب۔۔۔ایکچلی شادی کر چکا ہوں " وہ

مسکرایا

اوہ رئیلی۔۔ماشاءاللہ " شجاع نے اب پریہان کو

اور بھی توجہ سے دیکھا

شہروز مسکرایا اور پریہان کو اپنے نزدیک کر لیا۔۔

میٹ مائے وائف " وہ بولا۔۔۔

پریہان کا حلق خشک وہ گای ان لفظوں پر۔۔

ارے کیسی ہیں آپ " اسنے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا

پریہان کی نگاہ اٹھی شہروز سے بچا کر شجاع نے

پریہان۔ کو دیکھتے ہی دیکھتے آنکھ دبائی اور پریہان۔۔ کی بس

ہو گئی اور بنا کچھ دوسری چیز دیکھے۔۔۔

بنا روکے باہر بھاگنے لگی

اسکے آنسو ایک عکس میں بہہ رہے تھے متواتر

وہ اتنی پریشانیاں ڈیزرو نہیں کرتی تھی

کیوں تھیں اسکی زندگی میں پریشانیاں اتنی

اسکی ہچکیاں بندھ رہیں تھیں مگر شہروز کے لاکھ

روکنے پر بھی وہ رہی نہیں وہ۔۔ بھاگتی رہی۔۔

شہروز نے شجاع کی جانب دیکھا

ایم سوری یار" وہ بولا۔۔۔۔

اور شجاع نے سر ہلایا۔۔

اور۔۔۔ شہروز خود بھی بھاگا۔۔۔۔

اسکے پیچھے

پریہان رو کو" اسنے پکارہ مگر وہ نہیں رو کی

گار

ٹی اک دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گئ

پتے کیطرح وہ اس وقت لرز رہی تھی

شہروز کی خود کی سانسیں پھول نہ لگیں

چلیں۔۔ چلیں پلیز میرا دم گھٹ جائے گا

"شہروز کو دیھ کر وہ ایک سانس میں بولی۔۔

شہروز گاڑی میں بنا کسی سوال کے سوار ہوا۔۔۔

گاڑی" وہ کانپتے لہجے میں بولی

چلا رہا ہوں ریلکس او کے " وہ بولا۔۔۔

اور۔۔ گاڑی سٹارٹ کی گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی جیسے

پریہان کو کچھ چین آیا وہ مڑ مڑ کر پیچھے دیکھ رہی تھی

کس کو دیکھ لیا ایسا بھی تم نے" شہروز سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کس۔۔۔ کسی کو بھی نہیں" اسنے کہا۔۔۔

اچھا" شہروز نے اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔۔۔

جو بار بار وہ مسل رہی تھی گھبراہٹ سے۔۔۔۔

شہروز نے۔۔۔ اسکے وہی ہاتھ تھام لیا۔۔

ڈر لگ رہا ہے" اسنے ویسے ہی پوچھ لیا

پریہان نے اسکی طرف دیکھا

آنکھوں میں آنسو بھر گئے صہ بچوں کیطرح سر ہلا گئ

اس وقت شہروز کو اسپر ٹوٹ کر پیار آیا

اسنے ایک ہاتھ بڑھا کر اسکا اور تھاما اور سینے سے لگا کر لیا۔۔۔

پریہان نے کوئ ضد نہیں کی

اسے شاید کسی سہارے کی ضرورت تھی

اسے چاہیے تھا کوئی جو اسے اس وقت چھپا لیتا

پریہان اپنی مرضی سے اسکے سینے میں سر چھپائے
بیٹھی رہی یہاں تک کے وہ گھر پہنچ گئے وہ۔۔۔

چپ رہی یوں ہی بیٹھی رہی

شہروز نے اسکے گرد ہاتھ لپیٹ لیے

وہ مسکرا دیا تھا

کیا ہوا" اسنے توجہ سے پوچھا

شہروز کے بس وال پر اسنے گھیرہ سانس بھرا

ڈر لگ گیا۔۔۔لوگوں کی نظروں سے" وہ بولی

شہروز کی گرفت اسپر مزید مظبوط ہو گئ

میرے ہوتے ہوئے کسی سے مت ڈرنا" وہ بولا۔۔۔

اور اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا گویا ریلکس ہو رہا ہو

واقعی" بھیگے لہجے میں وہ پوچھ رہی تھی

ہاں۔۔۔ہر حال میں میں تمھارے ساتھ ہوں

۔۔۔۔

ہر وقت

۔ہر گھڑی"

اور کبھی سنہ رہے چھوڑ گئے

۔۔۔عورت سمجھ کر استعمال کر کے۔۔۔اپنی غرض پوری

کر کے مجھے پھینک دیا

" وہ سسکی

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے میں جس نے سب سے لڑ کر

تم سے شادی کی وہ تمھیں چھوڑے گا

۔۔ میں اپنی آخری سانس تک تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔ باقی میں کچھ نہیں جانتا"

کیوں نہیں جانتے" وہ رونے لگی۔۔۔۔

آخری سانس بس۔۔۔۔۔ میرا ساتھ دینے کے لیے آخری سانس" وہ اسکا گریبان جکڑ کر بولی۔۔

مرد اتنے بے اعتبار ہوتے ہی کیوں ہیں۔۔۔۔۔ وفا کیوں نہیں سیکھ لیتے آپ لوگ" اسنے۔۔۔۔ بہتے آنسوں میں پوچھا۔۔۔۔

میری وفا تمھاری لیے کافی ہے پریہان" وہ اسکا چہرہ ہاتھ میں جکڑ گیا

اور کیا یہ میری وفا نہیں سب کچھ ولٹا کر میں تمھارے ساتھ ہوں" وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانے لگا۔۔۔۔

چھوڑ جائیں گے" وہ بچوں کیطرح رونے لگی۔۔۔

شہروز نے اسے سینے میں جکڑ لیا۔۔۔

اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

اسکے چہرے کے ایک ایک عضو کو چھوا۔۔۔۔

اور بلآخر وہ اپنی محبت کی شدت اسپر۔۔۔۔

لٹانے لگا۔۔

پریہان نے احتجاج نہیں کیا

شہروز نے اسکو اپنے بے تاب اور دہکتے لمس کا

احساس دلایا۔۔۔

اور آہستہ آہستہ اس کی شدت میں اضافہ۔۔۔ ہو

گیا۔۔۔

پریہان نے اس سے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔۔

مگر شہروز اسکو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ۔۔۔کیا ہے اور وہ کیوں۔۔اسے غلط سمجھ رہی ہے۔۔

بلآخر وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہٹا۔۔۔

اور اسکا سرخ چہرہ دیکھنے لگا

یو لائک اٹ" وہ مسکرایا۔۔۔۔

ہٹیں دور ہوں" وہ۔زرا غصے سے بولی۔۔۔

جبکہ شہروز۔۔۔۔ہنس دیا۔۔۔۔

دیکھو مجھے لگتا ہے اب ہماری صلہ ہو گئ ہے۔۔اب تم مجھے

۔۔۔ایس انہیں کہہ سکتی"

یہ کس نے کہا ہماری صلہ ہوئ ہے" وہ بھڑکی

میں نے تو مان لیا

" وہ آرام سے گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

بکواس" پریہان نے سر جھٹکا اور وہ۔۔۔

باہر نکلی دونوں گھر میں داخل ہوئے

جیسے چند لمحوں کے لیے وہ بھول گئ تھی۔۔

کہ آج اسنے اپنے پہلے شوہر کو دیکھا ہے جس نے اسکی

زندگی کو۔۔۔ جھنم بنایا تھا۔۔۔

مگر گھر میں داخل ہوتے ہی اسے احساس ہو

گیا۔۔۔

کہ وہ کس قدر بے بس ہے

کیا شجاع شہروز کا دوست ہے۔۔

وہ اندر چلتی گئ اور پوچھنے لگی

۔۔

کیا شجاع کا شہروز وہی دوست ہے جو اس رات

" ایکدم اسکے دماغ میں زناٹے اٹھے

اور اسنے شہروز کی جانب دیکھا جو۔۔۔خاموشی

سے۔۔۔پانی پی رہا تھا جبکہ۔۔لبوں کی تاریخ میں

مسکراہٹ تھی

یہ شجاع کون ہے" بے ساختہ اسنے پوچھا۔۔۔

شہروز نے۔۔۔اسکی جانب چونک کر دیکھا

آنکھوں میں زرا حیرانگی اگئ۔۔۔۔

ایسے ہی پوچھ رہی ہوں" اسنے کہا اور۔۔۔اپنی شرٹ

اٹھانے لگی۔۔۔۔

جو آج ہی آن لائن ڈیلور ہوئ تھی۔۔۔۔اور اسنے غصے میں

ہوھل کر نہیں دیکھی تھی۔۔۔

شجاع شکار میرا دوست ہے ہم ساتھ پڑھتے تھے

پھر وہ ملک سے باہر چلا گیا۔۔۔

بس تو الگ ہو گئے

مگر جب وہ آیا۔۔۔" وہ ہنسا

پریہان نے ایکدم اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پھر پھر کیا ہوا۔۔" وہ بولی جلدی سے۔۔۔

پھر کچھ نہیں اسکی شادی ہوئی اور نہ سننے کیا ہوا

وہ کچھ عرصے میں چلا گیا بس" شہروز نے

کہا اور اسنے شانے آچکا دیے۔۔۔

اچھا" وہ بولی۔۔

کیا بہت گھیرے دوست ہیں آپ۔۔۔"

آپ کو بہت دلچسپی ہے" وہ پیار سے بولا۔۔۔

آپ" وہ بولتی کے شہروز نے اسکو ایسی نظروں سے دیکھا وہ۔۔۔

زرا۔۔۔ گھبرا سی گئ

اشہروز ہنس پڑا۔۔۔

مجھے لگتا ہے" وہ کچھ بولتا کہ۔۔۔

اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔۔

اسنے دیکھا ان نون نمبر تھا۔۔ اسنے کال اٹینڈ کی۔۔۔

شجاع" وہ ایکدم بولا۔۔۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

شہروز مسکرا کر باہر نکل گیا جبکہ۔۔۔ پریہان وہیں کھڑی رہ گئ

[11/19/2022, 3:45 PM] Tania Tahir: شہروز

اگلے دن اسکے لیے اور بھی کپڑے لے آیا تھا اسے اچھا

لگا تھا پریہان زرانا رملی اس سے بات کر رہی تھی جبکہ ۔۔۔اکشرا اسنے نوٹ کیا اور اسکو غور سے دیکھتی رہتی

۔۔

اسے اچھا لگ رہا تھا یہ سب۔۔۔مگر۔اسکے علاوہ بھی اسنے ایک بات محسوس کی تھی اور وہ پریہان کی غائب دماغی تھی اس سے پہلے تو وہ اتنی غائب دماغ نہیں تھی۔۔کے ایک جگہ پر بیٹھی وہ بس بیٹھی ہی رہتی تھی۔۔۔۔

وہ پریہان کی فکر کرتا یہ پھر اپنے گھر والوں کی جو اس سے ناراض تھے۔۔۔۔

وہ انھیں منا لینا چاہتی اتھا مگر۔۔۔اسکی بار بار کی کوشش بھی جب کچھ نہ کر سکی۔۔۔۔تو وہ جیسے ہار گیا

اسے گھر میں داخل ہونے ہی نہیں دے رہے تھے

جب بھی وہ کوشش کرتا وہ اسے باہر نکال دیتے اور اس

سب میں اسکے والد سرفہرست تھے۔۔

شہروز یونیورسٹی سے آج سیدھا گھر آگیا۔۔۔

جبکہ وہ پہلے اپنے گھر جاتا تھا۔۔۔اپنی ماں سے تو

اسکا سامنا ہو ہی نہیں سکا اگر ہو جاتا تو بات بن

جاتی کیونکہ ماؤں کے دل قدرے نرم ہوتے ہیں۔۔۔

وہ گھر آیا۔۔۔ابھی گھر میں داخل ہی ہوا تھا۔

اسکا سیل بلنک کرنے لگا اسنے پریہان کو کچن میں

دیکھا

وہ بہت اچھا کھانا پکاتی تھی شہروز۔ تو یہ دیکھ کر کے

اسکے ہاتھ میں کتنا زائقہ ہے حیران ہی رہ گیا

۔۔۔۔

اور وہ۔۔ہر پل اسکی تعریفیں کرنے میں نکال دیتا

۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے اپنی بیوی اور اس سے جڑی ہر چیز بے حد پسند تھی۔۔

شہروز نے کال اٹینڈ کی۔۔۔شجاع کی آواز سن کر اسنے تھکاوٹ سے اپنا لیپ ٹاپ کا بیگ۔صوفے پر پھینکا

اور وہیں بیٹھ گیا اسنے پریہان کی جانب دیکھا جس کی نگاہ اس سے ملی اور اسنے ہاتھ سے پانی کا اشارہ کیا

پریہان۔۔بنا کسی بات کے اسکے لیے پانی ٹرے میں لے گئ

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے آہستہ آہستہ اس میں پہلے

والی پریہان ارہی ہو۔۔۔۔

جو گھریلو کاموں کو دل سے کرتی تھی

سب کی عزت کرتی تھی سب کو اہمیت دیتی تھی

۔۔۔۔

وہ پانی لیے کھڑی تھی

۔

اچھا تم ارہے ہو۔۔۔ نہیں یار کیا مسلہ ہے اس میں

اچھی بات ہے او تم میری بیوی ویسے بھی بہت شاندار

کھانا پکاتی ہے" شہروز مسکرا کر پریہان کو دیکھنے لگا

جس نے زرا چونک کر اسکو دیکھا تھا

ٹھیک ہے میں ڈنر پر تمھارا ویٹ کروں گا" اسنے کہا

اور فون بند کر دیا

فون بند کرتے ہی مسکرا کر پریہان کا ہاتھ تھام لیا

تم اتنی فرمابردار کب سے ہوئی یقین نہیں ارہا اپنی آنکھوں پر" وہ بولا۔۔لہجے میں حیرانگی تھی مگر پریہان کے کان کھڑے تھے اسے جاننا تھا کون آنے والا ہے۔۔۔

کون ارہا ہے"

اسنے بنا کسی توقف کے پوچھا

شہروز نے پانی کا گلاس لے لیا۔۔۔

شجاع"

پریہان کا حلق وہیں خشک ہو گیا۔۔۔اسکی نظریں جھک گئی عجیب پریشان سی کیفیت تھی۔۔۔

وہ ارہا ہے تم ایسا کرنا اچھا سا کھانا بنا لینا وہ ڈنر ہماری طرف کرے گا اوکے" شہروز اٹھتے ہوئے بولا پریہان

کی آنکھوں میں آنسو تیرتے دیکھ وہ ایکدم اسکی

جانب متوجہ وہا جبکہ وہ بہت تھکا ہوا تھا۔۔

کیا ہوا" وہ سوال کرنے لگا۔۔۔

آپ سے ایک بات کہوں" اسنے شہروز کے دونوں

ہاتھ تھام لیے شہروز کا حیران ہونا بنتا تھا اسنے کبھی

اس سے ایسے بات نہیں کی تھی

حکم کرو" وہ دل سے بولا۔۔۔

جبکہ دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام لیا۔۔۔

آپ کسی کو مت بلائیں ڈنر پر۔۔۔اور اور وہ اس شخص سے

میرا مطلب جو آپکا دوست ہے۔۔۔اس سے

دوستی ختم کر دیں گے۔۔۔کیا آپ میرے لیے

ایسا کریں گے" وہ اس بھری نظروں سے اسے دیکھ

رہی تھی جبکہ آنکھوں میں پانی اب بھی تھا

شہروز سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگا

پریہان کے حوصلے ٹوٹ رہے تھے۔۔جیسے دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا وہ کیوں کرے گا ایسا اسکے لیے اس بات پر تو وہ کئی سوال کر سکتا تھا۔۔۔یہ وہ کیا کہہ گئی تھی۔۔۔

ایکدم جیسے پھر سے وہ اپنے خول میں بند ہونے لگی۔۔۔

شہروز کے ہاتھوں کے حوالے یں سے اسنے اپنا چہرہ آزاد کیا اور اس سے الگ ہو گئی

وہ کچھ نہیں بولی وہ سن چکی تھی

اسکا انکار وہ اسکے لیے ایسا کرے زیادہ پریہان خوشفہم وہ گئی تھی

قسمت نے چاہا ہی نہیں وہ کبھی کسی کو اسہارا لے۔۔۔

بسضسمت نے اسے تنہا ہی مارا اور وہ روز مر مر کر بھی

تھک گئ تھی۔۔۔

شہروز نے اسے پیٹھ موڑتے دیکھا اور۔۔۔ سہل فون

اٹھایا

وہی نمبر ری ڈائل کیا

اور کچھ دیر توقف کے بعد کال اٹینڈ ہو گئ۔۔

ہاں آج ہم بیزی ہیں بلکے آج کل۔پرسوں۔۔۔ یہ آگے بھی

ہم بیزی ہیں تم مت آنا اور کوشش کرنا آج کے بعد مجھ

سے رابطہ کہ کرو" مظبوط اواز لاونج میں گونج رہی تھی۔۔

پریہان۔۔۔ کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔

وہ جھٹکے سے پلٹی

شہروز کے کان سے سیل لگا تھا

آنکھوں میں نرمی چاہت۔۔۔ تھی۔۔۔

پریہان ایکدم مسکرائی شہروز اسکی مسکراہٹ پر مسکرا اٹھا۔۔۔

اسنے سیل فون پریہان کے آگے لہرایا کے اسے کوئی ڈاوٹ سنہ رہے۔۔وہاں کال اب بھی چل رہی تھی کوئی اب بھی بول رہا تھا مگر دونوں کو پرواہ نہیں تھی

پریہان کو اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔

اسکے آنسو بے اختیار بہہ نکلے۔۔۔وہ۔۔۔چند قدموں کا فاصلہ طے کرتی ایکدم۔۔ شہروز کے سینے میں آ سمائی۔۔۔

شہروز پہلے تو حیران ہوا اور پھر مسکرا دیا۔۔۔۔

اگر اسکو ایقین کرنے کے لیے اسے بس شجاع سے دوستی توڑنی تھی تو ایسے ہزار دوست اسپر قربان تھے۔۔

شہروز نے بھی اپنی بانہوں میں اسکو زور سے جکڑ لیا

۔۔۔۔

پریہان رو رہی تھی۔۔

مجھے لگتا نہیں تھا تم بات بات پر تو دو گی" شہروز نے اسکا چہرہ اونچا کیا

اسکا حسن بے مثال تھا۔۔

وہ بے حد حسین تھی۔ جتنا وہ کہتا اتنی کم۔ جبکہ خود بھی وہ بے حد ہینڈسم تھا۔۔ مگر جہاں پریہان تھی وہاں بس پریہان ہی تھی

اور وہ رکھتا اسے اپنی سر آنکھوں پر۔۔۔۔

پریہنا کو ایکدم اسکی تپش دیتی نظروں کا احساس ہوا تو سٹپٹا کر وہ۔۔۔ اس سے الگ ہوئی۔۔۔

شہروز نے ہنسی روکی۔۔

کھانا لگا دیا ہے آپ فریش ہو جائیں۔۔" وہ بولی

۔۔۔

بدلے بدلے سے سرکار کے رنگ نظر آرہے ہیں لگتا ہے ملن کی گھڑیاں قریب آرہی ہیں" اسکے کان میں سرسراتے لہجے میں وہ بولا

لہجے کے خمار نے۔۔۔ پریہان کی ریڑھ کی ہڈی سنسناسی اٹھی۔۔۔۔

شہروز پہلے فریش ہونا چاہتا تھا۔ وہ تبھی فریش ہونے اندر چلا گیا۔۔

پریہان جبکہ۔۔ الگ ہی سوچ میں جکڑی گئی۔۔۔۔

کہ۔۔۔ کیا واقعی شہروز کو اس سے اتنی محبت تھی ۔۔۔ کہ وہ اسکے لیے سب چھوڑ سکتا تھا

اپنا گھر اپنے دوست۔۔۔اپنے رشتے۔اپنا سب کچھ۔۔۔دل نے کہا آنکھیں بند کر کے اعتبار لے آئے

دماغ اب بھی دلیلیوں پر تھا مگر نہیں وہ۔۔۔وہ خود چاہتی تھی وہ مان جائے۔۔۔

مرد برے نہیں ہوتے سارے۔۔برے نہیں ہوتے شاید

وہ اس پر اعتبار کر سکتی تھی

وہ کنفیوز تھی مگر۔۔۔ہونا نہیں چاہتی تھی ایکدم وہ مسکرا دی۔۔۔۔

اس بات پر کہ وہ اسے پالینے میں جیت گیا۔۔

دل میں گدگداہٹ سی اٹھی۔۔۔

شاید وہ شاور لے رہا ہو۔۔۔۔

اسنے جلدی سے اسکے لیے کھانا ٹرے میں لگایا۔۔۔

اور کمرے میں اسکے پاس لے جانے لگی۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تو شہروز سو چکا تھا۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ رہی تھی شوز

ایکطرف پڑے تھے

اسنے کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔

اب پریہان کو اسکی تھکاوٹ کا احساس ہوا۔۔۔۔

تو اسنے اسپر بلنکیٹ پھیلا دیا

وہ دونوں الگ الگ کمروں میں تھے۔۔۔۔اور اس

وقت پریہان اسکے روم میں تھی

اسنے اسکے اوپر بلنکیٹ پھیلایا اور۔وہ وہاں سے باہر نکلی

۔۔

دماغ اتنا فریش تھا جیسے ماضی اسکا کوئی نہ ہو۔۔۔

اسنے ٹیبل رکھی اور وہ خود صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

اسنے ایل سی ڈی چلالی۔۔

وہ شام تک ایک ٹاک شو دیکھتی رہی۔۔

آج زندگی نے اسے الگ ہی رخ دیکھایا تھا جسے وہ ایک خواب سمجھ رہی تھی اور دعا دعا گو تھی کہ کبھی اس خواب سے وہ نہ جاگے اسی دوران اسنے دو کپ چائے پی لی۔۔

اور ایکدم اسنے کھٹ پٹ کی آواز سے۔۔۔ مڑ کر دیکھا

شہروز سمانے دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔

آپ جاگ گئے وہ بے ساختہ بولی۔۔۔ا

ور آٹھ گئ۔۔۔

ہاں جاگ گیا۔۔۔ گھیری نیند سے۔۔۔ اصر پگتا ہے وقت پر جاگا ہوں" وہ مسکراتا ہوا۔۔۔۔

اسکے نزدیک آیا اور ایکدم ہاتھ بڑھا کر اسے بانہوں میں بھر لیا

پریہان ایکدم سٹپٹا اٹھی

ش ش ش شہروز" اسکا لہجہ کپکپایا

اب کیا" شہروز نے۔۔۔زرا گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

ک

۔کچھ نہیں مگر۔۔" وہ بتانے لگی۔۔۔

دیکھو پریہان۔۔۔۔۔مجھے تم سے پیار کرنا صرف زبانی نہیں" وہ رک گیا۔۔۔

پریہان۔کا چہرہ لال سرخ ہو گیا اسکے سفید رنگ میں چیریز سی گھل گئیں جبکہ گھبراہٹ الگ تھی

دل کی دھڑکنیں شہروز کے سینے پر دھڑک اٹھیں۔۔۔

پریہان نے تھوک نگلا۔۔۔

مگر

۔۔۔ایسے تو نہیں" وہ سر جھکا کر بولی مطلب تو سب سمجھ رہی تھی

پھر کیسے" شہروز اسکے کان پر جھکا۔۔۔

اپنی ناک سے اسکلنے اسکی گردن سے گال تک ایک سطر کھینچی تھی۔۔۔

پریہان زور سے اسکی شرٹ جکڑ کر رہ گئی۔۔۔

جبکہ شہروز نے چاہت سے اسکی گردن کو چھوا۔۔۔

پریہان ضبط سے کھڑی رہی۔۔

شہروز اس سے پہلے مکمل بہکتا فون کی تیز بیل بجی

[11/19/2022, 5:19 PM] Tania Tahir: اسکے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے لائق تھے۔۔۔

پریہان مسکرا اٹھی۔۔۔

جبکہ گردن پر اسکے چھونے کا احساس اب بھی تھا

اسنے اسے حصے پر اپنی انگلیوں سے چھوا۔۔۔۔

اور سر جھکا گئ

شہروز اسکا مسکرانا پکڑ چکا تھا۔۔

بتاتا تاک

ہوں تمھیں میں اچھے سے" اسنے کہا۔۔۔اور سیل فون اٹھایا

ہاں بولو" وہ بولا

۔۔پریہان نے فیل کیا وہ سلام کسی سے نہیں کرتا

تھا۔۔۔

اسے اچھا نہیں لگا اسکے پاس موبائل نہیں تھا۔۔

حالات ہی ایسے تھے۔۔کہ وہ رکھ نہ سکی اور۔۔۔بگین

نے اسے موبائل نہیں رکھنے دیا تھا حالانکہ ہے کوٹھے کی ہر

لڑکی کے پاس تھا۔۔اسنے چھپ کر رکھنا چاہا مگر وہ

جس دن پکڑی وہ دن تو آج بھی نہیں بھولتی۔۔۔

بگین نے اسے بے حد بے رحمی سے مارا تھا اسکے بعد

اسنے جرت نہیں کی موبائل رکھنے کی

بگین کو ڈر تھا کہیں وہ کسی سے رابطہ کر ہے نہ چلی

جائے اور اسکا کاروبار ٹھپ نہ ہو جائے۔۔۔۔

تبھی اسنے اسے ایسی آسائشیں نہیں دیں تھیں۔۔۔۔

بس یونیورسٹی جانے دیا تھا۔۔۔۔

وہ بھی اسنے زیادہ دن نہیں جانے دیا۔۔۔۔

یار تمھیں یہ کام ابھی یاد آیا ہے" وہ بگڑ کر بولا۔۔

پریہان اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔۔

اور غور سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

شہروز نے تپ کر مڑ کر

۔پریہان کو دیکھا۔وہ ایک قدم دور ہوئی۔

اور ٹھیک ہے آتا ہوں" اسنے دانت پیس کر کہا

سیل فون بند کیا اور غصے سے پریہان کو پھر سے ے

جکڑ گیا۔۔۔

کک۔۔۔کیا ہوا" وہ حیران ہوئی

خوش ہونے کی تک تو کوئی نہیں تھی۔۔اس میں جو

تم ہو رہی ہو۔۔۔" وہ بولا۔۔

آپ کا ہی فون بجا ہے" وہ بولی

۔۔

شہروز نے سرد سانس کھینچی

بہت برا لگا رہا ہے یہ مجھے۔۔۔۔خیر پھر کیا ہوا

رات تو آئے گی اور عشقوں کی عاشقی کے لیے۔تو رات ہی

بنی ہے" وہ بولا۔۔۔اور آنکھ دبائی پریہان اس سے الگ

ہونے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔۔

ابھی کچھ دیر میں واپس ارہا ہوں۔۔۔۔

کچھ ایسا کرنا۔۔۔کہ کبھی آج کی رات نہ بھولوں" وہ

اسکے کان میں جھک کر بولا۔۔

پریہان۔۔۔کا سانس بھاری ہو گیا۔۔۔

شہروز نے غور سے اسکی طرف دیکھا اور نرمی سے اسنے۔۔۔اسکی۔سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھالیا۔۔۔

پریہان نے احتجاج نہیں کیا وہ یوں ہی کھڑی رہی ۔۔۔۔

شہروز ایک پل کو اس سے دور ہوا۔۔۔۔

میں ڈیزرو کرتا ہوں تمھارا ایک ریسپونس" وہ بولا۔۔۔

پریہان کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔شہروز اڈکی حالت سے محظوظ ہوا۔۔۔ایک بار پھر سے اسکا فون بجنے لگا۔۔

ٹونائٹ" اسکے کان میں وہ دوبارہ بولا کر۔۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا۔۔۔

آپ نے کھانا نہیں کھایا" وہ بے ساختہ بولی۔۔۔

آتا ہوں" شہروز بولا۔۔اور مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

پر یہاں البتہ خود بھی مسکرا کر۔۔ جلدی سے وارڈ روب دیکھنے کمرے میں بھاگی

اسکے پاس جیولری میکپ کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

اور کپڑے بھی کیجول تھے اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا جبکہ دل کہہ رہا تھا۔۔ کہ وہ اسکے لیے سجائے خود کو آج اسپر نگاہ اسکے محرم کی اٹھے گی۔ آج وہ غیر مردوں کے لیے نہیں سجی آج اسکا محرم اسکا یہ روپ دیکھے گا۔۔۔۔

وہ بنا سوچے سمجھے گھر سے باہر نکل گئ

پیسے اسکے پاس تھے۔اسنے۔۔۔ایک بڑے مال کی

جانب رخ کیا۔۔۔۔

وہاں سے کچھ سامان خریدا۔۔۔۔

ہاتھوں میں بیگز لیے وہ۔۔۔وہاں سے باہر نکلنے لگی کے کسی

سے زور سے ٹکرائی۔

سوری" اسنے کہا۔۔۔مگر مقابل نے نفرت سے

اسکو دیکھا

کس کس چیز کی سوری کرو گی۔۔۔طوائفوں پر اتنا

مدھم اور میٹھا انداز جچتا نہیں" جلے کٹے فقرے پر

اسنے مڑ کر دیا

یہ وہی لڑکی تھی جس کا نکاح شہروز سے ہونے والا تھا

۔۔۔

اور پھر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔کہ

اسکے جانے کی وجہ سے۔۔۔۔

پریہان کچھ نہیں بولی جانے لگی مگر منشا کے اسکا ہاتھ

تھام لی ا

کہاں بھاگے جا رہی ہو جواب دو میری بات کا

۔۔۔

ایک طوائف دوسروں سے معزرت کرتی

پھیرے

ایسا ممکن ہے کیا

وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔

مگر پریہان نے پھر بھی جوبا نہیں دیا وہ اسکے پاس

سے گزر گئ

وہ کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی

مگر ان دونوں پر کسی کی نگاہ اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس لڑکی کے پاس اگیا جس کی آنکھوں

میں آنسوں تھے

ہائے" شجاع نے کہا۔۔

منشا نے چونک کر اسکی جانب دیکھا اور اجنبی کو

نہ پہنچانتے ہوئے اسنے۔۔

آپنی شاپینگ کی جانب فوکس کیا۔۔۔۔

میں پریہان کا فرسٹ ہزبینڈ ہوں" بات تھی

یہ بم منشا کے لیے وہ اگلے قدم ہی موڑ کر اس شخص کو

دیکھنے لگی جو بلکل ہینڈسم نہیں تھا عام شکلوں

صورت کا انسان تھا۔۔

مطلب" وہ سمجھ نہیں سکی۔۔

مطلب یہ کہ یہ لڑکی پہلے میری بیوی تھی یعنی اسکی پہلی شادی مجھ سے ہوئی تھی" وہ دور تک دیکھتا بولا۔۔۔

منشا تو حیران ہی رہ گئی۔۔۔۔

مجھے یہ لڑکی دوبارہ چاہیے" وہ بولا۔۔۔۔

منشا۔۔۔۔ کی الجھن جیسے دور ہوئی۔۔۔۔

اور مجھے شہروز" اسنے کہا۔۔۔

شجاع مسکرایا۔۔۔۔

اور شجاع نے اسکا نمبر لیا اور بس اتنی سی ہی ملاقات کے بعد دونوں الگ الگ ہو گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاسر۔۔۔کے بینک اکاؤنٹس کا کوئی مسلہ تھا۔۔۔

شہروز اسکے ساتھ ہی کام کرا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کافی دیر اسی میں مصروف رہے۔۔۔

یہاں تک کے شام ہو گئی۔۔۔

شہروز نے وقت دیکھا اور یاسر کو گھورا۔۔جس بے چارے کو معلوم نہیں تھا کے وہ اسے کیوں گھور رہا ہے مگر دوسری نبھانے کے چکروں میں ص ہ وہیں اسکے ساتھ کھڑا رہا

پریہان۔۔۔کافی دیر سے۔۔۔صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

اسنے ایک ریڈ فراق لیا تھا جو لونگ تھا یہاں تک کے اسکے پاؤں ڈھک گئے تھے۔۔اور اسکے بعد بھی وہ ٹیل فراق کے پیچھے تھی۔۔۔

اسنے کچھ جیولری لی تھی اور تھوڑا سا میکپ اور جب وہ واپسی آنے لگی تو منش اسے ٹکرا گئ

وہ اسپر طنز اچھال رہی تھی مگر اسنے جواب نہیں دیا

ہاں شاید وہ اسکی محبت کے آڑے آئی تھی

۔۔تبھی وہ اسپر طنز اچھال رہی تھی مگر اس سب میں اسکا کوئ قصور نہیں تھا وہ خود پر یہان سے شادی کی خواہش رکھتا تھا اور کی بھی اسنے اپانی مرضی سے ہی۔۔۔

وہ سوچ کر اٹھی شاور لیا اور۔۔۔۔فراق پہنا۔۔

عجیب خوشی ہو رہی تھی دل میں۔۔۔عجب احساس

تھا جو پہلی بار اسکے اندر جاگا تھا۔۔۔۔

اسنے میکپ کیا۔۔۔جیولری پہنی

اور فرق کی پشت پر بندھی ڈوریاں۔۔۔باندھیں۔۔۔

جبکہ فراق کے پیچھے۔۔گلہ اتنا بڑا تھا کہ اسکی آدھی

کمر نظر ارہی تھی اسنے دوپٹے کے پیچھے چھپالی۔۔۔۔

بالوں کو خوبصورتی سے کھولے۔۔۔وہ اسکی منتظر تھی۔۔

اور پھر اسنے اسکے لیے۔۔اچھا سا کھانا بھی۔۔بنایا

۔۔۔۔

وہ۔۔۔کھانے سے فارغ ہو کر گھڑی دیکھ رہی تھی

۔۔۔

رات کے نو بج رہے تھے نا جانے وہ ایسں کیوں نہیں

تھا۔۔

وہ اسکا انتظار کرتی رہی یہاں تک کے بارہ بج گئے

رات کے۔۔۔

دل میں اداسی اتر آئی۔

وہ لاونج میں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاسر کی ماں کی طبعیت خراب ہونے کی وجہ سے

۔۔اسے کافی زیادہ دیر وہ گئ

وہ گھر میں داخل ہوا تو لاونج میں گھیری خوشبو

۔۔۔۔۔سے صوفے پر نگاہ گئ۔۔۔۔

اور پلٹنا بھول گئ۔۔۔

وہ ایک ٹک پریہان کو دیکھ رہا تھا

قدم خود با خود اسکی جانب اٹھتے چلے گئے

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔پر یہاں کے چہرے پر اسکے بال تھے۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو بالوں کے بوجھس ے آزاد کیا۔۔۔۔

تو گھبرا سا گیا اپنے ہی دل کے ہاتھوں وہ پاؤں کے بل اسکے نزدیک بیٹھ گیا

دماغ جیسے کچھ اور سوچ ہی نہیں رہا تھا

بس دل میں ایک ہی خواہش تھی وہ اسکی خوبصورتی چھو لے

وہ بے اختیار سا ہوتا اسکے چہرے پر جھک گیا

اسکے ایک ایک نقوش کو۔۔۔بے تابی سے چھونے لگا ۔اپنے دہکتے لمس سے۔۔شہروز نے اسکو چھوا تھا۔۔۔

بے حد۔۔۔۔شدت سے

اور اسکی شدت پر پریہان کسمسا کر اٹھی۔

آنکھیں کھلیں تو سیدھا شہروز سے جا ٹکرائیں

وہ گھبرا کر اٹھنے لگی مگر پہلے ہی شہروز نے۔۔۔۔

اسے بانہوں میں جکڑ لیا۔۔وہ اسے آٹھ آکر روم میں

جانے لگا

ش شہروز" وہ زرا گھبرا کر بولی۔۔۔۔

شہروز کا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔۔۔

کھ۔۔۔کھانا تو کھا لیں" وہ بولی۔۔۔

آج کچھ نہیں بس۔۔۔تم" وہ بولا اور پریہان کو۔۔۔بیڈ پر

ایکدم دھکیلا۔۔۔۔

پریہان بے حد گھبرائے ہوئے تھی

یہ اسکی زندگی میں پہلی بار تھا کہ کوئی اسکی قربت کے لیے بے چین تھا۔۔ یہ اسکے اتنا نزدیک انے والا تھا

وہ دھڑکتے دل و کو قابو میں کرنے کی کوشش میں تھی

یہ تم نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے" وہ آنکھوں میں خمار لیے بولا

--

اور بیڈ پر اسکے نزدیک بیٹھ گیا۔۔۔

شہ۔۔۔ شہروز میں" وہ بولنا چاہتی تھی مگر الفاظ نہیں تھے

اور۔۔ شہروز نے جیسے ہی اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے نزدیک کیا۔۔۔

پریہان۔۔۔نے اسکی شرٹ کو جکڑ لیا۔۔۔

اسنے تھوک نگلا تھا۔۔ شہروز مسکرایا اسکا ہاتھ

اسکی کمر پر تھا پریہان نے آنکھیں زور سے میچ لیں

ہاتھ کی گردش کمر پر بڑھنے لگی

اور پریہان گویا پاگل سی ہونے لگی۔۔۔۔

جیسے آج سب الگ وہ رہا تھا

ایسے جزبات تھے۔۔۔ گویا امڈ رہے تھے

لا۔۔۔لائٹس۔۔۔" اسنے بے بسی سے لب کاٹتے۔۔۔

کہا کہ خود سے ہی آنکھیں نہیں۔ملا پا رہی تھی

[11/20/2022, 7:28 AM] Tania Tahir: شہروز

اسکی شرم جھجک کو خوب سمجھ رہا تھا۔۔اسنے

پریہان کو تکیے پر دھکیلا۔۔۔اور خود اسکی انکھوں میں

دیکھنے لگا۔۔۔

کیوں میری آنکھوں سے نظریں چرانی ہیں" وہ دانتوں تلے لب دباتا بولا۔۔

جبکہ ہاتھ کی حرکت نے پریہان کے اوسان خطا کر دیے تھے۔۔۔

پلیز" وہ رو دینے کو تھی۔۔

شہروز بے ساختہ ہنسا اسکی پیشانی پر پیار کیا یہ لمحے اسکے لیے پوری زندگی کا نچوڑ تھے آج اسکی محبت ۔۔اسکے بے حد نزدیک تھی

آج وہ اپنی محبت کو چھو کر اسے مکمل اپنا کر لینے والا تھا

۔۔۔۔

شہروز نے ہاتھ بڑھایا اور کمرے میں موجود لیمپ آف کر دیا۔۔۔

کمرے میں ملگجا اندھیرہ چھا گیا۔۔۔کیونکہ لیمپ آف ہونے کے بعد نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی جل اٹھی تھی۔۔۔

وہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

دل تو تھا اسے خوب تنگ کرے۔۔۔۔

ایک بات ہے" اسکے پریشان چہرے پر بکھرے بال سمیٹتے ہوئے وہ بولا۔۔

جبکہ پریہان اسکی انگلیوں کے گرم لمس سے۔۔۔ آنکھیں بند کر گئ۔۔۔۔

پوچھو کیا" وہ باضد ہوا۔۔اسکے حسن کے آگے تو پہلے ہی ہارا ہوا تھا۔۔پھر اسکی اداؤں نے اسے پاگل کرنے میں کوئ قصر نہیں چھوڑی تھی۔۔

کـــــ۔۔۔کیا" ہاں اس وقت خود کو سمبھالنا مشکل تھا بٹ۔۔۔وہ اسکی بات نہیں ٹال سکی کیونکہ شہروز بھی اسکی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔

تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہوئی۔" پریہان نے لمحے میں آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔۔

کیا تم کسی اور سے پیار کرتی ہو" اسکی سنجیدہ سپاٹ نظروں سے پریہان۔۔کا دل ڈوب گیا۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا سوال ہے" وہ بولی۔۔۔

شہروز نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔اور گردن کو زور سے جکڑ لیا۔۔۔

تمھیں صرف مجھ سے محبت کرنی چاہیے۔۔۔" وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے مدھم لہجے میں بولا۔۔

خمار اسکی موجودگی کا سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔

شہروز کو لگا اسکا اپنا آپ اب اسکے قابو میں نہیں وہ۔۔۔۔

اسنے ایک ہاتھ اسکی کمر میں پھنسایا۔۔اصر جیسے خود پر لگائی بند۔۔۔۔ توڑنے لگا۔۔

پریہان کو اسکا لمس جا بجا محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

مگر وہ دماغی طور پر اب شہروز ہی موجودگی کے ساتھ نہیں تھی

مینٹلی وہ بہت پیچھے چلی گئی تھی

شجاع سے اسے سخت نفرت تھی محبت کا سوال ہی نہیں بنتا۔۔

تو اسے صرف شہروز سے محبت کرنی چاہیے۔۔۔

اعتبار کر ہی لیا تھا تو اب خود کو قید کیوں کرتی۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرادی۔۔۔

اب اسکا لمس

۔۔جو جیسے۔۔۔اسپر بارش کیطرح برس رہا تھا۔۔۔

کہ وہ خود میں سمٹنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈال گئ۔۔۔

میں کروں گی۔۔۔اعتبار۔۔۔اور اس محبت

صرف آپ سے" وہ اسکے کان کے نزدیک بولی۔۔

شہروز نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

دونوں کی سرخ نظروں کا ایک دوسرے سے ٹکراؤ

ہوا۔۔

شہروز کے لب آپ ہی آپ۔۔مسکراہٹ

میں بدلے۔۔

اور ایکدم اسکے چہرے پر وہ شدت سے۔۔چھایا۔۔

اسکی سانسوں کو اپنا قیدی کر لیا۔۔۔

اسکے عمل میں محبت کے ساتھ جزبات کا

طوفان بھی تھا

--

پریہان جسے سمبھالنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر یہ

طوفان تمام بند توڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور پریہان۔نے بھی روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔ وہ اسکا

محرم تھا

آج زندگی کو پہلی بار سکون میسر آیا تھا۔۔۔۔

اور وہ۔۔۔ اسی سکون میں تمام عمر گزارنا چاہتی تھی

--

اسنے۔۔۔ لبوں کو دانتوں میں سختی سے۔۔۔۔ جکڑ لیا

اور۔۔۔۔ایک نظر شہروز کو دیکھ کر دوبارہ ہمت

سنبھالی۔۔۔۔۔۔

خود کو اسکے سپرد کر دیا۔۔۔

اعتبار تھا کہ وہ اسکو سمبھال کر رکھے گا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

ساری رات وہ ادھر ادھر چکر کاٹتی رہی پریہان

پہلے سے شادی شدہ تھی۔۔اور طوائف ہے۔۔۔پھر

بھی شہروز نے پریہان کو ایک ایسی لڑکی و ک

فوقیت دی اسپر جو۔۔۔۔کسی کی اترن تھی۔۔۔۔

اسے شدید غصہ ایا

میں تمھیں سکون سے رہنے نہیں دوں گی۔۔پریہان

شہروز ہر حالت میں میرا ہے۔۔۔اتنا

خوبصورت مکمل شخص صرف میرے لیے بنا ہے تم

تمھارے لیے وہ۔۔۔عام سی شکلوں صورت کا انسان اور وہ

کوٹھا ہی بنا ہے۔۔۔

اسنے تپ کر سوچا۔۔۔اور سیل فون نکالا۔۔۔۔

نمبر ڈائل کیا۔۔

کال جا رہی تھی

۔۔اور کچھ دیر بعد کال پیک ہو گئ

مجھے یقین تھا تم کال ضرور کرو گی" دوسری طرف سے

مسکراتی آواز ابھری۔۔۔۔

مجھے زیادہ سوال جواب نہیں کرنے۔۔۔تم سے اتنا

پوچھنا ہے کہ کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔

مجھے کوئ لمبی چوڑی گیم نہیں چاہیے" وہ سیدھے اور

سخت لہجے میں بولی۔۔۔۔

دوسری طرف سے قہقہ ابھرا۔۔۔۔

صرف پریہان تک رسائی۔۔۔ میں اس تک پہنچ جاؤ۔۔۔ اسکے بعد سارے معملات خود ٹھیک ہوں گے۔۔۔۔

وہ خود اپنے ہاتھوں سے۔۔ اس رشتے کو توڑے گی" وہ بولا ۔۔۔ تو منشا نے سر ہلایا۔۔

یہ زیادہ مشکل نہیں" اسنے کہا

ہاں مشکل نہیں۔۔۔ تبھی تمھیں۔۔۔ اسکے گھر جانا چاہیے۔۔ شہروز کو ٹریپ کرو۔۔۔ اپنے حق میں کرو" وہ بولا تو منشا اسکی ساری باتیں سمجھتی رہی۔۔

کافی دیر وہ اسے۔۔ بتاتا رہا۔۔ اور اسی دوران منشا نے اسے۔۔ کافی کچھ اور بھی بتایا۔۔ تھا۔۔۔

جس پر دونوں کا پلین کنفرم ہو گیا۔۔۔۔

منشا فون بند کر دیا

اگلی صبح ضرور پیچھلیوں سے الگ ہو گئ

پریہان کی ایکدم آنکھ کھلی۔۔۔۔

تو اسے لگا آنکھوں میں شدید جلن ہے۔۔۔۔اسنے اپنی آنکھیں رگڑ کر کھولیں۔۔۔۔۔

خود کو کسی کی قید میں بند پایا۔۔

اسنے ہلنا چاہا۔۔کروٹ لینا چاہی مگر نہیں لے سکی اسنے زچ ہو کر شہروز کی جانب دیکھا۔۔

وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔۔

جبکہ پریہان نے اسکی شرٹ ڈالی ہوئی تھی۔۔۔

اسکی یاداشت واپس اگئی تو۔۔۔۔ شرم سے چہرہ لال

سرخ ہو گیا۔۔۔

وہ جلدی سے اسکے پاس سے ہٹ جانا چاہتی تھی

لیٹی رہو" اسکی آواز پر پریہان نے اپنے لب کاٹنا

شروع کر دیے۔۔۔۔

مج۔۔۔مجھے اٹھنا ہے" وہ اہستگی سے بولی

کیوں" وہ اب بھی آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

شاور لینا ہے" وہیں شہروز نے اپنی آنکھیں کھولیں جو

سیدھا۔۔بے شرمی سے پریہان کی آنکھوں سے

جا ٹکرائیں اور پریہان شرمندہ سی رہ گئ

کتنی آرام سے بول گئ تھی وہ۔۔۔۔

شہروز جھکا اسکے کانیں کچھ بولا۔۔۔

پریہان بھک سے رہ گئ

--

اسکو پیچھے دھکیلا اور خود اس سے دور کھڑی ہو گئ۔۔۔

شہروز کا قہقہ ابھرا

اس میں کیا پروبلم۔ہے اب۔۔اگر ہم شاور"

ش۔۔۔شیٹ آپ" وہ بولی اور بیڈ کی چادر کھینچنے لگی

جو پریہان کو ڈھانپے ہوئے تھی

ایسی بد تہذیب بیوی پیار بھری رات کے

بعد صبح۔۔۔سیدھا شیٹ آپ۔۔۔" وہ

گھیری نظروں سے چادر کا ایک سیرا ہاتھ میں

جکڑے بولا۔۔۔

شہروزم۔۔مجھے تنگ نہ کریں۔۔۔" وہ اب

جھنجھلائ

تنگ تو تم نے کیا ہوا ہے۔۔کیا بتاو کیسے کیسے۔۔۔

ادھر آؤ ابھی کوئی شاور نہیں لینا" اسنے وہی چادر

کھینچی۔پریہان۔۔۔اسکے پاس اگیری۔۔۔۔

اور شہروز نے ایک بار پھر اسکو اپنے قبضے میں

جکڑ لیا۔۔۔۔

جبکہ وہ خود اسے روکتی رہ گئ

مگر شہروز نے اپنی ٹائم سے اسکا منہ بند کر دیا

اور اپنی من مانی کرتا رہا۔۔۔۔

جبکہ خود تو اپنی مرضی کر کے وہ۔۔سو گیا۔۔۔

پریہان۔۔۔البتہ اب غصے میں آ چکی تھی۔۔۔

وہ

۔۔خود کو سنبھالتی اٹھی ٹائم دیکھا۔۔۔

شام ہونے کے قریب تھی۔۔۔

چار بجنے والے تھے۔۔وہ اب سو نہیں سکتی تھی جبکہ تھک تو کافی گئ تھی

۔۔

اسنے شاور لیا۔۔۔فریش ہوئ اور باہر نکل کر ناشتہ بنایا۔۔۔

صرف اپنے لیے۔۔۔۔

اور ایل سی ڈی چلا کر ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

کافی زیادہ ناشتہ جی بھر کر کرنے کے بعد۔۔اسنے۔۔

صوفے پر بیٹھ کر کچھ دیر ٹاک شو دیکھا۔۔۔

پھر تھوڑی سی گھر کی صفائی کی۔۔صیسے گھر صاف ہی تھا اسنے رات سارا کیا تھا۔۔۔اور ابھی وہ

۔۔کچن کا رخ کرتی۔۔کے دروازہ بجا۔۔۔

پریہان کا دل اپنے آپ دھڑکنے لگا۔۔

سنہ جانے کیا دھڑکا تھا جو ہر وقت لگا رہتا تھا

--

اسنے دروازے کی جانب دیکھا اور۔۔۔قدم

دروازے کیطرف اٹھائے قریب پہنچ کر اسنے۔۔۔

دروازے کو ہینڈل تھام لیا۔۔۔

بس کچھ سیکنڈ لگے اسے خود میں ہمت مجتماع کرتے ہوئے

--

اور وہ دروازہ کھول گئ۔۔۔

سامنے شہروز کی پوری فیملی تھی

وہ دنگ کھڑی تھی ساکت بت کیطرح۔۔

وہ لوگ بھی اسکی جانب دیکھ رہے تھے

اسے شرمندگی ہوئی اپنے اسطرح پوز ہونے پر

پھر اسکی نگاہ منشا پر گئ۔۔

اور اسنے۔۔۔پیچھے پلٹ کر اپنا دوپٹہ اٹھایا۔۔۔اور سر پر لیا

اسلام علیکم آئیں" وہ بولی۔۔۔

توسب نے گویا طنزیہ نظروں سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

طوائفوں پر ناچ گانا ہی جچتا ہے۔۔۔۔یہ ادب و آداب رہنے ہی دو" منشا با آواز بلند بولی

پریہان کا منہ سا اتر گیا۔۔۔۔

اسنے انکے لیے راستہ چھوڑا

۔۔

یہ میرے بیٹے کا گھر ہے تم سے پوچھ کر نہیں آنا مجھے یہاں" شہروز کے والد بولے۔۔۔

اچھی بجلی لڑکی چھوڑ کر کیا گند گھر میں سجائے بیٹھا ہے" کوئی لڑکی اتنا جلے کٹے لہجے میں بولا

۔

پریہان کے دل میں یہ لفظ پیوست ہو رہے تھے

اسنے منہ سی لیا۔۔

میں شہروز ہو اٹھاتی ہوں" وہ بولی اور اندر بڑھنے لگی کہ

منشا نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

تم ہوتی کون ہو اسپر حق جمانے والی

وہ میرا ہے اور میں خود اسے اٹھالوں گی اپنے کام سے کام

رکھو" اسکا ہاتھ پرے جھٹک کر وہ نخوت سے بولی۔۔

پریہان کو پیچھے دھکیل کر وہ خود۔ شہروز کے روم میں

چلی گئی۔۔۔

جبکہ باقی سب اسے گھورتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے

گھٹیا نیچ عورت میری بیٹی کی جگہ لیے کھڑی ہے" واضح لفظوں میں کوئی آنٹی بولیں

--

پریہان سے کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔۔۔

وہ کچن میں آگئی۔۔۔

سوچا ان سب کے لیے چائے بنا لے۔۔۔

شاید کوئی نرمی آجائے

[11/21/2022, 12:58 PM] Tania Tahir: وہ دل ہی دل میں شہروز کے جلد جاگ جانے کی دعا گو تھی کیونکہ ان سب کی نظریں برداشت نہیں ہو رہیں تھیں۔۔۔وہ بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی

کتنی دیر سے منشا اندر تھی۔۔جبکہ شہروز بھی نہیں اٹھا تھا دل میں عجیب بے چینی سی بھر گئی۔۔اور اسکلنے چائے بھی بنالی۔۔۔

اسکا منہ سا اتر گیا جب۔شہروز ایکدم عجلت میں منشا کے ساتھ باہر آیا اور منشا نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔

پریہان کچن میں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔ شہروز اپنی ماں کے نزدیک گیا اور انھوں نے اسے سینے سے لگالیا۔۔۔

وہ تادیر روتی رہیں جبکہ شہروز بے یقین سا تھا گویا اسے یقین ہی نہیں ارہا تھا۔۔کہ اسکے گھر والے خود سے اسکے گھر آگئے۔۔۔

ان سب کو دیکھ کر اسے یاد ہی نہیں رہا اسکی بیوی بھی تھی جو سب سے اکیلے کچن میں کھڑی تھی

وہ ماں سے ملا اپنے ابو سے ملا یہاں تک کے باری باری سب سے ملا۔۔۔

آپ لوگوں نے مجھے معاف کر دیا" وہ بے حد خوش تھا۔۔ماں کا ہاتھ تھامے بولا۔۔

نظریں سب پر تھیں۔۔۔

ہاں منشا کی وجہ سے۔۔اسنے ہی کہا کہ۔۔ہمیں تمھیں معاف کر دینا چاہیے اور اسی کی ضد پر ہم تمھارے پاس ہیں اسکا شکریہ ادا کرو در حقیقت کے اسکا دل کتنا بڑا ہے تم نے اسکے ساتھ کیا کیا اور وہ تمھارے بارے میں کتنا اچھا سوچتی ہے کہ تم اپنے خاندان سے الگ نہ ہو" اسکے ابو بولے تو تشکر بھری نظروں سے۔۔شہروز نے منشا کو دیکھا جو مسکرا دی۔۔۔

تم ہمارے اپنے ہو" اسنے کہا نظریں گھیری تھیں

شہروز مسکرادیا۔۔۔

آپ لوگ کھانا کھا کر جایئے گا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

تمھاری بیوی کو تو بیٹا زحمت نہیں ہوئی۔۔ سلام دعا بھی

منہ سے نکلی نہیں۔۔۔۔اور کھڑی ہے بس بت بنی

وہیں" چچی بولی۔۔(۔منشا کی امی)

شہروز نے پلٹ کر پریہان کو دیکھا۔۔۔

نہیں ایکچلی۔۔۔وہ آپ لوگوں کو جانتی نہیں میں

تعارف کراتا ہوں" وہ بولا۔۔۔

پریہان کا چہرہ ویسے ہی زرد ہو رہا تھا۔۔اسے ایسا

محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ سب ٹھیک نہ ہو رہا ہو

۔۔کچھ غلط تھا جو بیچ میں تھا مگر وہ بول نہیں سکتی

تھی شہروز اٹھا۔۔۔

اور پریہان کے پاس آیا۔۔کیوں میں موجود چائے کو وہ دیکھ چکا تھا وہ مسکرا دیا

پریہان کو ہاتھ حق سے تھام کر وہ ان سب کے پاس لایا تو وہاں موجود سب لوگ جل ہی گئے خاص کر منشا

اسنے بمشکل یہ سب برداشت کیا یہ چبھنے ولا منظر۔۔پریہان کو دیکھتے وہ بس اتنا ہی سوچ رہی تھی

کتنے دن خوشیاں بنا لو گی۔۔ تمھیں چھوڑ کر جانا ہے پریہان میں اپنی جگہ کسی کو نہیں دیتی اور تمھاری جیسی عورت۔کبھی نہیں۔۔۔

اسنے سوچا اور مکرو مسکراہٹ چہرے پر سجالی

۔۔

پریہان سے سب کا تعارف کرایا۔۔شہروز نے سب اس سے۔۔سرسری سے ملے۔۔پریہان

نے ہاتھ آگے بڑھایا مگر کسی بھی خاتون نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا

وہ سب سمجھ رہی تھی۔۔اسنے گہرا سانس بھرا یہ سناؤ تکلیف دہ تھا

کچھ نہیں ہوتا۔۔ابھی زرا تمھاری عادت نہیں ہوئی" منشا نے۔۔پریہان کے شانوں پر ہاتھ رکھا حالانکہ وہ کمزور نہیں تھی پھر بھی خود کو اس وقت کمزور محسوس کر رہی تھی شہروز البتہ خوش تھا کہ۔۔منشا پریہان وہ گائیڈ کر رہی ہے۔۔۔

پریہان کو جبکہ کسی گائڈنیس کی ضرورت نہیں تھی وہ بس خود کو سمبھال رہی تھی اور زیادہ کچھ نہیں

میں چائے لاتی ہوں" پریہان نے کہا اور جلدی سے اٹھ کر ان سب ہی نظروں سے بچتی۔۔۔کچن میں اگئ

منشا بھی اسکے پیچھے اگئ۔۔۔

وہ چپ چاپ پریہان وک دیکھ رہی تھی پریہان کا حق سے آندھرا دھر پھرنا برا لگ رہا تھا اسے بہت یہاں سکی جگہ تھی اور کسیے ص ہ لیے بیٹھی تھی جلن حد اسکے اندر اٹھ رہی تھی۔

پریہان نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور معمولی سا مسکرادی کہ خود کو ماحول میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی منشا نے مسکرانے کا تکلف نہیں کیا البتہ

پریہان سب کے لیے چائے لے کر آئ اور سب کو سرو کی مگر کسی نے کپ کو منہ تک نہیں لگایا۔۔

شہروز نے ایک نگاہ سب پر ڈالی پر پریہان پر جو بس لمہوں میں پھوٹ پھوٹ کر رو دینے کو تھی۔۔۔

اپ لوگ لیں" شہروز نے سب کو کہا۔۔

بیٹا برا نہ ماننا تم ہمارے لیے قیمتی ہو۔۔۔ مگر ہم پھر بھی تمھارے سس ے جڑے اس رشتے کو قبول نہیں کر سکتے۔۔ اصربالفرض ہم نے کر بھی لیا۔۔۔ تو برائے مہربانی اس کے ہاتھ کی کوئ چیز تو نہ ہی دو ہمیں۔۔

منشا جاؤ بیٹا تم بناؤ چائے" یہ اسکی ماں تھی۔۔

شہروز نے حیرانگی سے اپنی ماں وہ دیکھا وہ کہہ کر کپ سائیڈ پر رکھ چکیں تھیں ٹرے پر پریہان کی گرفت سخت تر ہوتی گئ۔۔۔

سب نے کپ واپس رکھ دیے تھے وہ کپ سمیٹ کر ٹرے میں رکھے دوبارہ وہاں سے اٹھا کر چلی گئ۔۔ منشا البتہ بے حد خوش تھی۔۔۔

تبھی اسنے۔۔ جلد ہس ے کچن کا رخ کیا۔۔

امی وہ میری بیوی ہے۔۔۔آپ اس طرح رویہ نہیں رکھ سکتے" شہروز کو ماں کی عزت کا بھی خیال تھا اہستگی سے بولا۔۔

شہروز وہ طوائف ہے تمھیں کیا پتہ کلیجے پر کیا زخم دیا ہے تم نے" وہ رونے لگی شہروز نے ضبط سے انکو دیکھا

شرم کرو ماں رو رہی ہے بیوی کی حمایت کا جوش چڑھا ہوا ہے" اسکے ابو غصے سے بولے تو شہروز نے ماں وہ گلے سے لگالیا

مگر فکر پریہان کی ہونے لگی کیونکہ وہ منظر پر سے غائب ہو گئی تھی

وہ لوگ تادیر وہاں رہے۔۔یہاں تک کے رات زیادہ اتر گئی۔۔۔

چلو چلتے ہیں اب " ابو نے کہا۔۔۔

تو۔منشا نے ماں کیطرف دیکھا۔۔۔انھوں نے آنکھ سے

اشارہ کیا۔۔۔اور اپنے جیٹھ کیطرف دیکھا۔۔

بھائی جان میں کہہ رہی تھی منشا کو یہیں چھوڑ دیتے

ہیں کچھ دل لگ جائے آگ اسکا۔۔وہاں گھریں تو

ہر وقت

ارے ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔یہیں رہے گی جب تک دل

چاہتا ہے اسکا۔۔ تمھیں کوئی اعتراض ہے " انھوں

نے جلد ہی سے ابت اچکتے ہوئے شہروز کو دیکھا۔۔

نہیں مجھے کسی اعتراض ہو گا" وہ پھیکا ڈھنسا اور اسطرح

منشا وہیں رک گئی جبکہ باقی سب چلے گئے

منشا شہروز کو دیکھ کر مسکرائی

تمھیں بھوک لگی ہے میں کچھ بنا دوں" وہ بولی۔۔

اور اس سے پہلے شہروز کوئی جواب دیتا اسے جیسے ایکدم یاد آیا۔۔

وہ تمھارے فیورٹ کوفتے بناتی ہوں۔۔۔" اسنے کہا اور جلد ہی سے کچن میں گھس گئ۔۔

شہروز نے پھر کچھ نہیں کہا۔اور اپنے روم میں جانے لگا۔۔

تانیہ طاہر ناولز

پلیز جلدی آنا باہر تمھاری بیوی شاید تھک گئ ہے اسے ریسٹ کرنے دو۔۔ٹم میری ہیلپ ہر دیان" وہ بولی۔۔

شہروز نے کوئی جواب نہیں دیا اندر آگیا۔۔۔

پریہان۔۔۔

شیشے کے سامنے کھڑی تھی خاموشی سے خود کو دیکھ رہی تھی نہ آنکھ میں آنسو تھا نہ چہرے پر کوئی غم۔۔۔کوئی افسردگی۔۔۔

وہ پلٹی۔۔۔ شہروز کو آئینے میں دیکھ چکی تھی اور۔۔۔ اپنے کپڑے اٹھانے لگی۔۔۔

جو۔۔۔ صوفے پر رکھے تھے۔۔۔

شہروز نے اسکے آیا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

کیا ہوا" سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

سوری" وہ بولا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم ہرٹ ہو۔۔۔۔ میں کوشش کروں گا ان سب کا دل تمھاری طرف سے صاف ہو جائے" وہ اسکا چہرہ تھامتا بولا۔۔۔۔۔

پریہان نے ہزار کوشش کی تھی آنسو آنکھ سے نہ نکلیں مگر پھر بھی آسکتا نسو گال پر بہنے لگے۔۔

شہروز کو خود بھی تکلیف ہوئی اسنے اسکی پیشانی پر

پیار کیا اور اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

ڈونٹ وری میں ہوں۔۔۔ تمھیں۔۔۔ اب کوئی کچھ

نہیں کہے گا" وہ بولا۔۔۔

پریہان نے سر ہلایا۔۔

چلو مسکرا دو" وہ پیار سے بولا۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

آنکھیں ایسی تھیں کے شہروز ڈوب ہی جاتا۔۔

اسنے ان آنکھوں پر بھی پیار کیا۔۔۔

پریہان۔۔ زرا جھجھکی۔۔۔

شہروز اسکے شرمانے پر مسکرا دیا۔۔۔

جبکہ جیسے ہی وہ گال پر اترا پریہان ایکدم اس سے الگ

ہوئی۔۔ شہروز محظوظ ہوا

اومیڈیم لیسن ابھی ایک جگہ رہ گئ۔۔خاص" وہ بولا آنکھ بھی دبائے۔۔

شیٹ آپ" پریہان نے عدالت کے مطابق کہا۔۔۔

ویسے شرم آنی چاہیے تمھیں منہ اٹھا کر شیٹ آپ کہہ دیتی ہو" شہروز نے اسکی کلائیاں اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیں

شہروز آپکے ساتھ پرو بلم کیا ہے" پریہان ہنسی دباتی بولی۔۔

سوری کرو" وہ گھورنے لگا

کیوں کس لیے" پریہان نے صاف انکار کیا

یہ جو ہونٹ۔۔۔زخم زدہ ہے پہلے سے۔۔۔اسپر مزید زخم کا اضافہ کر دوں گا۔۔شرافت سے معافی مانگو"

زخم بھی اپنے ہی دیا ہے" وہ منہ بسورنے لگی۔۔

پر لطف تھا" وہ قہقہ لگا کر ہنسا

پریہان نے اسکے سینے پر مکے برسا دیے جبکہ شہروز نے۔۔اسکی کھکھلاہٹ کو چن لیا

سانسوں کے آنے سینے کا راستہ۔۔خود میں قید کر لیا

پریہان۔۔نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیا

وقت گزر رہا تھا دل کی دھڑکنوں میں۔شور تھا۔۔۔

دو دلوں کی دھڑکن ایک دوسرے کے گن گا رہی تھی

پریہان نے۔۔اس سے الگ ہونے چاہا مگر شہر صز نے۔۔اسے دیوار کے ساتھ پن کر دیا۔۔جبکہا سکے ہاتھوں کو بھی جزباتی انداز میں دیوار سے لگا دیا۔۔۔ اسکی سانسیں جب تک اکھڑ ختم ہونے والی نہ ہوئیں تب تک اسنے جان نہیں چھوڑی

[11/22/2022, 7:14 AM] Tania Tahir: وہ اس سے اہستگی سے الگ ہوا۔۔۔اور مسکرا کر اسکے سرخ ٹماٹر جیسے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

دور ہوں" پریہان کی آنکھوں میں آنسو اگئے کیونکہ اسنے واقعی زخم پر زخم دے دیا تھا۔۔۔

اوہ سوری میں زیادہ جزباتی ہو گیا" وہ ڈھٹائی سے بولا

شیٹ آپ" وہ غصے سے بھڑکی

پھر سے" وہ غصے سے اسپر پھر سے جھکا

سوسوری"

وہ جلدی سے بولی اور شہروز نے اسکے گال پر زور سے

پیار کیا۔۔

پریہان نے گال رگڑ کر صاف کیا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی کہ۔۔ شہروز نے پھر سے اسی

جگہ پر کیا۔۔

کیا پرو بلم ہے" وہ چیڑ کر بولی

اب سنہ صاف کرنا" وہ گھورنے لگا۔۔۔

پریہان نے بمشکل اپنا ہاتھ روکا۔۔

بھوک لگ رہی ہے۔۔ باہر سے کچھ منگوائیں" وہ بولی تو

۔۔ شہروز کو یاد آیا کہ باہر تو منشا ہے

-

اسنے گھیرا سانس لیا۔۔پریہان سے کچھ بولتا

کہ پریہان کپڑے اٹھا کر باہر نکل گئ

آپ ایسا کریں پیزا آرڈر کر لیں اور ساتھ " وہ بولتے

بولتے رو کی

منشا کچن میں کھڑی تھی۔۔۔منشا کی مسکراتی نظریں

پریہان سے جا ملیں

پریہان نے مڑ کر شہروز کی جانب دیکھا

وہ ہمارے ساتھ رہے گی" وہ بولا۔۔۔

کیا تمھیں مجھے رکھنے کے لیے اسکی اجازت کی

ضرورت ہے" منشا کو اچھا نہیں لگا اسکا اسے بتانا

وہ میری بیوی ہے آئندہ اس اس سے نہ کرنا۔۔ یہ تو تم بھابھی کہو نہیں کہنا چاہتی تو اسکا نام لو اور میں پیزا آرڈر کر دیتا ہوں کھانا بھی بن رہا ہے۔۔ میں شاور لے کر فریش ہو رہا ہوں تم میرے کپڑے نکال دو" وہ پریہان سے مخاطب ہوا جس کے اندر عجب زلزلے اٹھ رہے تھے۔۔۔

مگر وہ فلحال کچھ نہیں بولی۔۔۔

اسنے منشا کی جانب نہیں دیکھا۔۔ اور کپڑے لانڈری میں ڈال کر وہ روم میں چلی گئ جبکہ منشا کو فیل ہوا وہ ملازمہ نہیں تھی انکی۔۔ مگر اب کیا کر سکتے تھے اسنے اپنے پاؤں پر کلہاڑی خود ماری تھی۔۔

مگر شہروز کا اسطرح بولنا اسے بہت برا لگا تھا۔۔

طوائف سے کہوں میں اسکو۔۔۔" وہ نفرت سے بولی۔۔اور کھانے کی جانب۔ توجہ دی

جبکہ دوسری طرف پریہان نے شہروز کے کپڑے نکالے۔۔ دماغ کی سوچوں میں الجھا تھا ہاں کسی بھی بیوی کو اپنے گھر میں اپنے شوہر کی سابقہ منگیتر ہضم نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

اور وہ بھی وہ منگیتر جو۔۔اس سے محبت کرتی ہو۔۔جبکہ اسکی بیوی سے نفرت مگر شاید یہ بات شہروز کو سمجھ نہیں ارہی تھی وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔بولتی تو ضرور۔۔کوئی ایشو بن جاتا۔۔مگر ناگواری چہرے پر واضح تھی اسنے کپڑے نکالے رات تقریباً ڈھل گئی۔۔ تھی۔۔

اسکے کپڑے کیچول سے ہی نکلے یونیورسٹی سے تو چھوٹی ہو ہی چکی تھی اسکی۔۔اور۔اسنے پریس کر کے۔۔۔اسکے مانگنے پر اسکو دے دیے۔۔۔

شہروز جب باہر آیا تو۔۔پریہان حنا مصحنیس ے روم صاف کر رہی تھی۔۔بار بار اسکے دل میں یہ ہی خیال ارہا تھا کہ منشا کا رو کنا پریہان وہ پسند نہیں ایا ۔۔

وہ خود سے اس احساس میں تھا۔۔۔

وہ یوں ہی اسکے پاس گیا۔۔۔

پریہان کا ہاتھ تھام لیا۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا بال گیلے تھے اور پیشانی سے چیپک گئے تھے۔۔

جبکہ چہرے پر اب بھی پانی کی بوندیں تھیں۔۔

وہ اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔

وہ چلی جائے گی" وہ آہستگی سے اسکے ہونٹ ہے

نزدیک خود کے دیے گئے زخم ہو چھوتا بولا جس پر ابھی

منشا کی نظر نہیں پڑی تھی

پریہان پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔

ناراض ہو" اسنے سوال کیا

یہ آپکا گھر ہے اور جس کو چاہیں یہاں رکھ سکتے

ہیں۔۔۔ سردی بڑھ رہی ہے اپ۔۔۔کچھ ڈال لیں۔۔"

اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔اور ساتھ اسکا خیال

کرتے بولی۔۔۔۔

مجھے سردی نہیں لگتی میں بچہ نہیں ہوں" شہروز

نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور اسکے ہاتھ میں۔۔۔اسکی جیکٹ دے دی۔۔۔۔

میں بچوں کیطرح آپکو ٹریٹ بھی نہیں کرنا چاہتی

جانتے تو ہوں گے جب آپ بیمار ہوئے تھے تو آپکی کیسی

خدمت کی تھی" اسنے یاد دلایا

شہروز دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گیا۔۔۔

تم ظالم کیوں ہو اتنی" وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا

نزدیک کرتا اسے پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں" پریہان مسکراہٹ روکتی ابھی کچھ بولتی کہ منشا

روم میں آگئ

وہ ان دونوں کو دیکھ چکی تھی پھر بھی ڈھٹائی سے چلتی

اندر۔آگئ۔۔

دونوں ایک دوسرے سے ایکدم الگ ہوئے۔۔۔

کھانا بن گیا ہے" اس وقت وہ۔۔ جل چکی تھی اندر سے وہ انکی نوکرانی تھی جو باہر کھانا بنا رہی تھیا وریہاں دمی اس مہربانی کے ساتھ رومینس جھاڑ رہا تھا تبھی وہ دیکھنے کے باوجود دروازے پر نہیں روکی اور سیدھی اندرا۔ گئ۔۔۔

اوکے آتا ہوں" شہروز کہہ کر ڈریسنگ کی جانب چلا گیا جبکہ پریہان بنا کچھ بولے باہر نکل گئ۔۔۔

منشا کو جیسے موقع مل گیا وہ باہر نہیں نکلی تھی۔۔ شہروز کے پاس۔ آگئ۔۔۔

اچانک ہاتھ بڑھا کر شہروز کے بھیگے بالوں کا چھوا۔۔

شہروز نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہی ہو" وہ بولا۔۔ اسکی بیوی بھی تھی اسی گھر میں۔۔ اور وہ کوئ۔۔۔ اب اختلاف نہیں چاہتا تھا۔۔۔

تم نے اتنی سردی میں شاور لے لیا" وہ احساس جتاتی بولی۔۔

تم باہر جاؤ میں آتا ہوں" شہروز نے کسی بات کا جواب دیے بنا اسے کہا۔۔۔منشا۔۔کے تو سر پر چڑھ بھی

میں کیا کروں گی اسکے ساتھ" وہ منہ بناتی زرا اٹھلاتی بولی

میں نے تمھیں منع کیا ہے کہ۔۔۔اس اس سے کہا کرو۔۔پریہان ہے اسکا نام" وہ زرا غصے سے بولا۔۔

ہاں پریہان" منشا بمشکل بولی۔۔۔۔

پریہان نے باہر ٹیبل پر کھانا سجا دیا تھا۔۔

اسنے اندر جھانکنے کی کوشش نہیں کی۔۔

اگر۔۔۔وہ اسکا تھا اور واقعیات سے محبت کرتا تھا

۔۔ تو اسکا ہی رہے گا۔۔

وہ کھانا لگا کر۔۔۔قدم اٹھاتی کمرے کی جانب گئ

۔۔۔

دل نے ایک بار پھر سے پرواز کا امتحان لے ڈالا۔۔

اسنے دروازے میں کھڑے ہو کر اندر دیکھا

۔۔

شہروز میرر کے سامنے کھڑا تھا چہرہ ضبط سے

سرخ ہو رہا تھا۔۔

جبکہ۔۔۔۔منشا بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

اور اسے دیکھ کر زبردستی نرم تاثر دینے لگی

پریہان مسکرادی۔۔۔

وہ اسی کا تھا۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھی۔۔۔ حق سے۔۔ اسکا ہاتھ تھام لیا

چلیں" شہروز پل بھر کے لیے تو حیران ہوا مگر

پھر خوشگواری حیرت سے اسکے ساتھ ہو لیا

۔۔۔۔۔۔

پریہان خود بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

یہ اتنی مسکراہٹ

سرکار کے آثار اچھے نہیں لگ رہے" وہ آنکھ دباتا بولا

۔۔۔

آپ فضول بہت بولتے ہیں"

ایک پروفیسر اتنا زلیل کبھی نہیں ہوا ہو گا جتنا اسکی

سٹوڈنٹ کر رہی ہے اسے دن رات" شہروز زرا

خفگی سے بولا۔۔ تو گھر میں پریہان کی کھلکھلاہٹ

گونج گئی

منشا ضبط کے کڑے مراحل میں تھی وہ بھی وہیں اگئ

او بیٹھو منشا۔۔۔ میں تمھیں سرو کرتی ہوں" پریہان نے مسکرا کر کہا۔۔

نو تھنکیو پریہان۔۔۔" وہ نکلی مسکراہٹ سے۔۔۔بولی۔۔ اور خود نکالنے لگی۔۔۔

پریہان نے شانے آچکا ہے اور شہروز کے پاس بیٹھ گئ۔۔۔

تم نے نہیں کھانا" وہ پوچھنے لگا۔۔کیونکہ حقیقت تھی اسے منشا کے ہاتھ کے کوفتے بہت پسند تھے

نہیں میں پیزا کھاؤں گی" وہ ایکسائٹیڈ سی بولی۔۔۔

شہروز نے مسکرا کر اسکا گال کھینچا اور۔۔۔ کھانا کھانے لگا۔۔۔

منشا کی نگاہ اب اسکے زخم زدہ ہونٹ پر گئ۔۔۔۔۔

اس سے روٹی توڑنا مشکل ہو گیا۔۔اور اوپر اے اسکا حق سے شہروز کی پوکٹ میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکالنا۔۔۔۔

اسنے روٹی یوں ہی چھوڑ دی پانی پینے لگی۔۔۔۔

شہروز کا بتہ خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا کھانا کھاتے ہوئے وہئ اس سے بولے اسے بلکل پسند نہیں تھا منشا تو یہ جانتی تھی۔۔۔البتہ پریہان کو معلوم نہیں تھا۔۔۔ مگر۔۔وہ خود سے خاموش تھی۔۔۔

منشا نے اب چال چلنے کا سوچا کے اسکو ڈانٹ پڑوائے۔۔

وہ اس سے کوئ سوال کرے۔۔۔

اور قسمت زرا اچھی تھی۔۔ کہ ایکدم پریہان نے اسکے آگے سیل فون کیا۔۔

میں یہ ڈریس لے لوں" وہ پوچھنے لگی" شہروز نے اسکی جانب دیکھا چہرے پر مکمل سنجیدگی تھی

۔۔۔

منشا دل ہی دل میں قہقہے لگانے لگی اسے یاد تھا ایک بار عدیل کو ایسا جھاڑ اتھا کہ۔۔ وہ دو دن تک۔۔۔ روتا رہا تھا۔۔۔

کیا میں کھانا کھالوں پہلے یہ تم میں یہ میٹنز نہیں کے دوران کھانا بولنا نہیں چاہیے" وہ عادت کے مطابق سخت لہجے میں بولا۔۔۔

منشا نے پانی کے گلاس کے نیچے ہنسی روکی۔۔۔

پریہان اسکے سخت رویے پر حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

شاید تمھاری بیوی آئی مین پریہان جانتی نہیں تم کھانا کھاتے ہوئے بلکل کچھ بولنے کے عادی نہیں ہو اور جو تمھارے سے سوال کرتا ہے۔۔۔۔وہ اپنی شامت بلاتا ہے" منشا نے کہا۔۔اصر آئی برو آچکا کر پریہان کو دیکھا

۔۔

پریہان سے سیل فون واپس رکھ دیا۔۔۔۔۔

آپ یہ بات مجھے بتا سکتے تھے۔۔سوری میں نے آپکو ڈسٹرب کیا" وہ مدھم مسکراہٹ سے بولی۔۔

شہروز نے کھانا روک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

میں آتی وہ" وہ اٹھ کر اندر چلی گئی شہروز کو باخود پر غصہ آیا۔۔کیا ضرورت تھی یہ حرکت کرنے کی وہ کتنی خوش تھی"

پریہان" اسنے پکارہ۔۔۔

مگر پریہان اسکے لہجے کی سختی سے۔۔۔خائف ہو گئی تھی البتہ منشا کے سامنے ایسے رویے پر اسکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں

شہروز نے کھانا وہیں چھوڑا اور پریہان کے پاس چل آگیا

منشا وہیں بیٹھی رہ گئی۔۔۔جبکہ اسے اندر سے اسکے منانے کی آوازیں بھی ارہیں تھی شہروز کسی کو منا رہے اتھا حیرانگی کی بات تھی

[11/25/2022, 7:11 AM] Tania Tahir: وہ صبح

صبح فون کی آواز پر اٹھی۔۔۔۔اور ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

اسنے سیل فون کی جانب دیکھا نمبر شجاع کا تھا

۔۔۔اسنے کال پیک کر لی۔۔۔

ہاں جو میں نے کہا تھا وہاں تک پہنچ گئ ہو" وہ پوچھنے لگا

۔۔۔۔

ہاں میں آنکے گھر میں ہوں۔۔۔۔" منشا نے بتایا

۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تم۔۔۔۔نے بس ایک کام کرنا ہے

جیسے ہی۔۔۔ شہروز کام کے لیے نکلے ویسے ہی مجھے میسیج کر

دینا" وہ بولا۔۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہو گا" منشا نے حامی بھری۔۔۔اور شجاع

نے زیادہ بات کیے بنا فون بند کر دیا

البتہ منشا۔۔۔بستر سے اٹھ کر باہر آئی۔۔شہروز کے روم کا دروازہ بند تھا

یہ بند دروازہ۔۔۔اسے سخت زہر لگا۔۔۔۔

غصے میں اکر اسنے دروازے کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔۔۔۔

پوری طاقت لگا کر کے۔۔ایک پل کے لیے بھی نہ روکے۔۔۔

دوسری طرف پریہان جو اسکے بازوؤں میں چین کی نیند سو رہی تھی اس افتاد پر ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھی

اور شہروز بھی اٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا ہے" وہ۔۔پریہان سے پوچھنے لگا جو خود کچھ نہیں جانتی تھی جبکہ دروازہ اب بھی بج رہا تھا۔۔۔۔

پریہان نے لاعلمی کا اظہار کیا تو۔۔۔ شہروز اٹھنے لگا

۔۔۔

پریہان کو کچھ شرمندگی سی ہوئی تھی۔۔

سردی کے احساس سے وہ جلدی سے اٹھی اور الماری میں سے۔۔ دروازے کھولنے سے پہلے شہروز کو۔۔۔ شرٹ دے دی۔۔ اور ویسے بھی اچھا نہیں لگتا تھا اسکا اس طرح نکلنا۔۔

شہروز کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے اسنے گھیری نظروں سے شرٹ پہنتے ہوئے پریہان کو دیکھا جو اسکی نظروں سے گھبراتی۔۔ دوبارہ بستر میں بھاگ گئ

دروازہ بجانے والا ایسے تھا جیسے ابھی توڑ کر اندر آ جائے گا ۔۔ تبھی شہروز نے دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

اور دروازہ کھلتے ہی۔۔ایکدم شہروز کہتی منشا اسکے سینے سے الگی۔۔۔۔

شہروز حیران رہ گیا۔۔۔

شہروز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" وہ۔۔۔اسکے سینے میں منہ چھپاتی بولی۔۔۔۔

جبکہ اسے اتنی سختی سے جکڑ رکھا تھا گویا کبھی چھوڑنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

شہروز نے۔۔۔ایک ضبط بھری سانس کھینچی اور اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر زبردستی دور کیا

ہوش میں آؤ۔۔دن نکلنے کو ہے اور تمھیں پوری رات نکال کر ڈر لگ رہا ہے" شہروز نے اسکی جانب حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

منشا نے اب ہوش کے ناخن لیتے ہوئے ارد گرد دیکھا

فجر کا سا وقت تھا۔۔۔

اسے اپنی بیوقوفی پر تپ چڑھی تھی مگر وہ بات سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وہ میرے شاید میرے کمرے میں کوئی چیز ہے" وہ بولی۔۔۔

کیا ہے" شہروز اسکا ہاتھ پکڑ تا ساتھ والے کمرے میں لے گیا۔۔۔

پریہان خاموش بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔ منشا نے ایک نظر مڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا

پریہان کی نظر اسکی نظر سے جا ملی۔۔۔۔۔

پریہان کیا جلتی منشا اسکا حلیہ دیکھ کر راخ ہی ہو گئ

۔۔۔

اسنے۔۔۔ شہروز کا ہاتھ تھام کر اپنا سر اسکے

شانے پر رکھ لیا۔۔۔۔

پریہان نے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

دل کئ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔۔۔

زندگی میں ایک گھڑی سکون کی مل جاتی تھی تو

۔۔۔اگلے وقت میں اسکے دل کو تکلیف سہنی پڑتی تھی

۔۔۔۔

وہ کچھ دیر شہروز کی واپسی کا انتظار کرتی رہی اور پھر اسنے

آٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔

دوسری طرف شہروز نے پورا کمرہ چھان لیا

مگر اسے ایسی کوئ خوفناک چیز نہیں ملی جس کی

وجہ سے منشا نے انکی نیند برباد کی تھی۔۔۔

منشا بیڈ پر بیٹھ کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

شہروز نے کھلی کھڑکی دیکھی اور اسے بند کر دیا

شاید تم تیز ہوا کی وجہ سے ڈر گئی ہو" وہ بولا۔۔۔

منشا اسکی طرف دیکھتی رہی۔۔

تمھیں پریہان بہت پسند ہے" منشا کے اچانک

سوال پر اسنے مڑ کر دیکھا۔۔۔

مسکرا دیا۔۔۔

ام م پسند چھوٹا لفظ ہے۔۔۔پسند تو کوئی بھی کسی کو بھی کر سکتا

ہے۔۔۔وہ میری محبت ہے۔۔۔۔اور محبت ہر کوئی

نہیں کر سکتا۔" اسنے جواب دیا۔۔۔

منشا مسکرا دی۔۔

غلط۔۔۔محبت کر سکتا ہے ہر ذی روح۔۔۔۔۔

جس کے وجود میں دل ہو۔۔۔۔منشا نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔" شہروز نظریں گھما گیا

۔۔۔۔

تم ناشتہ کرو گی میں پریہان سے بنوا دیتا ہوں" وہ بات گھماتا بولا۔۔۔

شہروز یہ شرٹ تم پر بہت سوٹ کر رہی ہے" منشا اچانک اسکے نزدیک آئی اور اسکی شرٹ تھام لی۔۔۔۔

جب کہ شہروز کے سینے سے اسکی انگلیاں مس ہو رہیں تھیں۔۔۔۔

شہروز اس سے پہلے کچھ کہتا۔۔۔۔

اسکی نظر۔۔۔دروازے میں کھڑی پریہان سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

اسنے منشا کے ہاتھ۔۔۔ایکدم دور کیے۔۔

منشا نے بھی ایسا پوز دیا گویا چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔اور یہ تو اسنے پریہان کو دیکھ کر جان بوجھ کر کیا تھا وہ اسے روم سے نکلتے دیکھ چکی تھی

پریہان۔۔۔کچھ نہیں بولی۔۔

میں پوچھ رہی تھی آپ لوگوں کے لیے ناشتہ بنا دوں ۔۔۔۔دن تو نکل ہی گیا ہے" وہ بولی تو لہجے میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ پریہان۔۔۔جو تم نے دیکھا۔۔۔" منشا کچھ بولتی کہ پریہان مسکرا دی۔۔۔۔

منشا مجھے کسی صفائی کی ضرورت نہیں۔۔۔۔شہروز میرے شوہر ہیں۔۔۔اور کسی بھی رشتے میں بے اعتباری۔۔رشتے کو ختم کر دیتی ہے۔مجھے انپر اعتبار ہے

اور بڑی بات یہ ہے۔۔ تم انکی فیملی ہو۔۔۔ خیر

آپ لوگوں نے ناشتہ کرنا ہو تو اجایئے گا۔۔۔۔

میں بنا رہی ہوں اور آپکی یونیورسٹی کا ٹائم ہونے والا ہے

شہروز" وہ بولی اور وہاں سے ہٹ گئ

منشا کے سر پر جا کر بجھی تھی شہروز نے اسے جتاتی

نظروں سے دیکھا کیسے اسکی اس جان بوجھ کر کی گئ

حرکت کو وہ سمجھ گیا ہو

اور باہر نکل گیا منشا کو شدید بے عزتی کا احساس ہوا

۔۔

شہروز باہر نکلا۔۔۔ تو وہ ناشتہ بنا رہی تھی بال گیلے تھے یعنی

وہ فریش تھی۔۔۔

وہ بھی کچھ کہے بنا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

کیونکہ اسنے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔۔۔۔

اسے پندرہ منٹ لگے وہ فریش ہو کر باہر۔ آ گیا۔

پریہان ٹیبل پر ناشتہ رکھ رہی تھی

وہ اسکے نزدیک آیا اور پیچھے سے اسے تھام لیا۔۔۔

پریہان مسکرا دی۔۔ سب کچھ اپنے اندر چھپاتی وہ مسکرائی

تھینکس" وہ بولا۔۔۔

کس لیے" وہ انجان ہوئی جان بوجھ کر۔۔۔

اس اعتبار کے لیے" وہ سرگوشی کرنے لگا

پریہان۔۔۔نے سر ہلا دیا۔۔۔

تمھیں واقعی اعتبار ہے نہ مجھ پر" اسکے سر ہلانے پر پوچھنے لگا

جی ہے اب ناشتہ کر لیں" وہ بولی۔۔

شہروز نے اسکا ہاتھ تھامے رکھا اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا

مجھے اپنے انتخاب پر بہت خوشی ہے۔۔۔" وہ جزباتی سا ہوتا پھر سے اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

پریہان نے آنکھیں پھاڑ کر یہ منظر دیکھنا چاہا کیونکہ منشا یہ سب دیکھ رہی تھی اور سامنا پریہان کا تھا۔اسکا چہرہ لال سرخ ہو گیا آنے اسے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔

مگر شہروز۔۔۔اپنی مرضی پر اترا ہوا تھا اسکے ہاتھوں نے نرمی سے۔۔پریہان کا چہرہ تھاما ہوا تھا۔۔۔

جبکہ کمر پر موجود ہاتھ کی گرفت قدرے سخت تھی پریہان۔۔نے بلاخر اسے دور کر ہی دیا

م۔۔۔من۔۔شا" وہ سانس بحال کرتی بولی۔۔

شہروز نے پلٹ کر دیکھا مگر کچھ خاص ریسپوں س نہیں کیا اپنی بے حیائی کا۔۔۔

آجاؤ منشا ناشتہ کرتے ہیں" وہ خوش دلی سے بولا

منشا کیا بتاتی یہ منظر دیکھ کر۔۔وہ بھر گئی تھی اس سے ایک دن برداشت نہیں ہو رہے تھے وہ دونوں ۔۔۔وہ آگے کیا کرتی جلد از جلد اس قصے کا خاتمہ چاہتی تھی۔۔۔۔

پریہان سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

شہروز نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا منشا واپس چلی گئی

مجھے لگتا ہے شرما گئی" شہروز ہنسا

شرم کریں ایسے اچھا لگتا ہے۔۔" وہ بولی بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی

تم ادھر مجھ پر فوکس کرو۔۔۔ صبح صبح اتنا دلچسپ ناشتہ ملا تھا کیا کرتا پورے دن"

شہروز" اسنے اسکے بازو پر مکہ مارا

ناشتہ کریں"

تانیہ طاہر ناولز

وہ گھور کر بولی

اچھا بھئی" وہ منہ بنا کر ناشتہ کرنے لگا

www.BestUrduBook.com

دونوں نے ناشتہ کیا

شہروز اسکی سٹڈی کے متعلق بات کرنے لگا

کیا واقعی میں پڑھ سکتی ہوں" وہ ایکدم چیخ کر بولی

ہاں بلکل" وہ مسکرایا

تھینکیو سو مچ" وہ اسکے سینے سے لگی مارے خوشی سے

شہروز کا قہقہ نکلا۔۔

اب اسطرح کرو گی۔۔ تو میں۔۔۔ پھر کنٹرول کھو

دوں گا۔۔۔" وہ اسکے کان میں بولا

پریہان دور ہو گئ

اب تم اگر چاہتی ہو میں تمھارے ساری چیزیں

یونیورسٹی میں کلئیر کر دوں اور تم کل سے میرے

ساتھ کلاسز لو۔۔۔ تو۔۔۔ کچھ دو۔۔۔ پھر لو" وہ

آنکھیں گھماتا بولا

میں کیا دوں آپکو" وہ حیران ہوئ۔۔۔۔

یہ" شہروز نے آنکھ دباتے ہوئے اسکے خوبصورت

چہرے کے ایک ایک حصے پر انگلی رکھ کر بتایا کہ اسے

کیا کیا اور کرنا چاہیے

پریہان سرخ پڑ گئ

ان دونوں کی گفتگو اندر منشا کو تڑپا گئ تھی وہ بے چین لب کاٹنے لگی

اسنے فون اٹھایا

شہروز نکلنے والا ہے۔۔۔ تم فورا یہاں او" وہ بولی۔۔ تو شجاع کو اور چاہیے بھی کیا تھا۔۔۔ اسنے حامی بھر لی۔۔۔

دوسری طرف شہروز نے اس سے بات منوا ہی لی کہ وہ دوپہر تک۔۔۔ کچھ چیزیں بھجوائے گا اور وہ چیزیں۔۔۔ وہ پہن کر اسکے لیے ریڈی رہے۔۔۔

گی رات کیونکہ آج اسے تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔۔

تو شاید شام لگ جائے۔۔۔۔ اور وہ باہر ڈنر کرنے جائیں گے اور۔۔۔۔ شام وہ گھر سے باہر گزاریں گے

پریہان نے حامی بھر لی۔۔۔۔

کچھ شرمیلی شرمیلی سی وہ شہروز کے دل میں اتر رہی تھی اسنے۔۔اسکی پیشانی پر پیار کیا اور وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

[11/25/2022, 3:04 PM] Tania Tahir: وہ گھر سے گیا تو پریہان۔۔۔نے سامان سمیٹا کھانا وغیرہ سمیٹ کر وہ برتن دھونے کی نیت سے۔۔۔کچن میں چلی گئ منشا۔۔۔ہے بارے میں اسنے کچھ نہیں سوچنا چاہا۔۔ تبھی وہ مسکراتی ہوئ شہروز کو سوچتی کام کرنے لگی۔۔۔۔

منشا نے اسے کمرے میں سے دیکھا اسے سخت زہر لگی اسکی یہ مسکان

کچھ نہیں ہوتا ایسے بس۔۔۔آج کی مسکان ہے تمھاری جل نہ تم اس گھر میں ہو گی نہ ہی۔۔۔تمھارے

منہ پر شہروز کے نام کی مسکان ہو گی" وہ نفرت سے سوچنے لگی۔۔ ساتھ ہی ساتھ اسنے شجاع کو بھی بار بار کال ملانی شروع کر دی میسیجز کیے کہ شہروز گھر سے جا چکا ہے تو وہ اب اجائے

شجاع نے اسے دس منٹ بعد کا میسج سینڈ کسی اور منشا اپنے کمرے میں آرام سے لیٹ گئ

وہ سوچ رہی تھی کہ پریہان کا منہ کیسا ہو جائے گا شجاع کو دیکھ کر سوچ کر ہی مسزہا رہا تھا

تبھی دس منٹ کے بجائے آدھا گھنٹہ گزر گیا

منشا خود ہی باہر آئی پریہان صفائی ہر رہی تھی اب ۔صفائی وغیرہ کرتے اسے دیکھتی رہی وہ اپنے گھر کیطرح وہ اس گھر کو چمکا رہی تھی۔۔

تم زیادہ نہیں محنت کر رہی گھر صاف کرنے میں

" وہ بولی اور صوفے پر بیٹھ گئ

یہ میرا گھر ہے مجھے اسے صاف رکھنا ہے"

پریہان ہلکی سی مسکان کے ساتھ بولی۔۔

اووو اچھا۔۔۔مجھے لگا طوائفوں کا گھر کوٹھا ہوتا ہے"

منش آنے قہقہ لگایا

پریہان کا منہ سس آستر گیا ایکدم

۔۔۔منش طنزیہ مسکن کے ساتھ اسکو دیکھنے لگی

۔۔

پلیز ڈونٹ مائنڈ پریہان مگر۔۔۔وہ ایکچلی تمھارا ماضی

یہ ہی ہے تو۔۔۔ تبھی میں نے اسے بات کر دی خیر

۔۔۔

تم ایک بات بتاؤ گی"

منشا بولی پریہان کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور

اچانک اسنے سرچ نظریں اوپر اٹھائیں۔۔

میں تمھیں کسی بات کی جواب دہ نہیں ہوں۔اور اگر

تمھیں ایسا لگ رہا ہے کہ میں تمھارے اسطرح کہنے

سے۔۔۔ہرٹ ہوتی ہوں تو۔۔ایس اکچھ نہیں ہے۔۔۔

جب تم بار بار مجھے یاد دلاتی ہو تو میں یہ سوچتی ہوں کہ

ایک طوائف میں ماہیس اکیا تھا۔۔جو تمھاری جیسی

پاک صاف۔۔۔لڑکی میں نہیں تھا"

وہ پریہان تھی زندگی کی تلخی اور طنزیہ جملوں کو سہہ کر وہ

اس مقام تک پہنچی تھی جہاں روز کبھی دھوپ تو کبھی

چھاوں سا سماں تھا۔۔۔۔

اور جب ایسے وہ جی ہی رہی تھی تو وہ کسی کا وزن نہیں لینا

چاہتی تھی منشا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔۔۔

تم زیادہ بول گئی ہو" منشا سنجیدگی سے بولی

نہیں بلکل نہیں میں زیادہ نہیں بولی۔۔۔

میں نے بس فیکٹ بتایا ہے۔۔۔خیر مجھے ابھی کپڑے واش کرنے ہیں باقی باتیں کسی اور دن کر لیں گے"

وہ کہہ کر مسکرا کر وہاں سے چلی گئ منشا کا دل کیا یہ تو اسکے ٹکڑے کر دے یہ پھر شہروز کے جس نے اسکی عزت برباد کر دی۔۔

وہ بھسم ہوئ کمرے میں جا کر دوبارہ بند ہو گئ

پریہان نے دروازے کی بلند آواز پر اندازا لگایا کہ وہ وہی کوئلے اسکے سینے میں جلا چکی ہے جو وہ اسکے جلانا چاہ رہی تھی

مگر وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔بنا کسی رد عمل کے وہ۔۔کام میں مگن ہو گئ

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ باہر بیل بجنے لگی

کو۔ ہو سکتا تھا۔۔

وہ سوچتی رہی پہلے۔۔ شاید۔۔ شہروز کے گھر والے

۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی مشترکہ تانے سننے کی

مگر وہ اسطرح بھی نہیں کر سکتی تھی تبھی اسنے دروازہ

کھول دیا۔۔۔۔

سامنے شجاع کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹ گئیں

۔۔۔

پہچان تو لیا ہو گا" شجاع دانت نکالتا بولا۔۔۔ اور اسے

پیچھے دھکیل کر دھڑلے سے گھر میں داخل ہوا۔۔

پریہان کے ہاتھ لرزنے لگے۔۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے

دیکھنے لگی

کیا ہوا کیوں شاکڈ ہو گئی تمھیں یاد نہیں میں تمھارا شوہر

تھا" وہ ہنسا۔۔۔۔

اور تم میری بیوی" وہ آنکھ دبا گیا۔۔

پریہان نے بمشکل اٹکی سانس بحال کی حلق سوکھنے لگا

۔۔۔۔

وہ دروازے کو تھامے کھڑی رہی

ارے وہاں کویں کھڑی وہ اندر۔ احاؤ۔" وہ پیار سے بولا۔۔

پریہان کو گھن آئی۔۔۔۔

شاید کبھی کوٹھے پر بیٹھ کر اسے ایسی گھن آئی تھی وج اس

آدمی وک دیکھ کر اسے گھن آئی تھی۔۔۔۔

ک۔ک۔کیوں آئے ہو" وہ اپنی آواز پر قابو پانا چاہتی

تھی مگر اواز حلق میں اٹکتی رہی۔۔۔

شجاع محظوظ ہوا۔۔۔۔

تم تو میرے سمانے آج بھی وہ ہی چڑیا ہو۔۔۔پریہان

" وہاٹھا اسکے نزدیک انے لگا

ن۔۔۔نہیں نہیں دور رہو مجھ سے" پریہان ایکدم چیخی۔۔۔

اسنے منشا کو پکارنا چاہا مگر منشا تو پہلے سے یہ

دلچسپ ڈرامہ۔۔۔کھڑی میں لگے پردوں کی اوٹ

سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں دور رہوں ہم میاں بیوی رہے ہیں"

م۔۔۔میں نہیں ہوں۔۔تمھاری بیوی" وہ بولی۔۔۔

اور رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

تو یہ بات تم کیسے ثابت کرو گی پریہان۔۔۔۔" وہ ہنسا

۔۔۔۔

پریہان گھر سے باہر نکلنے لگی مگر۔۔شجاع نے اسے نادر

کھینچ لیا۔۔اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔

تم ضرورت سے زیادہ حسین ہو گئ ہو" وہ اسکے بے حد

نزدیک ہوتا بولا۔۔۔

پریہان اسے دھکیلنا چاہتی تھی

من۔۔۔منشا" اسنے آواز لگانا چاہی اس قدر خوف

تھا ڈر تھا کہ وہ دھاڑے مار مار کر رو دیتی۔۔۔۔۔

شجاع کا قہقہ ابھرا۔۔۔جو کس کو بلا رہی تھی جو اسے یہاں

تک لائ تھی

۔۔

نہ بلاؤ کسی کو۔۔کیونکہ۔۔تمھارا یہ آخری وقت ہے

۔۔۔۔تم ایک بار پھر اس کوٹھے کو سجاؤ گی پہلے تو

میں۔۔۔بیوقوف تھا تمھیں چند روپوں میں بیچ دیا

۔۔۔اب تو۔۔۔میں تجھ سے اور امیر ہوں گا۔۔۔۔اور

رہے گی تو ہمیشہ میری بیوی۔"

وہ اسکے کان میں۔۔۔جھک کر بولا۔۔۔۔

پریہان کی چیخ نکلی۔۔۔

وہ چیخنے لگی۔۔

کانوں پر ہاتھ رکھے وہ زور زور سے چیخنے لگی

۔۔

شجاع ایکدم پیچھے ہوا وہ آدمی اسکی ذہنی سہلیا توں کو اور برباد کر رہا تھا

پریہان کی چیخوں سے۔۔۔جیسے پورا گھر گونج اٹھا۔

یہاں تک کے اسکی اتنی چیخیں تھیں کہ۔۔۔۔

آس پاس کے لوگ۔۔۔۔اکھٹے ہونے لگے انکے

دروازے پر۔۔

شجاع گھبرا گیا۔۔

یہ سب اسنے نہیں سوچا تھا وہ تو یہاں اسے

بلیک میل کر کے ساتھ لے جانے ولا تھا مگر

پریہان تو پاگلوں کیطرح چیخ رہی تھی۔۔

شجاع نے اسے ہاتھ لگانا چاہا مگر اسکی چیخوں میں اور

اضافی وہ گیا۔۔

منشا بھی باہر اگئ۔۔۔

شجاع نے منشا ہو دیکھا۔۔۔

جاؤ یہاں سے " منشا بولی۔۔۔ شجاع نے سر ہلایا۔۔۔

اور تبھی مین گیٹ کا دروازہ بجا۔۔

درحقیقت اب وہ دونوں پھنس گئے تھے۔۔ گھبرا کر ا

یک دوسرے کو دیکھنے لگے

پریہان کی چیخی ایکدم رو کی

وہ دروازے کی جانب دوڑی

اور اس سے پہلے ہی منشا نے اسے پکڑ لیا۔۔۔

پریہان کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھی

"جاؤ تم یہاں سے کسی بھی راستے سے بھاگ جاؤ"

منشا بولی

پریہان نے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔ مگر منشا نے

نہیں چھوڑا

"ارد گرد لوگ جمع ہو گئے ہیں اس منحوس کے چیخنے پر

شجاع غصے سے دھاڑا۔۔۔

تو پھر اسے بھی ساتھ لے کر مرو میں جا رہی ہوں

" وہ پریہان کو پھینکتی بولی

پریہان نے منشا کی جانب دیکھا

اس لیے تم۔ تم یہاں رو کی تھی۔۔ تم تم جانتی ہو اسکو"
پریہان نے کہا۔۔۔ تو منشا نفرت اور غصے سے۔۔۔
اسکے منہ پر تھپڑ مار چکی تھی
تجھے تو در حقیقت اس بگین بائ کے حوالے ہی کر دینا
چاہیے۔
مت کرو پرواہ لوگوں کی لے جاؤ اسے" وہ نفرت سے
بولی
پریہان نفی میں سر ہلانے لگی
وہ ان سے دور بھاگی کے شجاع نے جلدی سے پریہان
وک تھام لیا۔۔ اور وہیں پریہان کو لگا۔۔۔
بس اتنی ہی مدت تھی اسکی خوشیوں کی۔۔
اسنے اپنا آپ شجاع سے چھڑایا۔۔ اسکے چھونے
سے۔۔ جیسے بچھو سے دوڑ گئے

شہروز" وہ چیخی۔۔ حلق کے بل چلائی

دروازہ پھر زور سے بجنے لگا۔۔

شجاع نے اسکے منہ پر دوپٹہ باندھ دیا۔۔اور اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر گھسیٹتا ہوا اسے وہاں سے۔۔۔ کمرے میں لے گیا۔۔۔

پر یہاں چیخنے لگی مگر اب آواز ویسی نہیں تھی کہ وکی سن پاتا۔۔۔

لوگن نے جیسے باہر سے دروازہ توڑ دینے کا ارادہ کیا

شجاع نے۔۔اسکا منہ جکڑ کر اسکو کئی تھپڑ مارے

۔۔وہ جیسے پاگل سا ہو گیا۔۔پھر ہنسنے لگا۔۔۔

تجھے تو چونٹی کیطرح مسل دوں گا۔۔۔ابھی جسے تو بلا رہی ہے

اسکا راز تو جانتی بھی نہیں" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

منشا جبکہ دروازے سے کان لگائے کھڑی تھی۔۔

لوگ اب چیمگویاں کر رہے تھے مگر اب دروازہ نہیں بجا رہے تھے۔۔۔

پریہان آنسو سے سوجی آنکھوں۔۔۔ سرخ چہرے سے بے حال ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تجھے یاد ہے وہ دن۔۔۔۔" شجاع اسکا منہ جکڑے بولا

۔۔۔۔۔

جبکہ ساتھ قہقہ بھی لگایا جیسے جو بات وہ اسے بتانے جا رہا ہو وہ اس سے خود ہی محظوظ ہو رہا ہو۔۔

میرا وہ دوست۔۔۔ جو تیرے ساتھ " وہ رک گیا

پریہان کی آنکھیں ایسے تھیں۔۔۔ گویا۔۔۔۔ آج پھٹ جائیں گی آنکھوں کی سرخی میں۔۔۔ کئی گناہ اضافہ ہو گیا سارا احتجاج دم توڑ گیا۔۔۔۔

وہ ساکت وہ گئ

دوسری طرف شجاع۔۔کو مزید جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی وہ جانتا تھا یہ عورت مردوں کے معاملے میں اعتبار کھو چکی ہے تبھی شہروز کے متعلق بیوقوف بنانے پر یہاں وک تو کم از کم مشکل نہیں تھا

[11/29/2022, 11:29 AM] Tania Tahir: شہروز گھر واپس لوٹا تو لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی گاڑی اسنے گھر کے سامنے روکی تو۔۔۔اسے عجیب سا محسوس ہونے لگا۔۔

سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے حالانکہ یہاں بھی سوسائیٹی تھی اور سب ہی یہاں اپنے کام سے کام رکھتے تھے مگر بھی آج جس طرح سب اسے دیکھ رہے تھے وہ۔۔۔ تھوڑا حیران وہا ادھر ادھر دیکھتا وہ گھر کے

دروازے تک پہنچتا ہے۔۔۔کچھ لوگ اسکے نزدیک اگئے

بیٹا آپکے گھر میں کوئ مسلہ ہے عورت کے چیخنے کی آوازیں ارہیں تھیں۔۔اور اتنی تیز کے ہم سب تو پریشان ہی رہ گئے۔۔بہت دروازہ بجایا بہت بجایا مگر کسی نے نہیں کھولا۔۔۔۔

ایک بڑی عمر کے شخص اس سے بولے۔۔۔شہروز نے پل بھر کے میں دروازے تک کا سفر طے کیا تھا پہلے اسنے دروازہ بجایا

پریہان" دل نے شدت سے پکارہ تھا۔۔۔اسے اچانک بگین بائ کی طرف سے خطرے اور وسوسوں نے گھیر الیا مگر۔۔۔پریہان نے دروازہ نہیں کھولا وہ عجلت میں اپنی پاکٹ سے چابی نکال کر ۔۔۔دروازہ کھول گیا۔۔۔۔

اور اندر کا منظر اسکے ساتھ ساتھ۔۔۔سب نے دیکھا تھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھا۔۔اسکا گھر درہم برہم ہو چکا تھا۔۔لاونج میں بیٹھی منشا بے حال۔۔۔۔

اجڑے ہوئے حولیے میں تھی۔۔۔۔

شہروز نے ایک نگاہ اسپر ڈال کر چاروطرف دیکھا

پریہان" وہ بولا آواز بلند تھی جیسے ابھی وہ اسکے سامنے ا جائے گی اور وہ اسے خود میں چھپا لے گا

پریہان" وہ پھر سے بولا کمرے چیک کیے پریہان نہیں تھی لوگ اندر آ گئے تھے۔۔۔

وہ منشا کے پاس گیا

پریہان کہاں ہے" اسنے اسے سختی سے جھنجھوڑ دیا۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی تھی۔۔۔

انھونی کا احساس تھا نہ جانے کیا ہونے والا تھا

ہون سی خبر اسکو ملنے والی تھی

"وہ طوائف اپنے یار کے ساتھ اسی کوٹھے پر واپس چلی گئ"

منشا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا جیسے۔۔بڑی

ازیت میں ہو

لوگوں کی چیما گویاں یہ لفظ سن کر وہ بھی بڑھ گئیں۔۔

شہروز نے منشا کے بازوں میں اپنی انگلیاں گاڑھ دیں

۔۔۔

زبان گدی سے کھینچ کر تن سے جدا کر دوں آئندہ تم نے

میری بیوی کے لیے ایسے الفاظ بولے تو" وہ دھاڑا۔۔منشا

درد سے کراہ اٹھی۔۔۔

شہروز نے پھر کچھ نہیں دیکھا وہ باہر بھاگا۔۔

کھلا گھر۔۔۔یہ اجڑا ٹوٹا پھوٹا سامان۔۔

وہاں کھڑے لوگ اور اسکی عزت۔۔کچھ بھی نہیں پر یہاں جب وہاں نہیں تھی تو کیا فائدہ تھا

گاڑی میں سوار ہوتے ہی اسنے گاڑی کو۔۔۔کوٹھے کی جانب گھما دیا۔۔

یہ تو آج بگین بائ زندہ رہے گی یہ وہ۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے اسے کچھ اور چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اسے یاسر کے پاس مل جاتا تبھی اسنے۔۔

گاڑی کو۔۔۔فل سپیڈ میں یاسر کے گھر کی جانب موڑا۔۔۔۔

گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔یاسر سے زبردستی گن کھینچ کر وہ دوبارہ کوٹھے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

پریہان" بار بار۔۔۔دل نے اسے پکارہ اسکو دیکھنے کے لیے ۔۔بار بار اسنے صدا لگائی مگر۔۔۔۔پریہان اسکی پکار کا جواب نہیں دے سکی۔۔۔

وہ لمہوں میں یہ سفر طے کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور کچھ ایسا ہی ہوا دو تین بار اسکا ایکسیڈینٹ ہوتے ہوتے بچا اسنے سارے سیگنلز توڑ دیے تھے قسمت اچھی تھی کوئی۔۔۔سپاہی نہیں تھا وہاں۔۔۔

تبھی وہ۔۔۔کوٹھے تک پہنچ گیا گاڑی روک کر وہ دوڑتا ہوا اندر گیا

اندر اسی طرح ہر روز جیسا بازار گرم تھا

ناچ گانے کھلم کھلی گفتگو عورتوں کے قہقہے جو مرد و۔ کے قہقہوں میں مل رہے تھے اور رنگ برنگی لائٹیں اور بے انتہا شور۔۔۔

اسکا دل سوکھ رہا تھا۔۔ پر یہاں یہاں پھر سے۔۔۔

نہیں وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اسنے۔۔ اندر داخل ہوتے ہی۔۔ فانوس پر فائر کر دیا

بگین بائ کو بلاؤ" وہ چلایا۔۔

ایکدم سناٹا چھا گیا اور اس سناٹے میں بس

گانے کی آواز رہ گئ۔۔۔

جو کہ کسی نے جلدی سے بند کر دی

سب وہاں شہروز کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بگین بائ۔۔ اپنے دھندے کے رکنے پر۔۔ ایکدم اپنا

بھاری بھرکم وجود سنبھالتی آئ اور شہروز کو دیکھ

رک گئ اور ایک پل کے لیے مسکرائ

شہروز کا بس نہیں چلا ساری گولیاں اسکے وجود

میں اتار کر اسکا گندہ خون بہا دے۔۔۔۔

کیسے آنا ہوا۔۔۔ہیرو" وہ مسکراتی ہوئی۔۔ تخت پر بیٹھ گئی

بیوی کہاں ہے میری" شہروز مٹھیاں بھینچتا سوال کر گیا۔۔

آئے لو۔۔۔یہاں لوگ طوائفوں کو ڈھونڈنے آتے ہیں یہ بیوقوف بیوی کی تلاش میں آیا ہے" بگین بائی نے قہقہ لگایا۔۔۔

مگر وہاں کھڑے لوگ ہنس نہ سکے کیونکہ شہروز بگین بائی پر گن تان گیا تھا

میں نے بس ایک سوال کیا ہے پر یہاں کہاں ہے تو جواب بھی مجھے۔۔۔۔ایک لفظ میں چاہیے" بگین بائی کچھ خوفزدہ سی اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

وہ

ی۔۔یہاں نہیں ہے" اسنے کہا لہجہ لڑکھڑا اٹھا

شہروز سو فیصد جانتا تھا کہ پریہان اسی جگہ پر

ہے۔۔۔۔

اسنے بنا کچھ دیکھے۔۔ بگین بائ کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا

اور اسکا منہ جکڑ لیا۔۔۔

وہ کیسی بھی عورت تھی مگر تھی ایک عورت ہی اور

اسکے سامنے وہ مرد کھڑا تھا جو۔۔۔اپنی بیوی کے لیے

جان لے لیتا اسکی بگین بائ کا رنگ فق سے اڑ گیا جبکہ

چاروجانب لوگ۔۔۔۔ بگین بائ کا یہ تماشہ

دانتوں تلے انگلی دبائے دیکھ رہے تھے

آج شام میں ہی شجاع پریہان کو کھینچ کر یہاں دوبارہ لایا تھا پریہان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ۔۔منہ بھی بندھا ہوا تھا۔۔

شجاع اپنی کامیابی پر مسکرایا تو۔۔۔ بگین بائی ہی بھی دوسری طرف آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

پریہان البتہ ساکت سی تھی۔۔۔۔۔

یہ بات۔۔۔۔جو۔۔۔ شجاع نے بتائی۔۔۔ اسکے اندر جنگ سی مچا گئی تھی۔۔

وہ ہاں اور نہیں کے چکر میں اتنا لاکھ گئی تھی کہ اسکی زندگی سے متعلق کون سا فیصلہ ہو رہا ہے اسے معلوم ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اور اسطرح اسے۔۔ بگین بائ کے تھپڑ مکوں اور لاتوں سے بھی جیسے فرق نہ پڑا۔۔۔۔۔۔

وہ چیخنا چاہتی تھی تکلیف سے کیونکہ وہ اسے۔۔۔ جانوروں کیطرح مار رہی تھی۔۔۔۔

شادی کرے گی طوائف بن کر شادی کرے گی اور وہ تیرا عاشق مجھے تھپڑ مارے گا بگین بائ۔۔۔۔ نوبلے گی تیرا وجود ہی۔۔ تجھے کیا لگا تو آزاد وہ گئ ایک طوائف جب کوٹھے پر سج جائے تو کبھی آزاد نہیں ہوتی۔۔ پر یہاں بی بی" وہ اسے مارتی ہوئ بلاتی رہی

شجاع مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا جو پیٹ رہی تھی۔۔۔

مگر حرف زبان سے نہ نکلا۔۔۔۔

بگین بائ۔لآخر خود ہی تھک گئ اور اسنے پریہان کو۔۔۔

سب سے اوپر ایک اندھیرے سٹور میں بند

کرنے کا حکم دے دیا۔۔۔

وہاں موجود لڑکیاں جو اسکو دیکھ کر اشک بار تھی۔۔۔وہ آگے

بڑھیں مگر بگین بائ نے دوسری لڑکیوں سے پریہان کو

اوپر پھیکوا دیا۔۔۔

اسکا شوہر ضرور آئے گا" بگین بائ بولی۔۔

تو بھگا دے گی مجھے پتہ ہے ویسے بھی شریف سا ہی

ہے" شجاع بولا ریلکس سا ہوتا۔۔۔۔

شریف " بگین بائ حیرانگی سے بولی

وہ" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی شجاع نے ہاتھ اٹھایا

دیکھ بائ اے ٹی ایم ہے یہ ہمارا

۔۔۔پیسہ ایسے کھٹا کھٹ بناتی ہے تو اسے ہاتھوں سے نکلنے نہ دے بس۔۔۔اور ویسے بھی کل تک میں اسے دبائے کے سیٹ کے پاس لے جاؤں گا دیکھتے ہیں کتنی قیمت لگاتا ہے وہ چند دن کی تو تو ٹھیک سے کیش بھی نہیں کر سکی" وہ غصے سے دیکھتا بولا تو بگین بائی کو بھی یہ سب اتنا ہی آسان لگا جتنا۔۔۔شجاع کے منہ سے لگ رہا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت۔۔۔سمانے شہروز کو دیکھ کر۔۔۔یہ بلکل ممکن نہیں لگا۔۔۔

اگر تم نے مجھے درست بات نہ بتائی۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔

میں اس اس بھرے بازار میں ہی تمھارے وجود وہ آگ سے جھلسا دوں گا۔۔اور مجھے روکنے والا پیدا نہیں ہوا" وہ اسکی گردن دبوچتا بولا۔۔۔۔ا

ور بگین بائ کی گردن پر گرفت ایسی سخت کر دی ہے اسکا سانس وہیں کا وہیں رہ گیا۔۔۔

شہروز پوری جان لگا کر۔۔۔اسکے گلے کو دبا چکا تھا کے آگے سے اسکی آنکھیں ابل آئیں۔۔۔۔

دوسری طرف یاسر جسے۔۔یہ فہر تھی کہ شہروز کیا کرنے والا ہے۔۔اس گن سے وہ۔۔اسکا پیچھا کرتا وہاں پھنچا منظر دیکھ کر اسنے پولیس کو کال کر دی

۔۔۔

انکا دونوں کا دوست ڈی ایس پی تھا۔۔۔۔۔۔

یاسر بنا بیچ میں انولو ہوئے۔۔۔یہ کام کر چکا تھا جبکہ وہ اکیلا ان سب کے بیچ بگین بائ کے وجود سے آج سانسیں کھینچ لیتا۔۔۔۔۔

اے بے کوئی بچائے" بگین بائی بمشکل چیخی مگر وہاں کسی میں

جرت نہیں ہوئی۔۔۔

اور جب بگین بائی کو لگا۔۔۔ کہ یہ وحشی جلد اسے مار دے گا

۔۔۔وہ۔۔ بمشکل بولی

ش۔۔۔ شجاع۔۔۔۔ اوپر۔۔۔ پر یہان۔۔۔ اوپر"

وہ بس اتنا ہی بولی پائی

شہروز نے اسے وہیں دھکیلا۔۔۔ اور۔۔۔

بنا کچھ دیکھے وہ بھاگا تھا اوپر۔۔۔ وہ اس جلد بازی

میں شجاع کا نام نہیں سن سکا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا گیا۔۔۔ لوگ اسے راستہ بتاتے گئے

۔۔ اور بلآخر وہ۔ اس اندھیری جگہ تک پہنچ گیا

۔۔۔

جہاں۔۔۔ صرف کاٹھ کباڑ پڑا تھا۔۔ا

سسکی سانسیں پھول رہیں تھیں

پریہان" وہ چلایا۔۔۔۔۔

بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔۔

شجاع ایکدم چونک گیا۔۔دروازے کی جانب دیکھنا لگا۔۔۔

پریہان جس کے وجود میں دم نہیں تھا جو آج اپنی عزت کے لوٹ جانے پر یقین کر بیٹھی تھی جو یہ مان بیٹھی تھی۔۔

[11/29/2022, 11:29 AM] Tania Tahir: جو اس کشمکش میں پھنسی تھی کہ کیا واقعی وہ۔۔۔ایسے شخص سے پیار کر بیٹھی ہے جو اصل اسکی زندگی کی بربادی کا باعث ہے۔۔شہروز کی آواز سن کر جیسے جی اٹھی۔۔اور اسکے یقین ہو چلا کے نہیں۔۔۔وہ اسکی عزت کا محافظ ہے۔۔۔۔۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

یہاں تین سے چار کمرے تھے بگین بائی کو جب کسی کو سزا دینی ہوتی تو۔۔وہ ان کمروں میں پھیکوا دیتی۔۔۔۔

اور پھر اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔جو ہوتا وہ کسی کی آنکھ دیکھ نہ پاتی۔۔

تبھی اسے بھی سخت سزا دی جا رہی تھی۔۔۔ان اندھیرے کمروں میں پھینک کر۔۔۔شجاع کو اسکو سزا دینے کے لیے رکھا گیا تھا۔۔۔۔

پریہان نے۔۔۔ہمت مجتمع کرتے ہوئے۔۔۔ادھر ادھر پڑا سامان۔۔اٹھ کر پھینکنا شروع کر دیا تا کہ چیزوں کے شور سے شہروز سیدھا اسی طرف آئے

شجاع نے پلٹ کر نفرت سے۔۔۔اسکو دیکھا۔ وہ گالی بکتا پریہان تک پہنچا اور اسکے بال مٹھی میں جکڑ لیا

تیرے تو میں ٹکڑے کر دوں گا" وہ دبے دبے لہجے میں چیخا۔۔۔

شہروز جو ابھی تلاشتہ کمرے سے آتی آواز سے وہ اس جانب دوڑا اور اسنے اس بند دروازے پر لاتیں ماتمی شروع کر دیں۔۔۔

اس میں جتنی طاقت تھی ساری کی ساری اسنے لگادی کے اس دروازے کا فاصلہ ان دونوں کے بیچ کا ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

شجاع نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔پھر پریہان کو دیکھا۔۔۔۔پریہان بولنا چاہتی تھی اگر اسکا منہ نہ بندھا ہوتا۔۔شجاع پریہان کا اس سے پہلے گلا دباتا دروازہ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

دروازے کی کنڈی ٹوٹ کر الگ ہو گئ۔۔

شہروز باہر ہی کھڑا تھا۔۔۔اندر کا منظر اسنے حیرانگی سے دیکھا تھا شجاع۔۔۔۔۔اور پریہان کو۔۔۔

پریہان کی حالت۔۔۔پھر شجاع کا اسکی گردن پر ہاتھ۔۔

وہ وہیں کھڑا تھا۔۔۔وہ اسکا دوست تھا ہاں سکول فرینڈز تھے۔۔

پھر شجاع۔۔باہر چلا گیا۔۔۔پھر جب وہ آیا تو اسنے اپنی شادی پر سب کو بلایا۔۔اور اسکی شادی کی رات۔۔۔۔

ان سب لوگوں نے اسکی بہت کلاس لی تھی۔۔۔ مگر اسکے بعد بھی اسکی ملاقات نہیں ہو سکی تھی اس سے کیونکہ۔۔۔وہ دوبارہ باہر چلا گیا تھا۔۔ پھر اب اسکی ملاقات ہوئی تھی مگر پریہان وک نہیں پسند تھا تو۔۔۔۔اسنے اسے کہہ دیا۔۔وہ اسکے لیے اتنا ہی بے ضرر تھا۔۔۔۔

مگر یہ منظر آنکھوں میں حیرانگی اور شاہد کی کیفیت کا تھا۔۔۔

شجاع بھی اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ پریہان کو اسکی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ رہی تھی

وہ تڑپ اٹھی

شجاع کو اسنے ایکطرف دھکا دیا۔۔اور وہ اپنے،زخموں کی درد کی پرواہ کیے بنا آج اس تک دوڑتی ہوئی پہنچی تھی

۔۔۔۔۔

وہ اکر شہروز کے سینے سے لگی اور اونچا اونچا رونے لگی

۔۔

شہروز کی نگاہیں البتہ شجاع پر تھیں۔۔۔

جو اب ہاتھ جھاڑتا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

مسکرا کر وہ بھی باہر اگیا۔۔۔۔

شہروز نے پریہان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے نزدیک کر لیا۔۔۔۔

اور پریہان۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔کیوں ایک بھی لمحے کے لیے وہ اس طرشک کر گئی تھی کیوں۔۔۔۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا دیوانگی تھی۔۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا آج وہ اسے سب بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

شہروز نے ایک پل کے لیے پریہان کو دیکھا۔۔۔۔

اور۔۔۔اسکے منہ میں بندھا کپڑا کھول دیا۔۔۔۔

پریہان کے منہ پر سختی سے بندھے کپڑے کے نشان تھے۔۔۔

سرخ نشان۔۔۔

وہ رو رو ہی تھی۔۔مسلسل

یہ یہ مجھے یہاں لے آیا۔۔۔شہ۔۔۔شہروز من۔۔۔منشاب۔۔۔بھی اسکے ساتھ تھ۔۔۔تھی۔۔۔ اسنے۔۔ن۔۔بگین بگین بائی نے م۔مجھے بہت مارا ہے۔۔۔ ان۔۔ان سب نے مارا ہے۔۔۔" وہ ہچکیاں لیتی۔۔ بچوں کیطرح اسے اپنا دکھ سنانے لگی

شہروز نے دانت پیس کر۔۔۔پر یہاں کا سر سینے سے لگالیا۔۔۔۔

اسنے زینت ہی نہیں کی۔۔شجاع پر بندوق تانے پر شجاع کا منہ اووشیپ میں کھل گیا۔۔۔۔

وہ قہقہ لگا کر ہنسا لوگ اوپر جمع ہونے لگے۔۔۔۔۔

یاسر بھی اوپر دوڑ کر آگیا تھا۔۔۔۔

ہنستے ہنستے شجاع تالیاں بجانے لگا

تم مجھے مارو گے چلو۔۔ مرنے سے پہلے میں ایک

راز کھولتا جاتا ہوں" وہ بولا

پلیز شہروز اسکی کسی بات پر یقین مت کریے گا

پلیز" وہ اپنے بندھے ہوئے ہاتھ اسکے سامنے جوڑنے

لگی۔۔۔

شہروز نے۔۔۔ اسکو چپ کرایا۔۔۔ اور۔۔۔ کانپتی ہوئی

پریہان وک۔۔۔ سینے سے لگالیا۔۔

گویا چھپالیا ہو سب سے۔۔۔۔۔

یہ جو لڑکی تمھارے سینے میں چھپ رہی ہے میری

بیوی ہے" وہ طنزیہ مسکراہٹ سے اسکی

جانب دیکھنے لگا۔۔

ویسے تم نے کبھی اسکا پاسٹ جاننے کی کوشش نہیں کی

۔۔۔۔ حیرانگی ہے عجیب محبت ہوتی ہے۔۔۔۔ لوگن

کو۔۔۔نہ آگے دیکھا نہ پیچھے دیکھا۔۔۔بس۔۔۔۔۔

دیوانگی سی چڑھ جاتی ہے۔۔۔آہ بلکل بکواس۔۔۔۔۔

ایک عورت پر اعتبار۔۔۔نہ ممکن۔۔۔۔

یہ عورت میری بیوی ہے۔۔۔۔اور میں اسکے

ساتھ کچھ بھی کروں کوئی فرق نہیں پڑتا اسنے تمھیں

یہ سب نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔ہوگا مجھے علم ہے مگر

میرے پاس نکاح نامہ ہے۔۔"

پریہان سوکھے پتے کیطرح کانپ رہی۔۔۔

ن۔۔نہیں جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔شہروز میری

طرف دیکھیں۔۔۔

شہروز شاکڈ سا تھا۔۔۔کیونکہ شجاع نے نکاح نامہ

اسکے آگے لہرا دیا تھا۔۔

ہاں سب ہی دنگ کھڑے تھے۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں شہروز یہ۔۔۔ جھوٹ ہے ۔۔ہاں اس سے میری شادی ہوئی تھی۔۔ یہ۔۔ یہ میرا کزن۔۔۔ کزن ہے

اور۔۔اور یہ ہی وہ گھٹیا انسان ہے جو مجھے یہاں پھیل کر گیا تھا۔۔۔ شہروز خدا کی قسم میں اسکے نکاح میں نہیں ہوں" وہ چیخنے لگی۔۔۔

شہروز۔۔۔ سانس روکے یہ سب سن رہا تھا ۔۔۔۔

ویسے مجھے کوئی پروبلم نہیں اگر یہ تمھارے ساتھ رہتی ہے ۔۔بس جب میرا دل کیا کرے گا اسے میرے حوالے کر دینا چونکہ ہم دونوں کے نکاح میں ہے۔۔۔۔ تو ۔۔۔" وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔۔۔

اور شاید یہ قہقہ اسکی زندگی کا آخری قہقہ تھا۔۔۔۔

شہروز کے ہاتھ سے گولی چلی تھی جو وہ۔۔دو بار ہا سپر تان چکا تھا۔۔۔اعرا سنے اسکے پاؤں میں بنا کسی جھجھک کے گولیاں چلا دیں اسکے ہاتھوں پر۔۔۔۔۔

بھون دیا۔۔۔۔۔

گولیوں کی آواز سے سب خوف سے کانگو پر ہاتھ رکھ گئے۔۔۔

پریہان کو یوں ہی شاکڈ کھڑا چھوڑ وہ شجاع تک پہنچا

۔۔۔

کنارے ہوئے تمھارا دل کیوں چھوڑ دیا۔۔۔۔میں نے" وہ اسکے اسی زخمی ہاتھ پر اپنا جوتا رکھتا اور زور سے مسلتا بولا کہ

۔۔شجاع کی چیخی۔کراہیں دل دہلا رہیں تھیں۔۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں تمھاری محتاجی۔۔۔تمھیں پر روز ۔۔لوگن پر کئے گئے ظلم۔۔کا احساس دلائے۔۔۔۔اور۔۔۔ میں۔۔۔شہروز خان۔۔۔تمھیں اپنی بیوی دوں گا۔۔۔۔

آہ۔۔۔تم اور تمھاری بچکانہ سوچ" وہ تھوکتا ہوا۔۔۔وہاں سے نکلا۔۔۔

پریہان کے ہاتھ پر گرفت مظبوط تھی۔۔۔۔۔

جبکہ یاسر سے نظر ملی

میں سب سمبھال لوں گا جاؤ تم احمد کو فون کر دیا ہے ۔۔وہ پہنچ گیا ہو گا۔۔۔اس خنزیر کو تو یوں ہی جیل کی سلاخوں کے پیچھے پھیکوا دوں گا۔۔۔" یاسر بولا۔۔۔

تو شہروز پریہان وک وہاں سے لے کر نکلنے لگا

ایک بار پھر وہاں کی لڑکیوں کے دل میں حسرت جاگ اٹھی کاش کاش اسنء یں بھی کوئی یوں ہی لے جائے اس جیل سے۔۔۔۔۔

شہروز نیچے اترا۔۔۔احمد وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

پولیس ریڈ پڑی تھی۔۔۔

شہروز نے حیران و پریشان کھڑی بگین بائی۔۔۔ کو بالوں سے پکڑ کر۔۔ احمد کے سامنے پھینک دیا۔۔۔

اسے اتنے دن کی قید سزا دینا کے۔۔۔ یہ تڑپ تڑپ کر مر جائے۔۔۔۔

وہ نفرت سے بولا۔۔۔۔

اور احمد جو ایک ایماندار اور سچا انسان تھا وہ خود کافی عرصے سے اس جگہ کو اس گندگی و کسیل کرنا چاہتا تھا اور آج بلآخر اسنے۔۔۔ آرڈرز لے ہی لیے تھے ع ہاب آسانی سے۔۔ یہاں پر قید لڑکیوں کو آزاد کرا سکتا تھا اور وج اپنی مرضی سے یہ کام کر رہیں تھیں۔۔

انھیں انکے انجام تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔

تھینکیو شہروز۔۔۔" احمد بولا۔۔۔

اور لیڈی کانسٹیبل نے بگین بائی وہ اٹھایا۔۔۔

شہروز۔۔اس وقت کسی موڈ میں نہیں تھا۔۔وہ

وہاں سے بنا جواب دیے پریہان کو لے کر نکل آیا۔۔۔

اسے گاڑی میں ڈالا۔۔۔اور گاڑی چلالی

انھیں کچھ دیر لگی تھی اس آیت سے نکلنے میں اور وہ

ایک روڈ پر۔اگئے جہاں سے۔۔۔کچھ دیر بعد ایک

گاڑی گزر جاتی مگر انکی گاڑی۔۔بہت تیزی سے پانی

کیطرح روڈ پر تیر رہی تھی۔۔۔

پریہان کے ہاتھ بندھے تھے۔۔۔

اسے رونا۔آرہا تھا مگر۔۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

آنسو خود با خود بہہ رہے تھے

و۔۔وہ سب کچھ جھوٹ تھا" وہ بولی

میں نے تم سے کہا ہے کہ تم بولو" وہ ایکدم بھڑک کر بولا۔۔۔۔

پریہان کا منہ سا اتر گیا سر جھکا گئ۔۔۔۔۔ب

تم میں اتنی تو جرت ہے کہ تم میرا نقصان کر دو مجھے نقصان پہنچاؤ مگر اتنی جرت نہیں ہے کہ۔۔۔ کسی طرح اپنے شوہر سے رابطہ کر لو اس منشا کا منہ نوچ۔۔لو" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ مارتا غصے سے چلایا۔۔۔۔

پریہان مزید رونے لگی۔۔۔۔

آپ لائے تھے اسے گھر" وہ شکواہ کرنے لگی۔۔

کون اس طرح کرتا ہے۔۔اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے سابقہ منگیتر کو گھر میں رکھے" وہ بچوں کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ڈرامے بند کرو۔۔۔بچی نہیں تھی تم" وہ بلکل بھی ڈڈھیل دینے کے موڈ میں نہیں تھا

میں ڈرامے ن۔۔ نہیں کر رہی۔۔اپ جانتے ہیں مجھے کرنا مارا ہے۔۔۔" وہ سسکی۔۔۔

مجھے یہاں مارا ہے۔۔۔۔" وہ اپنے بازو دیکھانے لگی۔۔۔۔

اپنے پاؤں دیکھانے لگی۔۔۔

شہروز کا دل جیسے پھٹنے کو تھا کاش وہ شجاع۔۔۔کو جان سے مار دیتا

اسنے گاڑی ایکطرف روکی

۔۔

[11/29/2022, 11:31 AM] Tania Tahir: گاڑی ایک طرف روکی اور پریہان کو سینے میں جکڑ لیا۔۔۔۔

میں بہت ڈر گیا تھا" وہ بولا۔۔۔

میں بھی ڈر گئی تھی۔۔۔مجھے لگا آپ تک کبھی نہیں پہنچ پاؤں گی۔۔۔مجھے لگا منشا اپ کو جھوٹے قصے سنا کر مجھ سے دور کر دے گی شہروز میرے پاس تو کوئی بھی نہیں ہے میرا ہاتھ مت چھوڑیے گا۔۔۔" وہ تڑپ رہی تھی۔۔

شہروز نے اسکی آنکھیں صاف کیں۔۔اور اسے محسوس ہوا وہ اتنا رو چکی ہے کہ اب اسکی آنکھیں دکھ رہی ہوں گی۔۔۔۔

درد سے۔۔۔۔اسنے اسکی آنکھوں پر پیار کیا۔۔۔۔

آپ نے انھیں مارا نہیں۔۔۔" وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی شہروز مسکرا دیا۔۔

گولیاں ماری ہیں میں نے اسکے۔۔۔جیل میں

پکڑا۔جاؤں گا۔۔۔نہ جانے کتنے عرصے۔۔اج ہی

ہی رات ہے بس" وہ بولا۔

پریہان حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی

ن۔۔نہیں نہیں پلیز آپ کہیں مت جانا۔۔۔۔

وہ تو گندے لوگ تھے پولیس جانتی تو ہے" پریہان

بے حد پریشان لگی

مگر گولیاں مارنا۔۔اور ایکدم چوہدری بن جانا بیوی کے لیے

۔۔۔یہ سب تو"

پلیز شہروز۔۔" وہ دوبارہ رونے لگی۔۔۔شہروز محظوظ ہوا

۔۔۔

کیا سمجھوں محبت ہو گی ہے" وہ سوال کرنے لگا دل

میں نہ جانے کتنی خوشی ایکدم اسمائی

ہاں۔۔بہت بہت سب سے زیادہ بہت زیادہ صرف اپ سے۔۔" وہ بولی اور اسکی گردن میں چہرہ چھپا لیا

جبکہ اب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔ شہروز نے مسکرا کر اسکے بالوں پر پیار کیا۔۔۔

کافی دیر وہ یوں ہی اسے خود میں سموے بیٹھا رہا

چلو پھر دو چار دنوں کے لیے جانے کا ارادہ ملتوی ۔۔۔۔" وہ بولا

پلیز کہیں مت جایئے گا میں اپکو جانے ہی نہیں دوں گی" وہ بولی تو الگ رہی تھی۔۔۔۔

اب ہٹو گی مجھے ڈرائیونگ کرنی ہے" وہ بولا۔۔

نہیں میں نہیں ہے رہی" وہ بضد ہوئی

ہاں ساری ضدیں تو میرے لیے ہی ہیں میرے آگے ہی جنگلی بنتی وہ۔۔ویسے چوزی بن جاتی ہو" وہ گھور کر بولا

پریہان مسکرادی مگر پھر بھی اس سے الگ سنہ ہوئی۔۔۔

شہروز نے نفی میں سر ہلایا

وہ اسکے آگے بیٹھی تھی۔۔۔ سر اسکے دائیں شانے پر رکھا تھا۔۔۔بازو اسکی گردن میں تھے شہروز نے سٹیرنگ پر اسکی کمر ہے پیچھے سے ہاتھ رکھا اور گاڑی۔۔۔کو آٹومیٹک موڈ پر کر دیا مگر سٹیرنگ پھر بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔

پریہان محظوظ ہو رہی تھی وہ کتنی مشکل سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔

پریہان نے سر اٹھایا

پریہان مجھے کچھ نہیں دکھ رہا اب یوں ہی بیٹھی رہو" وہ غصے سے بولا۔۔۔۔

کیونکہ رات تھی اندھیرہ تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کوئی نقصان ہو۔۔۔۔

پریہان کہاں اسکی بات ماننے والی تھی۔۔اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں کو سحر چھوڑنے لگی

چونکہ کر شہروز نے اسکی جانب دیکھا

میں تمھیں ماروں گا" وہ گھورنے لگا اسکی شرارت پر اسکے زخموں پر دل بھی کٹا تھا یہ طے تھا وہ بگین ہے وجود پر بھی یہ ہی زخم پریہان سے ڈلوائے گا۔اور پریہان پر یقین اسے۔۔۔پہلے دن سے تھا۔۔تبھی زمانہ معاشرہ کچھ بھی کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔

اور شجاع کی ہر بکواس نے اسکے وجود میں شرارے بھر دیے تھے۔۔۔اور وہ تو قتل کر دینا چاہتا تھا اسکا مگر۔۔۔افسوس کے وہ کر نہ سکا کیونکہ اسنے زندگی جیل میں سر کر نہیں پریہان کے ساتھ گزارنی تھی

آپ مجھے ماریں گے" پریہان نے انکھیں نکالیں

ہاں بہت" شہروز نے بنا توقف کے کہا

اور میں مر گئی تو" وہ بولی آنکھوں میں آنسو۔آ گئے

نوٹنکی لوگ نہیں مرتے فکر نہ کرو۔۔۔اور نہ ہی میں ان عشقوں میں سے ہوں جو تڑپ جائیں موت کے زکر پر نہیں بیبی پلیز ایسا مت کہو

بھاڑ میں جائیں۔۔عجیب لوگ " وہ چیڑ کر بولا

پریہان رونا دھونا بھول۔۔۔۔حیرانگیں سے اسے دیکھنے لگی

اسکے قہقہے سے۔۔۔گاڑی گونج اٹھی۔۔وہ پھر سے سر

اسکی گردن پر رکھ گئ

شہروز۔۔۔" اسنے پکارہ

حکم " شہروز متوجہ ہی تھا

آپکو مجھ پر یقین ہے نہ " وہ مان سے بولی۔۔۔

ہاں ہے۔۔تمھیں مجھے یقین دلانے کی ضرورت نہیں " وہ بولا

۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

اور پریہان پر سکون سی ہو گئ

مسکرانے لگی۔۔۔۔

شہروز ڈرائیو کر رہا تھا کچھ دیر میں آسے اسکی بھاری سانسوں کی آواز آئی

اسکا بازو سن ہو گی اتھا مگر اسنے اسے خود پر سے نہیں ہٹایا۔۔۔

وہ سیدھا اپنے گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور وہ اپنے گھر تقریبا آدھے گھنٹے میں پہنچا اور ۔۔اسنے گاڑی روکی جیسے ہی گاڑی رکی پریہان ایکدم اٹھ گئ۔۔۔

ی۔۔۔یہ ہم کہاں ہیں" وہ پوچھنے لگی

میرے گھر" شہروز بولا

نہیں میں نہیں جاؤں گی وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔وہ مجھے طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔۔مجھ پر باتیں مارتے ہیں پلیز شہروز مجھے ٹارچر کرتے ہیں"

وہ۔۔۔بولی

شہروز اسکی فیلنگز سمجھ سکتا تھا اور۔۔ایسں آہی ہونا تھا

یہ اسنے نہیں سوچا تھا۔۔۔

اچھا فلحال تو آؤ" اسنے ہاتھ تھاما

شہروز" پریہان رو دینے کو ہوئی

اسکے چہرے پر زخم تھے شہروز نے دانت پیسے

اٹھو" وہ زبردستی اسے اندر لے آیا

پریہان اسکے پیچھے چھپنے لگی

منشا گھر والوں کو من گھڑت کہانیاں سنا چکی

تھی تبھی سب وہیں موجود تھے۔۔

شہروز اور پریہان و ک نفر تزے دیکھا

تو آپ لوگ۔۔نے سن لی اسکی بکواس۔" وہ ایکدم

منشا کی طرف بڑھا اور اس سے پہلے وہ اسکے

منہ پر کھینچ کے تھپڑ مار دیتا۔۔۔۔

منشا کے بھائی نے اسکو روکا

بکواس کر رہی ہے یہ۔۔۔ غیر مردوں سے تعلق رکھتی ہے اور میری بیوی" وہ ہٹا اسنے کوائف ہے۔۔ مئری بیوی کی یہ حالت" وہ دھاڑا۔۔۔ اور ماں کیطرف دیکھا اپنی سب پریہان کو حیرانگی سے دیکھتے رہ گئے اسکے چہرے پر ایسے زخم تھے کہ انکا دل پسیج گیا کیونکہ پریہان کی سسکیاں ہی ایسی تھیں۔۔۔۔

میں صرف یہ کہنے آیا ہوں۔۔ اگر آپ لوگوں کو اس جھوٹی پر یقین ہے تو آج۔ میں خود۔۔۔ آپ لوگوں سے تعلق ختم کر دوں گا اور اگر میری بیوی کی حالت

دیکھ کر بھی آپ لوگ اس بات پر یقین نہیں کریں گے تو تف ہے

طوائف تھی یہ کوئی ہے گا ی عاشق اسکا

۔۔۔میری بیٹی پر لازما کیوں لگا رہے ہو" منشا کی ماں غصے سے بولی۔۔۔

آنٹی۔۔۔۔میری بیوی وک آئندہ طوائف مت کہیے گا جس نے ایسا کرنے کی جرت کی میں زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔" وہ بنا لحاظ کے دھاڑا ایکدم انکا منہ سا اتر گیا

اسکا اس گھٹیا ادمی سے رابطہ تھا۔۔۔اگر اس بات پر نہیں یقین تو میں ثبوت ابھی دے دیتا ہوں"

اسنے یاسر کو کال ملائی

منشا کے رنگ اڑ گئے۔۔۔۔

ہاں یاسر۔۔وہ زندہ ہے یہ مر گیا" وہ نفرت سے بولا۔۔۔

زندہ ہے یار تم نے البتہ اسے اپاہج ضرور کر دیا ہے" یاسر نارملی بولا۔۔

بول سکتا ہے؟ وہ پوچھنے لگا

فلحال تو درد سے چیخ رہا ہے کیونکہ ڈاکٹرز۔۔۔نے اسے ایسے ہی پھینک رکھا ہے۔۔۔ ہمیں بھی غرض نہیں ۔۔۔اس سے" وہ بولا۔۔۔

اس سے سوال کرو کے وہ کسی منشا کو جانتا ہے" شہروز بولا

منشا پتے کیطرح زرد پڑی اور اسکی یہ بدلتی حالت سب نے دیکھی۔۔۔ تھی۔۔۔۔

یاسر شجاع کے پاس گیا جو تڑپ رہا تھا

تو کسی منشا کو جانتا ہے" یاسر نے اسے جھنجھوڑا

ہ۔۔۔ہاں ہاں اسنے مجھے۔۔۔ گھر بلایا تھا اسنے مجھے کہا

کہ میں پریہان وک لے جاؤں یہاں سے۔۔۔۔

اسنے۔۔ہی مجھ سے یہس ب کرایا۔۔" اور ایکدم شہروز

نے فون بند کر دیا

منشا کی جانب سب حیرانگی سے دیکھنے لگے کہ

اسنے بتایا تو کچھ اور تھا۔۔۔۔

کہ پریہان گھر سے بھاگ گئ۔۔۔

پریہان کی سسکیاں لاونج میں گونج رہیں تھیں شہروز

نفرت سے منشا کو دیکھ رہا تھا

یہ میرے حق پر قبضہ کر چکی تھی مجھے نفرت

ہے اس سے مری کیوں نہیں یہ" منشا ایکدم

پریہان پر جھپٹی اور شہروز نے پھر لحاظ نہیں رکھا۔۔اسکو کھینچ کر تھپڑ مار دیا۔۔۔۔

شاید تم مجھے ڈیزرو کرتی ہی نہیں تھی پہلے تو میں خود کو تمھارا مجرم سمجھتا رہا۔۔۔

اور اس گلٹ میں رہا کے میں کتنا خود غرض ہو گیا تھا میں نے۔۔۔ تمھاری ساتھ زیادتی کی مگر اب مجھے افسوس نہیں کیونکہ تم ایک گھٹیا لڑکی ہو"

وہ کہہ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا پریہان جو ہاتھ اب بھیا سکے ہاتھ میں تھا

پریہان اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

شاید زندگی میں ہر لڑکی کو ایسا ہی مرد چاہیے۔۔۔

جو اسکے لیے۔۔۔۔سب کر جائے۔۔۔جو اسکو مان دے اسکو عزت دے۔۔۔

اور وہ خوش تھی کہ اسکے صبر کا پھل شہروز کی شکل میں اسے ملا تھا

شہروز نے اسکی نظروں میں دیکھا اور نظریں پھیر لیں

دونوں گاڑی میں سوار ہوئے

شہروز نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے گھر تک پہنچے۔۔۔

رات گھیری تھی تبھی کوئی نہیں تھا

وہ اندر آگئے

گھر کی حالت اب بھی ابتر تھی۔۔

پریہان جھک کر سامان اٹھاتی کہ شہروز نے روک لیا

تم ریسٹ کرو۔۔کیونکہ صبح تم نے ایک محنت بھرا کام کرنا ہے" وہ بولا

مطلب" پھر یہان سمجھی نہیں

صبح بتاؤ گا۔۔فلحال تمھارے زخموں کا مرہم بننا چاہتا ہوں" وہ گھیری نظروں سے اسکی جانب دیکھ کر بولا۔۔

اور ایک ہاتھ سے اسکو اپنی جانب کھینچ کر وہ گھر لاک کر کے یوں ہی پریہان کو اٹھا۔۔۔ کر کمرے میں لے گیا۔۔۔۔۔

پریہان نے۔۔۔خود سپردگی سے آنکھیں بند کر لیں

[11/25/2022, 7:11 AM] Tania Tahir: وہ صبح صبح فون کی آواز پر اٹھی۔۔۔۔اور ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

اسنے سیل فون کی جانب دیکھا نمبر شجاع کا تھا

۔۔۔اسنے کال پیک کر لی۔۔۔

ہاں جو میں نے کہا تھا وہاں تک پہنچ گئ ہو" وہ پوچھنے لگا

۔۔۔۔

ہاں میں آنکے گھر میں ہوں۔۔۔۔" منشا نے بتایا

۔۔۔

ٹھیک ہے پھر تم۔۔۔۔نے بس ایک کام کرنا ہے

جیسے ہی۔۔۔ شہروز کام کے لیے نکلے ویسے ہی مجھے میسیج کر

دینا" وہ بولا۔۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہو گا" منشا نے حامی بھری۔۔۔اور شجاع

نے زیادہ بات کیے بنا فون بند کر دیا

البتہ منشا۔۔۔بستر سے اٹھ کر باہر آئ۔۔ شہروز کے

روم کا دروازہ بند تھا

یہ بند دروازہ۔۔۔اسے سخت زہر لگا۔۔۔۔

غصے میں اکر اسنے دروازے کو زور زور سے بجانا

شروع کر دیا۔۔۔۔

پوری طاقت لگا کر کے۔۔ایک پل کے لیے بھی نہ

روکے۔۔۔

دوسری طرف پریہان جو اسکے بازوؤں میں

چین کی نیند سو رہی تھی اس افتاد پر ایکدم جھٹکا کھا کر

اٹھی

اور شہروز بھی اٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا ہے" وہ۔۔پریہان سے پوچھنے لگا جو خود کچھ نہیں

جانتی تھی جبکہ دروازہ اب بھی بج رہا تھا۔۔۔۔

پریہان نے لاعلمی کا اظہار کیا تو۔۔۔شہروز اٹھنے لگا

۔۔۔

پریہان کو کچھ شرمندگی سی ہوئی تھی۔۔

سردی کے احساس سے وہ جلدی سے اٹھی اور الماری میں سے۔۔ دروازے کھولنے سے پہلے شہروز کو۔۔۔ شرٹ دے دی۔۔ اور ویسے بھی اچھا نہیں لگتا تھا اسکا اس طرح نکلنا۔۔

شہروز کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے اسنے گھیری نظروں سے شرٹ پہنتے ہوئے پریہان کو دیکھا جو اسکی نظروں سے گھبراتی۔۔ دوبارہ بستر میں بھاگ گئ

دروازہ بجانے والا ایسے تھا جیسے ابھی توڑ کر اندر آ جائے گا ۔۔ تبھی شہروز نے دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

اور دروازہ کھلتے ہی۔۔ ایکدم شہروز کہتی منشا اسکے سینے سے لگی۔۔۔۔

شہروز حیران رہ گیا۔۔۔

شہروز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" وہ۔۔۔ اسکے سینے میں منہ چھپاتی بولی۔۔۔۔

جبکہ اسے اتنی سختی سے جکڑ رکھا تھا گویا کبھی چھوڑنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

شہروز نے۔۔۔ ایک ضبط بھری سانس کھینچی اور اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر زبردستی دور کیا

ہوش میں آؤ۔۔ دن نکلنے کو ہے اور تمھیں پوری رات نکال کر ڈر لگ رہا ہے" شہروز نے اسکی جانب حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

منشا نے اب ہوش کے ناخن لیتے ہوئے ارد گرد دیکھا

فجر کا سا وقت تھا۔۔۔۔

اسے اپنی بیوقوفی پر تپ چڑھی تھی مگر وہ بات سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

وہ میرے شاید میرے کمرے میں کوئی چیز ہے" وہ بولی۔۔۔

کیا ہے" شہروز اسکا ہاتھ پکڑتا ساتھ والے کمرے میں لے گیا۔۔۔

پریہان خاموش بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔

منشا نے ایک نظر مڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا

پریہان کی نظر اسکی نظر سے جا ملی۔۔۔۔۔

پریہان کیا جلتی منشا اسکا حلیہ دیکھ کر راخ ہی ہو گئی

۔۔۔

اسنے۔۔۔ شہروز کا ہاتھ تھام کر اپنا سر اسکے

شانے پر رکھ لیا۔۔۔۔

پریہان نے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

دل کئ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔۔۔

زندگی میں ایک گھڑی سکون کی مل جاتی تھی تو

۔۔۔اگلے وقت میں اسکے دل کو تکلیف سہنی پڑتی تھی

۔۔۔۔

وہ کچھ دیر شہروز کی واپسی کا انتظار کرتی رہی اور پھر اسنے

آٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔

دوسری طرف شہروز نے پورا کمرہ چھان لیا

مگر اسے ایسی کوئ خوفناک چیز نہیں ملی جس کی

وجہ سے منشا نے انکی نیند برباد کی تھی۔۔۔

منشا بیڈ پر بیٹھ کر اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

شہروز نے کھلی کھڑکی دیکھی اور اسے بند کر دیا

شاید تم تیز ہوا کی وجہ سے ڈر گئی ہو" وہ بولا۔۔۔

منشا اسکی طرف دیکھتی رہی۔۔

تمھیں پریہان بہت پسند ہے" منشا کے اچانک

سوال پر اسنے مڑ کر دیکھا۔۔۔

مسکرا دیا۔۔۔

ام م پسند چھوٹا لفظ ہے۔۔۔پسند تو کوئی بھی کسی کو بھی کر سکتا

ہے۔۔۔وہ میری محبت ہے۔۔۔۔اور محبت ہر کوئی

نہیں کر سکتا۔" اسنے جواب دیا۔۔۔

منشا مسکرا دی۔۔

غلط۔۔۔محبت کر سکتا ہے ہر ذی روح۔۔۔۔۔

جس کے وجود میں دل ہو۔۔۔۔منشا نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔" شہروز نظریں گھما گیا

۔۔۔۔

تم ناشتہ کرو گی میں پریہان سے بنوا دیتا ہوں" وہ بات گھماتا بولا۔۔۔

شہروز یہ شرٹ تم پر بہت سوٹ کر رہی ہے" منشا اچانک اسکے نزدیک آئی اور اسکی شرٹ تھام لی۔۔۔۔

جب کہ شہروز کے سینے سے اسکی انگلیاں مس ہو رہیں تھیں۔۔۔۔

شہروز اس سے پہلے کچھ کہتا۔۔۔۔

اسکی نظر۔۔۔دروازے میں کھڑی پریہان سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

اسنے منشا کے ہاتھ۔۔۔ایکدم دور کیے۔۔

منشا نے بھی ایسا پوز دیا گویا چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔اور یہ تو اسنے پریہان کو دیکھ کر جان بوجھ کر کیا تھا وہ اسے روم سے نکلتے دیکھ چکی تھی

پریہان۔۔۔کچھ نہیں بولی۔۔

میں پوچھ رہی تھی آپ لوگوں کے لیے ناشتہ بنا دوں ۔۔۔۔دن تو نکل ہی گیا ہے" وہ بولی تو لہجے میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ پریہان۔۔۔جو تم نے دیکھا۔۔۔" منشا کچھ بولتی کہ پریہان مسکرا دی۔۔۔۔

منشا مجھے کسی صفائی کی ضرورت نہیں۔۔۔۔شہروز میرے شوہر ہیں۔۔۔اور کسی بھی رشتے میں بے اعتباری۔۔رشتے کو ختم کر دیتی ہے۔مجھے انپر اعتبار ہے

اور بڑی بات یہ ہے۔۔ تم انکی فیملی ہو۔۔۔ خیر

آپ لوگوں نے ناشتہ کرنا ہو تو آجایئے گا۔۔۔۔

میں بنا رہی ہوں اور آپکی یونیورسٹی کا ٹائم ہونے والا ہے

شہروز" وہ بولی اور وہاں سے ہٹ گئ

منشا کے سر پر جا کر بجھی تھی شہروز نے اسے جتاتی

نظروں سے دیکھا کیسے اسکی اس جان بوجھ کر کی گئ

حرکت کو وہ سمجھ گیا ہو

اور باہر نکل گیا منشا کو شدید بے عزتی کا احساس ہوا

۔۔

شہروز باہر نکلا۔۔۔ تو وہ ناشتہ بنا رہی تھی بال گیلے تھے یعنی

وہ فریش تھی۔۔۔

وہ بھی کچھ کہے بنا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

کیونکہ اسنے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔۔۔۔

اسے پندرہ منٹ لگے وہ فریش ہو کر باہر۔ آ گیا۔

پریہان ٹیبل پر ناشتہ رکھ رہی تھی

وہ اسکے نزدیک آیا اور پیچھے سے اسے تھام لیا۔۔۔

پریہان مسکرا دی۔۔ سب کچھ اپنے اندر چھپاتی وہ مسکرائی

تھینکس" وہ بولا۔۔۔

کس لیے" وہ انجان ہوئی جان بوجھ کر۔۔۔

اس اعتبار کے لیے" وہ سرگوشی کرنے لگا

پریہان۔۔۔نے سر ہلا دیا۔۔۔

تمھیں واقعی اعتبار ہے نہ مجھ پر" اسکے سر ہلانے پر پوچھنے لگا

جی ہے اب ناشتہ کر لیں" وہ بولی۔۔

شہروز نے اسکا ہاتھ تھامے رکھا اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا

مجھے اپنے انتخاب پر بہت خوشی ہے۔۔۔" وہ جزباتی سا ہوتا پھر سے اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

پریہان نے آنکھیں پھاڑ کر یہ منظر دیکھنا چاہا کیونکہ منشا یہ سب دیکھ رہی تھی اور سامنا پریہان کا تھا۔اسکا چہرہ لال سرخ ہو گیا آنے اسے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔

مگر شہروز۔۔۔اپنی مرضی پر اترا ہوا تھا اسکے ہاتھوں نے نرمی سے۔۔پریہان کا چہرہ تھاما ہوا تھا۔۔۔

جبکہ کمر پر موجود ہاتھ کی گرفت قدرے سخت تھی پریہان۔۔نے بلاخر اسے دور کر ہی دیا

م۔۔۔من۔۔شا" وہ سانس بحال کرتی بولی۔۔

شہروز نے پلٹ کر دیکھا مگر کچھ خاص ریسپوں س نہیں کیا اپنی بے حیائی کا۔۔۔

آجاؤ منشا ناشتہ کرتے ہیں" وہ خوش دلی سے بولا

منشا کیا بتاتی یہ منظر دیکھ کر۔۔وہ بھر گئی تھی اس سے ایک دن برداشت نہیں ہو رہے تھے وہ دونوں ۔۔۔وہ آگے کیا کرتی جلد از جلد اس قصے کا خاتمہ چاہتی تھی۔۔۔۔

پریہان سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

شہروز نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا منشا واپس چلی گئی

مجھے لگتا ہے شرما گئی" شہروز ہنسا

شرم کریں ایسے اچھا لگتا ہے۔۔" وہ بولی بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی

تم ادھر مجھ پر فوکس کرو۔۔۔ صبح صبح اتنا دلچسپ ناشتہ ملا تھا کیا کرتا پورے دن"

شہروز" اسنے اسکے بازو پر مکہ مارا

ناشتہ کریں"

تانیہ طاہر ناولز

وہ گھور کر بولی

اچھا بھئی" وہ منہ بنا کر ناشتہ کرنے لگا

www.BestUrduBook.com

دونوں نے ناشتہ کیا

شہروز اسکی سٹڈی کے متعلق بات کرنے لگا

کیا واقعی میں پڑھ سکتی ہوں" وہ ایکدم چیخ کر بولی

ہاں بلکل" وہ مسکرایا

تھینکیو سو مچ" وہ اسکے سینے سے لگی مارے خوشی سے

شہروز کا قہقہ نکلا۔۔

اب اسطرح کرو گی۔۔ تو میں۔۔۔ پھر کنٹرول کھو

دوں گا۔۔۔" وہ اسکے کان میں بولا

پریہان دور ہو گئ

اب تم اگر چاہتی ہو میں تمھارے ساری چیزیں

یونیورسٹی میں کلئیر کر دوں اور تم کل سے میرے

ساتھ کلاسز لو۔۔۔ تو۔۔۔ کچھ دو۔۔۔ پھر لو" وہ

آنکھیں گھماتا بولا

میں کیا دوں آپکو" وہ حیران ہوئ۔۔۔۔

یہ" شہروز نے آنکھ دباتے ہوئے اسکے خوبصورت

چہرے کے ایک ایک حصے پر انگلی رکھ کر بتایا کہ اسے

کیا کیا اور کرنا چاہیے

پریہان سرخ پڑ گئ

ان دونوں کی گفتگو اندر منشا کو تڑپا گئ تھی وہ بے چین لب کاٹنے لگی

اسنے فون اٹھایا

شہروز نکلنے والا ہے۔۔۔ تم فورا یہاں او" وہ بولی۔۔ تو شجاع کو اور چاہیے بھی کیا تھا۔۔۔ اسنے حامی بھر لی۔۔۔

دوسری طرف شہروز نے اس سے بات منوا ہی لی کہ وہ دوپہر تک۔۔۔ کچھ چیزیں بھجوائے گا اور وہ چیزیں۔۔۔ وہ پہن کر اسکے لیے ریڈی رہے۔۔۔

گی رات کیونکہ آج اسے تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔۔

تو شاید شام لگ جائے۔۔۔۔ اور وہ باہر ڈنر کرنے جائیں گے اور۔۔۔۔ شام وہ گھر سے باہر گزاریں گے

پریہان نے حامی بھر لی۔۔۔۔

کچھ شرمیلی شرمیلی سی وہ شہروز کے دل میں اتر رہی تھی اسنے۔۔اسکی پیشانی پر پیار کیا اور وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

[11/25/2022, 3:04 PM] Tania Tahir: وہ گھر سے گیا تو پریہان۔۔۔نے سامان سمیٹا کھانا وغیرہ سمیٹ کر وہ برتن دھونے کی نیت سے۔۔۔کچن میں چلی گئ منشا۔۔۔ہے بارے میں اسنے کچھ نہیں سوچنا اچاہا۔۔ تبھی وہ مسکراتی ہوئ شہروز کو سوچتی کام کرنے لگی۔۔۔۔

منشا نے اسے کمرے میں سے دیکھا اسے سخت زہر لگی اسکی یہ مسکان

کچھ نہیں ہوتا ایسے بس۔۔۔آج کی مسکان ہے تمھاری جل نہ تم اس گھر میں ہو گی نہ ہی۔۔۔تمھارے

منہ پر شہروز کے نام کی مسکان ہو گی" وہ نفرت سے سوچنے لگی۔۔ ساتھ ہی ساتھ اسنے شجاع کو بھی بار بار کال ملانی شروع کر دی میسیجز کیے کہ شہروز گھر سے جا چکا ہے تو وہ اب اجائے

شجاع نے اسے دس منٹ بعد کا میسج سینڈ کسی اور منشا اپنے کمرے میں آرام سے لیٹ گئ

وہ سوچ رہی تھی کہ پریہان کا منہ کیسا ہو جائے گا شجاع کو دیکھ کر سوچ کر ہی مسزہا رہا تھا

تبھی دس منٹ کے بجائے آدھا گھنٹہ گزر گیا

منشا خود ہی باہر آئی پریہان صفائی ہر رہی تھی اب ۔صفائی وغیرہ کرتے اسے دیکھتی رہی وہ اپنے گھر کیطرح وہ اس گھر کو چمکا رہی تھی۔۔

تم زیادہ نہیں محنت کر رہی گھر صاف کرنے میں

" وہ بولی اور صوفے پر بیٹھ گئ

یہ میرا گھر ہے مجھے اسے صاف رکھنا ہے"

پریہان ہلکی سی مسکان کے ساتھ بولی۔۔

اووو اچھا۔۔۔مجھے لگا طوائفوں کا گھر کوٹھا ہوتا ہے"

منش آنے قہقہ لگایا

پریہان کا منہ سس آستر گیا ایکدم

۔۔۔منش طنزیہ مسکن کے ساتھ اسکو دیکھنے لگی

۔۔

پلیز ڈونٹ مائنڈ پریہان مگر۔۔۔وہ ایکچلی تمھارا ماضی

یہ ہی ہے تو۔۔۔ تبھی میں نے اسے بات کر دی خیر

۔۔۔

تم ایک بات بتاؤ گی"

منشا بولی پریہان کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور

اچانک اسنے سرچ نظریں اوپر اٹھائیں۔۔

میں تمھیں کسی بات کی جواب دہ نہیں ہوں۔اور اگر

تمھیں ایسا لگ رہا ہے کہ میں تمھارے اسطرح کہنے

سے۔۔۔ہرٹ ہوتی ہوں تو۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

جب تم بار بار مجھے یاد دلاتی ہو تو میں یہ سوچتی ہوں کہ

ایک طوائف میں تمیز اکیا تھا۔۔جو تمھاری جیسی

پاک صاف۔۔۔لڑکی میں نہیں تھا"

وہ پریہان تھی زندگی کی تلخی اور طنزیہ جملوں کو سہہ کر وہ

اس مقام تک پہنچی تھی جہاں روز کبھی دھوپ تو کبھی

چھاوں سا سماں تھا۔۔۔۔

اور جب ایسے وہ جی ہی رہی تھی تو وہ کسی کا وزن نہیں لینا

چاہتی تھی منشا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔۔۔

تم زیادہ بول گئی ہو" منشا سنجیدگی سے بولی

نہیں بلکل نہیں میں زیادہ نہیں بولی۔۔۔

میں نے بس فیکٹ بتایا ہے۔۔۔خیر مجھے ابھی کپڑے واش کرنے ہیں باقی باتیں کسی اور دن کر لیں گے"

وہ کہہ کر مسکرا کر وہاں سے چلی گئ منشا کا دل کیا یہ تو اسکے ٹکڑے کر دے یہ پھر شہروز کے جس نے اسکی عزت برباد کر دی۔۔

وہ بھسم ہوئ کمرے میں جا کر دوبارہ بند ہو گئ

پریہان نے دروازے کی بلند آواز پر اندازا لگایا کہ وہ وہی کوئلے اسکے سینے میں جلا چکی ہے جو وہ اسکے جلانا چاہ رہی تھی

مگر وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔بنا کسی رد عمل کے وہ۔۔کام میں مگن ہو گئ

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ باہر بیل بجنے لگی

کو۔ ہو سکتا تھا۔۔

وہ سوچتی رہی پہلے۔۔ شاید۔۔ شہروز کے گھر والے

۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی مشترکہ تانے سننے کی

مگر وہ اسطرح بھی نہیں کر سکتی تھی تبھی اسنے دروازہ

کھول دیا۔۔۔۔

سامنے شجاع کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹ گئیں

۔۔۔

پہچان تو لیا ہو گا" شجاع دانت نکالتا بولا۔۔۔ اور اسے

پیچھے دھکیل کر دھڑلے سے گھر میں داخل ہوا۔۔

پریہان کے ہاتھ لرزنے لگے۔۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے

دیکھنے لگی

کیا ہوا کیوں شاکڈ ہو گئی تمھیں یاد نہیں میں تمھارا شوہر

تھا" وہ ہنسا۔۔۔۔

اور تم میری بیوی" وہ آنکھ دبا گیا۔۔

پریہان نے بمشکل اٹکی سانس بحال کی حلق سوکھنے لگا

۔۔۔۔

وہ دروازے کو تھامے کھڑی رہی

ارے وہاں کویں کھڑی وہ اندر۔ احاؤ۔" وہ پیار سے بولا۔۔

پریہان کو گھن آئی۔۔۔۔

شاید کبھی کوٹھے پر بیٹھ کر اسے ایسی گھن آئی تھی وج اس

آدمی وک دیکھ کر اسے گھن آئی تھی۔۔۔۔

ک۔ک۔کیوں آئے ہو" وہ اپنی آواز پر قابو پانا چاہتی

تھی مگر اواز حلق میں اٹکتی رہی۔۔۔

شجاع محظوظ ہوا۔۔۔۔

تم تو میرے سمانے آج بھی وہ ہی چڑیا ہو۔۔۔پریہان

" وہاٹھا اسکے نزدیک انے لگا

ن۔۔۔نہیں نہیں دور رہو مجھ سے " پریہان ایکدم چیخی۔۔۔

اسنے منشا کو پکارنا چاہا مگر منشا تو پہلے سے یہ

دلچسپ ڈرامہ۔۔۔کھڑی میں لگے پردوں کی اوٹ

سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیوں دور رہوں ہم میاں بیوی رہے ہیں"

م۔۔۔میں نہیں ہوں۔۔تمھاری بیوی" وہ بولی۔۔۔

اور رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

تو یہ بات تم کیسے ثابت کرو گی پریہان۔۔۔۔" وہ ہنسا

۔۔۔۔

پریہان گھر سے باہر نکلنے لگی مگر۔۔شجاع نے اسے نادر

کھینچ لیا۔۔اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔

تم ضرورت سے زیادہ حسین ہو گئ ہو" وہ اسکے بے حد

نزدیک ہوتا بولا۔۔۔

پر یہاں اسے دھکیلنا چاہتی تھی

من۔۔۔منشا" اسنے آواز لگانا چاہی اس قدر خوف

تھا ڈر تھا کہ وہ دھاڑے مار مار کر رو دیتی۔۔۔۔۔

شجاع کا قہقہ ابھرا۔۔۔جو کس کو بلا رہی تھی جو اسے یہاں

تک لائ تھی

۔۔

نہ بلاؤ کسی کو۔۔کیونکہ۔۔تمھارا یہ آخری وقت ہے

۔۔۔۔تم ایک بار پھر اس کوٹھے کو سجاؤ گی پہلے تو

میں۔۔۔بیوقوف تھا تمھیں چند روپوں میں بیچ دیا

۔۔۔اب تو۔۔۔میں تجھ سے اور امیر ہوں گا۔۔۔۔اور

رہے گی تو ہمیشہ میری بیوی۔"

وہ اسکے کان میں۔۔۔جھک کر بولا۔۔۔۔

پریہان کی چیخ نکلی۔۔۔

وہ چیخنے لگی۔۔

کانوں پر ہاتھ رکھے وہ زور زور سے چیخنے لگی

۔۔

شجاع ایکدم پیچھے ہوا وہ آدمی اسکی ذہنی سہلیا توں کو اور برباد کر رہا تھا

پریہان کی چیخوں سے۔۔۔جیسے پورا گھر گونج اٹھا۔

یہاں تک کے اسکی اتنی چیخیں تھیں کہ۔۔۔۔

آس پاس کے لوگ۔۔۔۔اکھٹے ہونے لگے انکے

دروازے پر۔۔

شجاع گھبرا گیا۔۔

یہ سب اسنے نہیں سوچا تھا وہ تو یہاں اسے

بلیک میل کر کے ساتھ لے جانے ولا تھا مگر

پریہان تو پاگلوں کیطرح چیخ رہی تھی۔۔

شجاع نے اسے ہاتھ لگانا چاہا مگر اسکی چیخوں میں اور

اضافی وہ گیا۔۔

منشا بھی باہر اگئ۔۔۔

شجاع نے منشا ہو دیکھا۔۔۔

جاؤ یہاں سے " منشا بولی۔۔۔ شجاع نے سر ہلایا۔۔۔

اور تبھی مین گیٹ کا دروازہ بجا۔۔

درحقیقت اب وہ دونوں پھنس گئے تھے۔۔ گھبرا کر ا

یک دوسرے کو دیکھنے لگے

پریہان کی چیخی ایکدم رو کی

وہ دروازے کی جانب دوڑی

اور اس سے پہلے ہی منشا نے اسے پکڑ لیا۔۔۔

پریہان کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھی

"جاؤ تم یہاں سے کسی بھی راستے سے بھاگ جاؤ"

منشا بولی

پریہان نے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔ مگر منشا نے

نہیں چھوڑا

"ارد گرد لوگ جمع ہو گئے ہیں اس منحوس کے چیخنے پر

شجاع غصے سے دھاڑا۔۔۔

تو پھر اسے بھی ساتھ لے کر مرو میں جا رہی ہوں

" وہ پریہان کو پھینکتی بولی

پریہان نے منشا کی جانب دیکھا

اس لیے تم۔ تم یہاں رو کی تھی۔۔ تم تم جانتی ہو اسکو"
پریہان نے کہا۔۔۔ تو منشا نفرت اور غصے سے۔۔۔
اسکے منہ پر تھپڑ مار چکی تھی
تجھے تو در حقیقت اس بگین بائ کے حوالے ہی کر دینا
چاہیے۔
مت کرو پرواہ لوگوں کی لے جاؤ اسے" وہ نفرت سے
بولی
پریہان نفی میں سر ہلانے لگی
وہ ان سے دور بھاگی کے شجاع نے جلدی سے پریہان
وک تھام لیا۔۔ اور وہیں پریہان کو لگا۔۔۔
بس اتنی ہی مدت تھی اسکی خوشیوں کی۔۔
اسنے اپنا آپ شجاع سے چھڑایا۔۔ اسکے چھونے
سے۔۔ جیسے بچھو سے دوڑ گئے

شہروز" وہ چیخی۔۔ حلق کے بل چلائی

دروازہ پھر زور سے بجنے لگا۔۔

شجاع نے اسکے منہ پر دوپٹہ باندھ دیا۔۔اور اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر گھسیٹتا ہوا اسے وہاں سے۔۔۔ کمرے میں لے گیا۔۔۔

پر یہاں چیخنے لگی مگر اب آواز ویسی نہیں تھی کہ وکی سن پاتا۔۔۔

لوگن نے جیسے باہر سے دروازہ توڑ دینے کا ارادہ کیا

شجاع نے۔۔اسکا منہ جکڑ کر اسکو کئی تھپڑ مارے ۔۔وہ جیسے پاگل سا ہو گیا۔۔پھر ہنسنے لگا۔۔۔

تجھے تو چونٹی کیطرح مسل دوں گا۔۔۔ابھی جسے تو بلا رہی ہے اسکا راز تو جانتی بھی نہیں" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

منشا جبکہ دروازے سے کان لگائے کھڑی تھی۔۔

لوگ اب چیمگویاں کر رہے تھے مگر اب دروازہ نہیں بجا رہے تھے۔۔۔

پریہان آنسو سے سوجی آنکھوں۔۔۔ سرخ چہرے سے بے حال ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تجھے یاد ہے وہ دن۔۔۔۔" شجاع اسکا منہ جکڑے بولا

۔۔۔۔۔

جبکہ ساتھ قہقہ بھی لگایا جیسے جو بات وہ اسے بتانے جا رہا ہو وہ اس سے خود ہی محظوظ ہو رہا ہو۔۔

میرا وہ دوست۔۔۔ جو تیرے ساتھ " وہ رک گیا

پریہان کی آنکھیں ایسے تھیں۔۔۔ گویا۔۔۔۔ آج پھٹ جائیں گی آنکھوں کی سرخی میں۔۔۔ کئی گناہ اضافہ ہو گیا سارا احتجاج دم توڑ گیا۔۔۔۔

وہ ساکت وہ گئ

دوسری طرف شجاع۔۔کو مزید جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی وہ جانتا تھا یہ عورت مردوں کے معاملے میں اعتبار کھو چکی ہے تبھی شہروز کے متعلق بیوقوف بنانے پر یہاں وک تو کم از کم مشکل نہیں تھا

[11/29/2022, 11:29 AM] Tania Tahir: شہروز گھر واپس لوٹا تو لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی گاڑی اسنے گھر کے سامنے روکی تو۔۔۔اسے عجیب سا محسوس ہونے لگا۔۔

سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے حالانکہ یہاں بھی سوسائیٹی تھی اور سب ہی یہاں اپنے کام سے کام رکھتے تھے مگر بھی آج جس طرح سب اسے دیکھ رہے تھے وہ۔۔۔ تھوڑا حیران وہا ادھر ادھر دیکھتا وہ گھر کے

دروازے تک پہنچتا ہے۔۔۔کچھ لوگ اسکے نزدیک اگئے

بیٹا آپکے گھر میں کوئ مسلہ ہے عورت کے چیخنے کی آوازیں ارہیں تھیں۔۔اور اتنی تیز کے ہم سب تو پریشان ہی رہ گئے۔۔بہت دروازہ بجایا بہت بجایا مگر کسی نے نہیں کھولا۔۔۔۔

ایک بڑی عمر کے شخص اس سے بولے۔۔۔شہروز نے پل بھر کے میں دروازے تک کا سفر طے کیا تھا پہلے اسنے دروازہ بجایا

پریہان" دل نے شدت سے پکارہ تھا۔۔۔اسے اچانک بگین بائ کی طرف سے خطرے اور وسوسوں نے گھیر الیا مگر۔۔۔پریہان نے دروازہ نہیں کھولا وہ عجلت میں اپنی پاکٹ سے چابی نکال کر ۔۔۔دروازہ کھول گیا۔۔۔۔

اور اندر کا منظر اسکے ساتھ ساتھ۔۔۔سب نے دیکھا تھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھا۔۔اسکا گھر درہم برہم ہو چکا تھا۔۔لاونج میں بیٹھی منشا بے حال۔۔۔۔

اجڑے ہوئے حولیے میں تھی۔۔۔۔

شہروز نے ایک نگاہ اسپر ڈال کر چاروطرف دیکھا

پریہان" وہ بولا آواز بلند تھی جیسے ابھی وہ اسکے سامنے ا جائے گی اور وہ اسے خود میں چھپا لے گا

پریہان" وہ پھر سے بولا کمرے چیک کیے پریہان نہیں تھی لوگ اندر آ گئے تھے۔۔۔

وہ منشا کے پاس گیا

پریہان کہاں ہے" اسنے اسے سختی سے جھنجھوڑ دیا۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی تھی۔۔۔

انھونی کا احساس تھا نہ جانے کیا ہونے والا تھا

ہون سی خبر اسکو ملنے والی تھی

وہ طوائف اپنے یار کے ساتھ اسی کوٹھے پر واپس چلی گئ"

منشا نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا جیسے۔۔بڑی

ازیت میں ہو

لوگوں کی چیما گویاں یہ لفظ سن کر وہ بھی بڑھ گئیں۔۔

شہروز نے منشا کے بازوں میں اپنی انگلیاں گاڑھ دیں

۔۔۔

زبان گدی سے کھینچ کر تن سے جدا کر دوں آئندہ تم نے

میری بیوی کے لیے ایسے الفاظ بولے تو" وہ دھاڑا۔۔منشا

درد سے کراہ اٹھی۔۔۔

شہروز نے پھر کچھ نہیں دیکھا وہ باہر بھاگا۔۔

کھلا گھر۔۔۔یہ اجڑا ٹوٹا پھوٹا سامان۔۔

وہاں کھڑے لوگ اور اسکی عزت۔۔کچھ بھی نہیں پر یہاں جب وہاں نہیں تھی تو کیا فائدہ تھا

گاڑی میں سوار ہوتے ہی اسنے گاڑی کو۔۔۔کوٹھے کی جانب گھما دیا۔۔

یہ تو آج بگین بائی زندہ رہے گی یہ وہ۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے اسے کچھ اور چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اسے یاسر کے پاس مل جاتا تبھی اسنے۔۔

گاڑی کو۔۔۔فل سپیڈ میں یاسر کے گھر کی جانب موڑا۔۔۔۔

گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔یاسر سے زبردستی گن کھینچ کر وہ دوبارہ کوٹھے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

پریہان" بار بار۔۔۔دل نے اسے پکارہ اسکو دیکھنے کے لیے

۔۔بار بار اسنے صدا لگائی مگر۔۔۔۔پریہان اسکی پکار کا

جواب نہیں دے سکی۔۔۔

وہ لمہوں میں یہ سفر طے کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور کچھ ایسا ہی ہوا دو تین بار اسکا ایکسیڈینٹ ہوتے ہوتے

بچا اسنے سارے سیگنلز توڑ دیے تھے قسمت اچھی تھی

کوئی۔۔۔سپاہی نہیں تھا وہاں۔۔۔

تبھی وہ۔۔۔کوٹھے تک پہنچ گیا گاڑی روک کر وہ دوڑتا ہوا

اندر گیا

اندر اسی طرح ہر روز جیسا بازار گرم تھا

ناچ گانے کھلم کھلی گفتگو عورتوں کے قہقہے جو مردو۔

کے قہقہوں میں مل رہے تھے اور رنگ برنگی لائٹیں

اور بے انتہا شور۔۔۔

اسکا دل سوکھ رہا تھا۔۔ پر یہاں یہاں پھر سے۔۔۔

نہیں وہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اسنے۔۔ اندر داخل ہوتے ہی۔۔ فانوس پر فائر کر دیا

بگین بائ کو بلاؤ" وہ چلایا۔۔

ایکدم سناٹا چھا گیا اور اس سناٹے میں بس

گانے کی آواز رہ گئ۔۔۔

جو کہ کسی نے جلدی سے بند کر دی

سب وہاں شہروز کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بگین بائ۔۔ اپنے دھندے کے رکنے پر۔۔ ایکدم اپنا

بھاری بھرکم وجود سنبھالتی آئ اور شہروز کو دیکھ

رک گئ اور ایک پل کے لیے مسکرائ

شہروز کا بس نہیں چلا ساری گولیاں اسکے وجود

میں اتار کر اسکا گندہ خون بہا دے۔۔۔۔

کیسے آنا ہوا۔۔۔ہیرو" وہ مسکراتی ہوئی۔۔ تخت پر بیٹھ گئ

بیوی کہاں ہے میری" شہروز مٹھیاں بھینچتا سوال کر گیا۔۔

آئے لو۔۔۔یہاں لوگ طوائفوں کو ڈھونڈنے آتے ہیں یہ بیوقوف بیوی کی تلاش میں آیا ہے" بگین بائ نے قہقہ لگایا۔۔۔

مگر وہاں کھڑے لوگ ہنس نہ سکے کیونکہ شہروز بگین بائ پر گن تان گیا تھا

میں نے بس ایک سوال کیا ہے پریہان کہاں ہے تو جواب بھی مجھے۔۔۔۔ایک لفظ میں چاہیے" بگین بائ کچھ خوفزدہ سی اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

وہ

ی۔۔یہاں نہیں ہے" اسنے کہا لہجہ لڑکھڑا اٹھا

شہروز سو فیصد جانتا تھا کہ پریہان اسی جگہ پر

ہے۔۔۔۔

اسنے بنا کچھ دیکھے۔۔ بگین بائ کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا

اور اسکا منہ جکڑ لیا۔۔۔

وہ کیسی بھی عورت تھی مگر تھی ایک عورت ہی اور

اسکے سامنے وہ مرد کھڑا تھا جو۔۔۔اپنی بیوی کے لیے

جان لے لیتا اسکی بگین بائ کا رنگ فق سے اڑ گیا جبکہ

چاروجانب لوگ۔۔۔۔ بگین بائ کا یہ تماشہ

دانتوں تلے انگلی دبائے دیکھ رہے تھے

آج شام میں ہی شجاع پریہان کو کھینچ کر یہاں دوبارہ لایا تھا پریہان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ۔۔منہ بھی بندھا ہوا تھا۔۔

شجاع اپنی کامیابی پر مسکرایا تو۔۔۔ بگین بائی ہی بھی دوسری طرف آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

پریہان البتہ ساکت سی تھی۔۔۔۔۔

یہ بات۔۔۔۔جو۔۔۔ شجاع نے بتائی۔۔۔ اسکے اندر جنگ سی مچا گئی تھی۔۔

وہ ہاں اور نہیں کے چکر میں اتنا لاکھ گئی تھی کہ اسکی زندگی سے متعلق کون سا فیصلہ ہو رہا ہے اسے معلوم ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اور اسطرح اسے۔۔ بگین بائ کے تھپڑ مکوں اور لاتوں سے بھی جیسے فرق نہ پڑا۔۔۔۔۔۔

وہ چیخنا چاہتی تھی تکلیف سے کیونکہ وہ اسے۔۔۔ جانوروں کیطرح مار رہی تھی۔۔۔۔

شادی کرے گی طوائف بن کر شادی کرے گی اور وہ تیرا عاشق مجھے تھپڑ مارے گا بگین بائ۔۔۔۔ نوبلے گی تیرا وجود ہی۔۔ تجھے کیا لگا تو آزاد وہ گئ ایک طوائف جب کوٹھے پر سج جائے تو کبھی آزاد نہیں ہوتی۔۔ پر یہاں بی بی" وہ اسے مارتی ہوئ بلاتی رہی

شجاع مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا جو پیٹ رہی تھی۔۔۔

مگر حرف زبان سے نہ نکلا۔۔۔۔

بگین بائی۔لآخر خود ہی تھک گئ اور اسنے پریہان کو۔۔۔

سب سے اوپر ایک اندھیرے سٹور میں بند

کرنے کا حکم دے دیا۔۔۔

وہاں موجود لڑکیاں جو اسکو دیکھ کر اشک بار تھی۔۔۔وہ آگے

بڑھیں مگر بگین بائی نے دوسری لڑکیوں سے پریہان کو

اوپر پھیکوا دیا۔۔۔

اسکا شوہر ضرور آئے گا" بگین بائی بولی۔۔

تو بھگا دے گی مجھے پتہ ہے ویسے بھی شریف ساہی

ہے" شجاع بولا ریلکس ساہوتا۔۔۔۔

شریف " بگین بائی حیرانگی سے بولی

وہ" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی شجاع نے ہاتھ اٹھایا

دیکھ بائی اے ٹی ایم ہے یہ ہمارا

۔۔۔پیسہ ایسے کھٹا کھٹ بناتی ہے تو اسے ہاتھوں سے نکلنے نہ دے بس۔۔۔اور ویسے بھی کل تک میں اسے دبائے کے سیٹ کے پاس لے جاؤں گا دیکھتے ہیں کتنی قیمت لگاتا ہے وہ چند دن کی تو تو ٹھیک سے کیش بھی نہیں کر سکی" وہ غصے سے دیکھتا بولا تو بگین بائی کو بھی یہ سب اتنا ہی آسان لگا جتنا۔۔۔شجاع کے منہ سے لگ رہا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت۔۔۔سمانے شہروز کو دیکھ کر۔۔۔یہ بلکل ممکن نہیں لگا۔۔۔

اگر تم نے مجھے درست بات نہ بتائی۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔

میں اس اس بھرے بازار میں ہی تمھارے وجود وہ آگ سے جھلسا دوں گا۔۔اور مجھے روکنے والا پیدا نہیں ہوا" وہ اسکی گردن دبوچتا بولا۔۔۔۔ا

ور بگین بائ کی گردن پر گرفت ایسی سخت کر دی ہے اسکا سانس وہیں کا وہیں رہ گیا۔۔۔

شہروز پوری جان لگا کر۔۔۔اسکے گلے کو دبا چکا تھا کے آگے سے اسکی آنکھیں ابل آئیں۔۔۔۔

دوسری طرف یاسر جسے۔۔یہ فہر تھی کہ شہروز کیا کرنے والا ہے۔۔اس گن سے وہ۔۔اسکا پیچھا کرتا وہاں پھنچا منظر دیکھ کر اسنے پولیس کو کال کر دی

۔۔۔

انکا دونوں کا دوست ڈی ایس پی تھا۔۔۔۔۔۔

یاسر بنا بیچ میں انولو ہوئے۔۔۔یہ کام کر چکا تھا جبکہ وہ اکیلا ان سب کے بیچ بگین بائ کے وجود سے آج سانسیں کھینچ لیتا۔۔۔۔۔

اے بے کوئی بچائے" بگین بائی بمشکل چیخی مگر وہاں کسی میں

جرت نہیں ہوئی۔۔۔

اور جب بگین بائی کو لگا۔۔۔ کہ یہ وحشی جلد اسے مار دے گا

۔۔۔وہ۔۔ بمشکل بولی

ش۔۔۔ شجاع۔۔۔۔ اوپر۔۔۔ پر یہان۔۔۔ اوپر"

وہ بس اتنا ہی بولی پائی

شہروز نے اسے وہیں دھکیلا۔۔۔ اور۔۔۔

بنا کچھ دیکھے وہ بھاگا تھا اوپر۔۔۔ وہ اس جلد بازی

میں شجاع کا نام نہیں سن سکا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا گیا۔۔۔ لوگ اسے راستہ بتاتے گئے

۔۔ اور بلآخر وہ۔ اس اندھیری جگہ تک پہنچ گیا

۔۔۔

جہاں۔۔۔ صرف کاٹھ کباڑ پڑا تھا۔۔ا

سسکی سانسیں پھول رہیں تھیں

پریہان" وہ چلایا۔۔۔۔۔

بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔۔

شجاع ایکدم چونک گیا۔۔دروازے کی جانب دیکھنا لگا۔۔۔

پریہان جس کے وجود میں دم نہیں تھا جو آج اپنی عزت کے لوٹ جانے پر یقین کر بیٹھی تھی جو یہ مان بیٹھی تھی۔۔

[11/29/2022, 11:29 AM] Tania Tahir: جو اس کشمکش میں پھنسی تھی کہ کیا واقعی وہ۔۔۔ایسے شخص سے پیار کر بیٹھی ہے جو اصل اسکی زندگی کی بربادی کا باعث ہے۔۔شہروز کی آواز سن کر جیسے جی اٹھی۔۔اور اسکے یقین ہو چلا کے نہیں۔۔۔وہ اسکی عزت کا محافظ ہے۔۔۔۔۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

یہاں تین سے چار کمرے تھے بگین بائی کو جب کسی کو سزا دینی ہوتی تو۔۔وہ ان کمروں میں پھیکوا دیتی۔۔۔۔

اور پھر اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔جو ہوتا وہ کسی کی آنکھ دیکھ نہ پاتی۔۔

تبھی اسے بھی سخت سزا دی جا رہی تھی۔۔۔ان اندھیرے کمروں میں پھینک کر۔۔۔شجاع کو اسکو سزا دینے کے لیے رکھا گیا تھا۔۔۔۔

پریہان نے۔۔۔ہمت مجتمع کرتے ہوئے۔۔۔ادھر ادھر پڑا سامان۔۔اٹھ کر پھینکنا شروع کر دیا تا کہ چیزوں کے شور سے شہروز سیدھا اسی طرف آئے

شجاع نے پلٹ کر نفرت سے۔۔۔اسکو دیکھا۔ وہ گالی بکتا پریہان تک پہنچا اور اسکے بال مٹھی میں جکڑ لیا

تیرے تو میں ٹکڑے کر دوں گا" وہ دبے دبے لہجے میں چیخا۔۔۔

شہروز جو ابھی تلاشتہ کمرے سے آتی آواز سے وہ اس جانب دوڑا اور اسنے اس بند دروازے پر لاتیں ماتمی شروع کر دیں۔۔۔

اس میں جتنی طاقت تھی ساری کی ساری اسنے لگادی کے اس دروازے کا فاصلہ ان دونوں کے بیچ کا ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

شجاع نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔پھر پریہان کو دیکھا۔۔۔۔پریہان بولنا چاہتی تھی اگر اسکا منہ نہ بندھا ہوتا۔۔شجاع پریہان کا اس سے پہلے گلا دباتا دروازہ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

دروازے کی کنڈی ٹوٹ کر الگ ہو گئ۔۔

شہروز باہر ہی کھڑا تھا۔۔۔اندر کا منظر اسنے حیرانگی سے دیکھا تھا شجاع۔۔۔۔۔اور پریہان کو۔۔۔

پریہان کی حالت۔۔۔پھر شجاع کا اسکی گردن پر ہاتھ۔۔

وہ وہیں کھڑا تھا۔۔۔وہ اسکا دوست تھا ہاں سکول فرینڈز تھے۔۔

پھر شجاع۔۔باہر چلا گیا۔۔۔پھر جب وہ آیا تو اسنے اپنی شادی پر سب کو بلایا۔۔اور اسکی شادی کی رات۔۔۔۔

ان سب لوگوں نے اسکی بہت کلاس لی تھی۔۔۔ مگر اسکے بعد بھی اسکی ملاقات نہیں ہو سکی تھی اس سے کیونکہ۔۔۔وہ دوبارہ باہر چلا گیا تھا۔۔ پھر اب اسکی ملاقات ہوئی تھی مگر پریہان وک نہیں پسند تھا تو۔۔۔۔اسنے اسے کہہ دیا۔۔وہ اسکے لیے اتنا ہی بے ضرر تھا۔۔۔۔

مگر یہ منظر آنکھوں میں حیرانگی اور شاہد کی کیفیت کا تھا۔۔۔

شجاع بھی اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ پریہان کو اسکی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ رہی تھی

وہ تڑپ اٹھی

شجاع کو اسنے ایکطرف دھکا دیا۔۔اور وہ اپنے،زخموں کی درد کی پرواہ کیے بنا آج اس تک دوڑتی ہوئی پہنچی تھی

۔۔۔۔۔

وہ اکر شہروز کے سینے سے لگی اور اونچا اونچا رونے لگی

۔۔

شہروز کی نگاہیں البتہ شجاع پر تھیں۔۔۔

جو اب ہاتھ جھاڑتا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

مسکرا کر وہ بھی باہر اگیا۔۔۔۔

شہروز نے پریہان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے نزدیک کر لیا۔۔۔۔

اور پریہان۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔کیوں ایک بھی لمحے کے لیے وہ اس طرشک کر گئی تھی کیوں۔۔۔۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا دیوانگی تھی۔۔۔۔

پریہان نے اسکی جانب دیکھا آج وہ اسے سب بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

شہروز نے ایک پل کے لیے پریہان کو دیکھا۔۔۔۔

اور۔۔۔اسکے منہ میں بندھا کپڑا کھول دیا۔۔۔۔

پریہان کے منہ پر سختی سے بندھے کپڑے کے نشان تھے۔۔۔

سرخ نشان۔۔۔

وہ رو رو ہی تھی۔۔مسلسل

یہ یہ مجھے یہاں لے آیا۔۔۔شہ۔۔۔شہروز من۔۔۔منشاب۔۔۔بھی اسکے ساتھ تھ۔۔۔تھی۔۔۔ اسنے۔۔ن۔۔بگین بگین بائی نے م۔مجھے بہت مارا ہے۔۔۔ ان۔۔ان سب نے مارا ہے۔۔۔" وہ ہچکیاں لیتی۔۔ بچوں کیطرح اسے اپنا دکھ سنانے لگی

شہروز نے دانت پیس کر۔۔۔پر یہاں کا سر سینے سے لگالیا۔۔۔۔

اسنے زینت ہی نہیں کی۔۔شجاع پر بندوق تانے پر شجاع کا منہ اووشیپ میں کھل گیا۔۔۔۔

وہ قہقہ لگا کر ہنسا لوگ اوپر جمع ہونے لگے۔۔۔۔۔

یاسر بھی اوپر دوڑ کر آگیا تھا۔۔۔۔

ہنستے ہنستے شجاع تالیاں بجانے لگا

تم مجھے مارو گے چلو۔۔ مرنے سے پہلے میں ایک راز کھولتا جاتا ہوں" وہ بولا

پلیز شہروز اسکی کسی بات پر یقین مت کریے گا پلیز" وہ اپنے بندھے ہوئے ہاتھ اسکے سامنے جوڑنے لگی۔۔۔

شہروز نے۔۔۔ اسکو چپ کرایا۔۔۔ اور۔۔۔ کانپتی ہوئی پریہان وک۔۔۔ سینے سے لگالیا۔۔

گویا چھپالیا ہو سب سے۔۔۔۔۔

یہ جو لڑکی تمھارے سینے میں چھپ رہی ہے میری بیوی ہے" وہ طنزیہ مسکراہٹ سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔

ویسے تم نے کبھی اسکا پاسٹ جاننے کی کوشش نہیں کی ۔۔۔۔۔ حیرانگی ہے عجیب محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لوگن

کو۔۔۔نہ آگے دیکھا نہ پیچھے دیکھا۔۔۔بس۔۔۔۔۔

دیوانگی سی چڑھ جاتی ہے۔۔۔آہ بلکل بکواس۔۔۔۔۔

ایک عورت پر اعتبار۔۔۔نہ ممکن۔۔۔۔

یہ عورت میری بیوی ہے۔۔۔۔اور میں اسکے

ساتھ کچھ بھی کروں کوئی فرق نہیں پڑتا اسنے تمھیں

یہ سب نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔ہوگا مجھے علم ہے مگر

میرے پاس نکاح نامہ ہے۔۔"

پریہان سوکھے پتے کیطرح کانپ رہی۔۔۔

ن۔۔نہیں جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔شہروز میری

طرف دیکھیں۔۔۔

شہروز شاکڈ سا تھا۔۔۔کیونکہ شجاع نے نکاح نامہ

اسکے آگے لہرا دیا تھا۔۔

ہاں سب ہی دنگ کھڑے تھے۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں شہروز یہ۔۔۔ جھوٹ ہے ۔۔ہاں اس سے میری شادی ہوئی تھی۔۔ یہ۔۔ یہ میرا کزن۔۔۔ کزن ہے

اور۔۔اور یہ ہی وہ گھٹیا انسان ہے جو مجھے یہاں پھیل کر گیا تھا۔۔۔ شہروز خدا کی قسم میں اسکے نکاح میں نہیں ہوں" وہ چیخنے لگی۔۔۔

شہروز۔۔۔ سانس روکے یہ سب سن رہا تھا ۔۔۔۔

ویسے مجھے کوئی پروبلم نہیں اگر یہ تمھارے ساتھ رہتی ہے ۔۔بس جب میرا دل کیا کرے گا اسے میرے حوالے کر دینا چونکہ ہم دونوں کے نکاح میں ہے۔۔۔۔ تو ۔۔۔" وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔۔۔

اور شاید یہ قہقہ اسکی زندگی کا آخری قہقہ تھا۔۔۔۔

شہروز کے ہاتھ سے گولی چلی تھی جو وہ۔۔دو بار ہا سپر تان چکا تھا۔۔۔اعرا سنے اسکے پاؤں میں بنا کسی جھجھک کے گولیاں چلا دیں اسکے ہاتھوں پر۔۔۔۔۔

بھون دیا۔۔۔۔۔

گولیوں کی آواز سے سب خوف سے کانگو پر ہاتھ رکھ گئے۔۔۔

پریہان کو یوں ہی شاکڈ کھڑا چھوڑ وہ شجاع تک پہنچا

۔۔۔

کنارے ہوئے تمھارا دل کیوں چھوڑ دیا۔۔۔۔میں نے" وہ اسکے اسی زخمی ہاتھ پر اپنا جوتا رکھتا اور زور سے مسلتا بولا کہ

۔۔شجاع کی چیخی۔کراہیں دل دہلا رہیں تھیں۔۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں تمھاری محتاجی۔۔۔تمھیں پر روز ۔۔لوگن پر کئے گئے ظلم۔۔کا احساس دلائے۔۔۔۔اور۔۔۔ میں۔۔۔شہروز خان۔۔۔تمھیں اپنی بیوی دوں گا۔۔۔۔

آہ۔۔۔تم اور تمھاری بچکانہ سوچ" وہ تھوکتا ہوا۔۔۔وہاں سے نکلا۔۔۔

پریہان کے ہاتھ پر گرفت مظبوط تھی۔۔۔۔۔

جبکہ یاسر سے نظر ملی

میں سب سمبھال لوں گا جاؤ تم احمد کو فون کر دیا ہے ۔۔وہ پہنچ گیا ہو گا۔۔۔اس خنزیر کو تو یوں ہی جیل کی سلاخوں کے پیچھے پھیکوا دوں گا۔۔۔" یاسر بولا۔۔۔

تو شہروز پریہان وک وہاں سے لے کر نکلنے لگا

ایک بار پھر وہاں کی لڑکیوں کے دل میں حسرت جاگ اٹھی کاش کاش اسنء یں بھی کوئی یوں ہی لے جائے اس جیل سے۔۔۔۔۔

شہروز نیچے اترا۔۔۔احمد وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

پولیس ریڈ پڑی تھی۔۔۔

شہروز نے حیران و پریشان کھڑی بگین بائی۔۔۔ کو بالوں سے پکڑ کر۔۔ احمد کے سامنے پھینک دیا۔۔۔

اسے اتنے دن کی قید سزا دینا کے۔۔۔ یہ تڑپ تڑپ کر مر جائے۔۔۔۔

وہ نفرت سے بولا۔۔۔۔

اور احمد جو ایک ایماندار اور سچا انسان تھا وہ خود کافی عرصے سے اس جگہ کو اس گندگی و کسیل کرنا چاہتا تھا اور آج بلآخر اسنے۔۔۔ آرڈرز لے ہی لیے تھے ع ہاب آسانی سے۔۔ یہاں پر قید لڑکیوں کو آزاد کرا سکتا تھا اور وج اپنی مرضی سے یہ کام کر رہیں تھیں۔۔

انھیں انکے انجام تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔

تھینکیو شہروز۔۔۔" احمد بولا۔۔۔

اور لیڈی کانسٹیبل نے بگین بائی وہ اٹھایا۔۔۔

شہروز۔۔اس وقت کسی موڈ میں نہیں تھا۔۔وہ

وہاں سے بنا جواب دیے پریہان کو لے کر نکل آیا۔۔۔

اسے گاڑی میں ڈالا۔۔۔اور گاڑی چلالی

انھیں کچھ دیر لگی تھی اس آیت سے نکلنے میں اور وہ

ایک روڈ پر۔اگئے جہاں سے۔۔۔کچھ دیر بعد ایک

گاڑی گزر جاتی مگر انکی گاڑی۔۔بہت تیزی سے پانی

کیطرح روڈ پر تیر رہی تھی۔۔۔

پریہان کے ہاتھ بندھے تھے۔۔۔

اسے رونا۔آرہا تھا مگر۔۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

آنسو خود با خود بہہ رہے تھے

و۔۔وہ سب کچھ جھوٹ تھا" وہ بولی

میں نے تم سے کہا ہے کہ تم بولو" وہ ایکدم بھڑک کر بولا۔۔۔۔

پریہان کا منہ سا اتر گیا سر جھکا گئ۔۔۔۔۔ب

تم میں اتنی تو جرت ہے کہ تم میرا نقصان کر دو مجھے نقصان پہنچاؤ مگر اتنی جرت نہیں ہے کہ۔۔۔ کسی طرح اپنے شوہر سے رابطہ کر لو اس منشا کا منہ نوچ۔۔لو" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ مارتا غصے سے چلایا۔۔۔۔

پریہان مزید رونے لگی۔۔۔۔

آپ لائے تھے اسے گھر" وہ شکواہ کرنے لگی۔۔

کون اس طرح کرتا ہے۔۔اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے سابقہ منگیتر کو گھر میں رکھے" وہ بچوں کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ڈرامے بند کرو۔۔۔بچی نہیں تھی تم" وہ بلکل بھی ڈڈھیل دینے کے موڈ میں نہیں تھا

میں ڈرامے ن۔۔ نہیں کر رہی۔۔اپ جانتے ہیں مجھے کرنا مارا ہے۔۔۔" وہ سسکی۔۔۔

مجھے یہاں مارا ہے۔۔۔۔" وہ اپنے بازو دیکھانے لگی۔۔۔۔

اپنے پاؤں دیکھانے لگی۔۔۔

شہروز کا دل جیسے پھٹنے کو تھا کاش وہ شجاع۔۔۔کو جان سے مار دیتا

اسنے گاڑی ایکطرف روکی

۔۔

[11/29/2022, 11:31 AM] Tania Tahir: گاڑی ایک طرف روکی اور پریہان کو سینے میں جکڑ لیا۔۔۔۔

میں بہت ڈر گیا تھا" وہ بولا۔۔۔

میں بھی ڈر گئی تھی۔۔۔مجھے لگا آپ تک کبھی نہیں پہنچ پاؤں گی۔۔۔مجھے لگا منشا اپ کو جھوٹے قصے سنا کر مجھ سے دور کر دے گی شہروز میرے پاس تو کوئی بھی نہیں ہے میرا ہاتھ مت چھوڑیے گا۔۔۔" وہ تڑپ رہی تھی۔۔

شہروز نے اسکی آنکھیں صاف کیں۔۔اور اسے محسوس ہوا وہ اتنا رو چکی ہے کہ اب اسکی آنکھیں دکھ رہی ہوں گی۔۔۔۔

درد سے۔۔۔۔اسنے اسکی آنکھوں پر پیار کیا۔۔۔۔

آپ نے انھیں مارا نہیں۔۔۔" وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی شہروز مسکرا دیا۔۔

گولیاں ماری ہیں میں نے اسکے۔۔۔جیل میں

پکڑا۔جاؤں گا۔۔۔نہ جانے کتنے عرصے۔۔اج ہی

ہی رات ہے بس" وہ بولا۔

پریہان حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی

ن۔۔نہیں نہیں پلیز آپ کہیں مت جانا۔۔۔۔

وہ تو گندے لوگ تھے پولیس جانتی تو ہے" پریہان

بے حد پریشان لگی

مگر گولیاں مارنا۔۔اور ایکدم چوہدری بن جانا بیوی کے لیے

۔۔۔یہ سب تو"

پلیز شہروز۔۔" وہ دوبارہ رونے لگی۔۔۔شہروز محظوظ ہوا

۔۔۔

کیا سمجھوں محبت ہو گی ہے" وہ سوال کرنے لگا دل

میں نہ جانے کتنی خوشی ایکدم اسمائی

ہاں۔۔بہت بہت سب سے زیادہ بہت زیادہ صرف اپ سے۔۔" وہ بولی اور اسکی گردن میں چہرہ چھپا لیا

جبکہ اب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔ شہروز نے مسکرا کر اسکے بالوں پر پیار کیا۔۔۔

کافی دیر وہ یوں ہی اسے خود میں سموے بیٹھا رہا

چلو پھر دو چار دنوں کے لیے جانے کا ارادہ ملتوی ۔۔۔۔" وہ بولا

پلیز کہیں مت جایئے گا میں اپکو جانے ہی نہیں دوں گی" وہ بولی تو الگ رہی تھی۔۔۔۔

اب ہٹو گی مجھے ڈرائیونگ کرنی ہے" وہ بولا۔۔

نہیں میں نہیں ہے رہی" وہ بضد ہوئی

ہاں ساری ضدیں تو میرے لیے ہی ہیں میرے آگے ہی جنگلی بنتی وہ۔۔ویسے چوزی بن جاتی ہو" وہ گھور کر بولا

پریہان مسکرادی مگر پھر بھی اس سے الگ سنہ ہوئی۔۔۔

شہروز نے نفی میں سر ہلایا

وہ اسکے آگے بیٹھی تھی۔۔۔ سر اسکے دائیں شانے پر رکھا تھا۔۔۔بازو اسکی گردن میں تھے شہروز نے سٹیرنگ پر اسکی کمر ہے پیچھے سے ہاتھ رکھا اور گاڑی۔۔۔کو آٹومیٹک موڈ پر کر دیا مگر سٹیرنگ پھر بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔

پریہان محظوظ ہو رہی تھی وہ کتنی مشکل سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔

پریہان نے سر اٹھایا

پریہان مجھے کچھ نہیں دکھ رہا اب یوں ہی بیٹھی رہو" وہ غصے سے بولا۔۔۔۔

کیونکہ رات تھی اندھیرہ تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کوئی نقصان ہو۔۔۔۔

پریہان کہاں اسکی بات ماننے والی تھی۔۔اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں کو سحر چھوڑنے لگی

چونکہ کر شہروز نے اسکی جانب دیکھا

میں تمھیں ماروں گا" وہ گھورنے لگا اسکی شرارت پر اسکے زخموں پر دل بھی کٹا تھا یہ طے تھا وہ بگین ہے وجود پر بھی یہ ہی زخم پریہان سے ڈلوائے گا۔اور پریہان پر یقین اسے۔۔۔پہلے دن سے تھا۔۔تبھی زمانہ معاشرہ کچھ بھی کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔

اور شجاع کی ہر بکواس نے اسکے وجود میں شرارے بھر دیے تھے۔۔۔اور وہ تو قتل کر دینا چاہتا تھا اسکا مگر۔۔۔افسوس کے وہ کر نہ سکا کیونکہ اسنے زندگی جیل میں سر کر نہیں پریہان کے ساتھ گزارنی تھی

آپ مجھے ماریں گے" پریہان نے انکھیں نکالیں

ہاں بہت" شہروز نے بنا توقف کے کہا

اور میں مر گئی تو" وہ بولی آنکھوں میں آنسو۔آ گئے

نوٹنکی لوگ نہیں مرتے فکر نہ کرو۔۔۔اور نہ ہی میں ان عشقوں میں سے ہوں جو تڑپ جائیں موت کے زکر پر نہیں بیبی پلیز ایسا مت کہو

بھاڑ میں جائیں۔۔عجیب لوگ " وہ چیڑ کر بولا

پریہان رونا دھونا بھول۔۔۔۔حیرانگیں سے اسے دیکھنے لگی

اسکے قہقہے سے۔۔۔گاڑی گونج اٹھی۔۔وہ پھر سے سر

اسکی گردن پر رکھ گئ

شہروز۔۔۔" اسنے پکارہ

حکم " شہروز متوجہ ہی تھا

آپکو مجھ پر یقین ہے نہ " وہ مان سے بولی۔۔۔

ہاں ہے۔۔تمھیں مجھے یقین دلانے کی ضرورت نہیں " وہ بولا

۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

اور پریہان پر سکون سی ہو گئ

مسکرانے لگی۔۔۔۔

شہروز ڈرائیو کر رہا تھا کچھ دیر میں آسے اسکی بھاری سانسوں کی آواز آئی

اسکا بازو سن ہو گی اتھا مگر اسنے اسے خود پر سے نہیں ہٹایا۔۔۔

وہ سیدھا اپنے گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور وہ اپنے گھر تقریبا آدھے گھنٹے میں پہنچا اور ۔۔اسنے گاڑی روکی جیسے ہی گاڑی رکی پریہان ایکدم اٹھ گئ۔۔۔

ی۔۔۔یہ ہم کہاں ہیں" وہ پوچھنے لگی

میرے گھر" شہروز بولا

نہیں میں نہیں جاؤں گی وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔وہ مجھے طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔۔مجھ پر باتیں مارتے ہیں پلیز شہروز مجھے ٹارچر کرتے ہیں"

وہ۔۔۔بولی

شہروز اسکی فیلنگز سمجھ سکتا تھا اور۔۔ایسں آہی ہونا تھا

یہ اسنے نہیں سوچا تھا۔۔۔

اچھا فلحال تو آؤ" اسنے ہاتھ تھاما

شہروز" پریہان رو دینے کو ہوئی

اسکے چہرے پر زخم تھے شہروز نے دانت پیسے

اٹھو" وہ زبردستی اسے اندر لے آیا

پریہان اسکے پیچھے چھپنے لگی

منشا گھر والوں کو من گھڑت کہانیاں سنا چکی

تھی تبھی سب وہیں موجود تھے۔۔

شہروز اور پریہان کو ایک نفر تڑے دیکھا

تو آپ لوگ۔۔نے سن لی اسکی بکواس۔" وہ ایکدم

منشا کی طرف بڑھا اور اس سے پہلے وہ اسکے

منہ پر کھینچ کے تھپڑ مار دیتا۔۔۔۔

منشا کے بھائی نے اسکو روکا

بکواس کر رہی ہے یہ۔۔۔ غیر مردوں سے تعلق رکھتی ہے اور میری بیوی" وہ ہٹا اسنے کوائف ہے۔۔ مئری بیوی کی یہ حالت" وہ دھاڑا۔۔۔ اور ماں کیطرف دیکھا اپنی سب پریہان کو حیرانگی سے دیکھتے رہ گئے اسکے چہرے پر ایسے زخم تھے کہ انکا دل پسیج گیا کیونکہ پریہان کی سسکیاں ہی ایسی تھیں۔۔۔۔

میں صرف یہ کہنے آیا ہوں۔۔ اگر آپ لوگوں کو اس جھوٹی پر یقین ہے تو آج۔ میں خود۔۔۔ آپ لوگوں سے تعلق ختم کر دوں گا اور اگر میری بیوی کی حالت

دیکھ کر بھی آپ لوگ اس بات پر یقین نہیں کریں گے تو تف ہے

طوائف تھی یہ کوئی ہے گی عاشق اسکا

۔۔۔میری بیٹی پر لازما کیوں لگا رہے ہو" منشا کی ماں غصے سے بولی۔۔۔

آنٹی۔۔۔۔میری بیوی وک آئندہ طوائف مت کہیے گا جس نے ایسا کرنے کی جرت کی میں زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔" وہ بنا لحاظ کے دھاڑا ایکدم انکا منہ سا اتر گیا

اسکا اس گھٹیا ادمیس ے رابطہ تھا۔۔۔اگر اس بات پر نہیں یقین تو میں ثبوت ابھی دے دیتا ہوں"

اسنے یاسر کو کال ملائی

منشا کے رنگ اڑ گئے۔۔۔۔

ہاں یاسر۔۔وہ زندہ ہے یہ مر گیا" وہ نفرت سے بولا۔۔۔

زندہ ہے یار تم نے البتہ اسے اپاہج ضرور کر دیا ہے" یاسر نارملی بولا۔۔

بول سکتا ہے؟ وہ پوچھنے لگا

فلحال تو درد سے چیخ رہا ہے کیونکہ ڈاکٹرز۔۔۔نے اسے ایسے ہی پھینک رکھا ہے۔۔۔ ہمیں بھی غرض نہیں ۔۔۔اس سے" وہ بولا۔۔۔

اس سے سوال کرو کے وہ کسی منشا کو جانتا ہے" شہروز بولا

منشا پتے کیطرح زرد پڑی اور اسکی یہ بدلتی حالت سب نے دیکھی۔۔۔ تھی۔۔۔۔

یاسر شجاع کے پاس گیا جو تڑپ رہا تھا

تو کسی منشا کو جانتا ہے" یاسر نے اسے جھنجھوڑا

ہ۔۔۔ہاں ہاں اسنے مجھے۔۔۔ گھر بلایا تھا اسنے مجھے کہا

کہ میں پریہان وک لے جاؤں یہاں سے۔۔۔۔

اسنے۔۔ہی مجھ سے یہس ب کرایا۔۔" اور ایکدم شہروز

نے فون بند کر دیا

منشا کی جانب سب حیرانگی سے دیکھنے لگے کہ

اسنے بتایا تو کچھ اور تھا۔۔۔۔

کہ پریہان گھر سے بھاگ گئ۔۔۔

پریہان کی سسکیاں لاونج میں گونج رہیں تھیں شہروز

نفرت سے منشا کو دیکھ رہا تھا

یہ میرے حق پر قبضہ کر چکی تھی مجھے نفرت

ہے اس سے مری کیوں نہیں یہ" منشا ایکدم

پریہان پر جھپٹی اور شہروز نے پھر لحاظ نہیں رکھا۔۔اسکو کھینچ کر تھپڑ مار دیا۔۔۔۔

شاید تم مجھے ڈیزرو کرتی ہی نہیں تھی پہلے تو میں خود کو تمھارا مجرم سمجھتا رہا۔۔۔

اور اس گلٹ میں رہا کے میں کتنا خود غرض ہو گیا تھا میں نے۔۔۔ تمھاری ساتھ زیادتی کی مگر اب مجھے افسوس نہیں کیونکہ تم ایک گھٹیا لڑکی ہو"

وہ کہہ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا پریہان جو ہاتھ اب بھیا سکے ہاتھ میں تھا

پریہان اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

شاید زندگی میں ہر لڑکی کو ایسا ہی مرد چاہیے۔۔۔

جو اسکے لیے۔۔۔۔سب کر جائے۔۔۔جو اسکو مان دے اسکو عزت دے۔۔۔

اور وہ خوش تھی کہ اسکے صبر کا پھل شہروز کی شکل میں اسے ملا تھا

شہروز نے اسکی نظروں میں دیکھا اور نظریں پھیر لیں

دونوں گاڑی میں سوار ہوئے

شہروز نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے گھر تک پہنچے۔۔۔

رات گھیری تھی تبھی کوئی نہیں تھا

وہ اندر آگئے

گھر کی حالت اب بھی ابتر تھی۔۔

پریہان جھک کر سامان اٹھاتی کہ شہروز نے روک لیا

تم ریسٹ کرو۔۔کیونکہ صبح تم نے ایک محنت بھرا کام کرنا ہے" وہ بولا

مطلب" پھر یہان سمجھی نہیں

صبح بتاؤ گا۔۔فلحال تمھارے زخموں کا مرہم بننا چاہتا ہوں" وہ گھیری نظروں سے اسکی جانب دیکھ کر بولا۔۔

اور ایک ہاتھ سے اسکو اپنی جانب کھینچ کر وہ گھر لاک کر کے یوں ہی پریہان کو اٹھا۔۔۔ کر کمرے میں لے گیا۔۔۔۔۔

پریہان نے۔۔۔خود سپردگی سے آنکھیں بند کر لیں

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com